بتائید ملک الغفور الصبور رسالہ مولود السرور

مسمّٰی بہ

باسمہ سبحانہ یہ رسالہ شریفہ کہ مشتمل اکثر اخبار معتبرہ پر ہے جناب سعی علی القاب
فضائل و فواضل مآب حقائق پناہ دقائق آگاہ جناب سید رمضان علی صاحب
زادت معالیہ و بامور حکمت ایما و لیالیہ نے محقر کو بعض بعض مقام میں سنایا اور
اکثر مقام و مجالس میں بھی مطالعہ بعین الیاقی الوقع کہ ترتیب خوب و اسلوب مرغوب پر لکھا گیا
اور اکثر حالات مختصرہ حضرت سید کائنات پر محتوی ہے حق سبحانہ تعالیٰ مؤلف رسالہ
کو جزائے خیر دے اور کافہ مومنین کو اس رسالہ عجالہ سے نفع یاب کرے وہو ولی التوفیق

مطلع النور فی مولود النبی المشہور

حرّرہ بیمناہ الواثرة الداثرة خادم الشریعة الطیبة
الطاهرة علی بن محمد اوتی کتابہ بیمینہ فی الآخرة

علیؑ مع الحق
والحق مع علیؑ

سنہ ۱۲۸۹ھ

بمطبع حسینی اثنا عشری بمحسن سعی میر عابد علی رضوی + باہتمام میر محمد تقی حلیۂ طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نوّر بنورہ کل نور و انزل النور علی النبی المحبور وجعلہ نبیا نا
مجمل کل شیء و تفصیلہ وھادیا الی الحق ومرشدا دلیلہ وصلی اللہ علی سید المرسلین
محمد والہ المطلعین علی تفصیلہ واجمالہ اما بعد مخفی نرہے کہ اس ہیچمیرز عاصی سید
رضا علی ابن سید شیادہ علی نور اللہ سید قطب الدین حسن خان اسکنہم اللہ بحبوحۃ الجنان فی حسب درخواست و
ارشاد بعض احباب کی یہ رسالہ دربیان ذکر ولادت جناب خیر الانام رسول ملک علام علیہ الاف التحیۃ والسلام
بین قلت فرصت و کثرت مشاغل و مکروہات تالیف کیا امید ناظرین سے یہی کہ مولف کو بدعای خیر یاد فرماوین
اور جہان کہین سہو و خطا ہو بذیل عفو مستور کر کی اصلاح فرماوین فان العفو عند کرام
الناس ماموول و معہود و کلان اشرع فی المقصود بعون الملک المعبود اور نام اس رسالہ
کا مطلع النور فی مولد النبی المحبور رکہا اور دو مجلسون پر منقسم کیا مجلس اول بیچ بیان حالات عالم انوار
و ولادت حضرت رسول مختار و ذکر بزرگان حضرت مین اور اسمین تین فصلین ہین فصل پہلے بیان
حالات عالم انوار مین فصل دوسری بیان حالات اسلاف آنحضرت مین فصل تیسری بیان ولادت
باسعادت حضرت رسالت مین مجلس دوسرے بیان حالات انوار و قبل ولادت و بعد ولادت و معراج
وغیرہ مین اور اسمین نو فصلین ہین فصل اول بیان خلقت و حالات نور حضرت مین بطور روایات [illegible]
فصل دوسری بیان احوال سطیح کاہن مین فصل تیسری ذکر ولادت حضرت رسالت مآب
مین اور ذکر وقائع امور عجیبہ کہ جو وقت باسعادت آنحضرت کی واقع ہوئی ہین اور بیان شمائل با فضائل

و ہجرت بدن آنحضرت مین فصل چوتھی بیان رضاعت مین فصل پانچوین بعض مناقب و خصائص آنحضرت
حضرت مین فصل چھٹی بیان حال معراج مین فصل ساتوین بیان معنی امی مین فصل آٹھوین
بیان حال اسلام و ایمان مع فضائل والدین جناب رسالتمآب و حضرت ابوطالب مین بموجب آیات تفسیر یقین
فصل نوین بیان فضائل زیارت آنحضرت و نماز زیارت مع تفصیل ایام مخصوصہ کہ جنمین زیارت آنحضرت
پڑہنا چاہیے واللہ ولی التوفیق وھو خیر معین و رفیق مجلس پہلی بیان حال عالم انوار رسول
مختار و ذکر ہاشم و عبد المطلب و عبد اللہ و ولادت جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین فصل
پہلے بیان حالات عالم انوار حضرت رسول مختار مین ورد فی بحار الانوار ان اللہ عز و جل لما
خلق العرش کتب علی قوائمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین علیہ
السلام بحار الانوار مین وارد ہی یہ تحقیق کہ جب خدای برتر نی پیدا کیا عرش تو لکہا ستون عرش پر لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین یعنے کوئی معبود نہین بجز ایک معبود برحق کی اور جناب رسالتمآب
محمد مصطفے نبی برحق ہین اور جناب ولایت مآب علی مرتضی وصی مطلق و بادشاہ مومنین ہین و لما
خلق اللہ عز و جل الماء کتب فی مجراھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین
اور جب خدای عز و جل نے پیدا کیا پانی کو تو ماخذ اور منبع آب مین تحریر فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ علی امیر المومنین و لما خلق اللہ عز و جل اللوح کتب فیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ علی امیر المومنین اور جب خدای عز و جل نی لوح پیدا کی تو اوسمین یہی کلمات رقم فرمائی و
لما خلق اللہ عز و جل اسرافیل کتب علی جبہتہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی
امیر المومنین اور جب خدا نی اسرافیل کو پیدا کیا تو اونکی پیشانی پر یہی ارقام فرمایا و لما خلق اللہ
عز و جل جبرئیل کتب علی جناحہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین
اور جب خدا نی جبرئیل کو پیدا کیا تو اونکی پرون پر یہی لکہا و لما خلق اللہ السموات کتب
فی اکنافھا لا الہ الا اللہ الی آخرہ اور جب خدا نی آسمانونکو پیدا کیا تو اوسکی اطراف و اکناف پر
کلمہ مذکور رقم فرمایا و لما خلق اللہ عز و جل الارضین کتب فی اطباقھا لا الہ الا اللہ
الی آخرہ اور جب خدا نی طبقات زمین کو پیدا کیا تو طبقہ زمین پر کلمہ مذکورہ رقم فرمایا و لما خلق اللہ
الجبال کتب علی رؤوسھا لا الہ الا اللہ الی آخرہ اور جب خدا نی پیدا کیا پہاڑون کو تو اونکے
سرون پر یہی کلمات رقم فرمائی و لما خلق اللہ الشمس کتب علیھا لا الہ الا اللہ و

لا اله الا الله اور جب خدا نے چاند پیدا کیا تو اوس پر بھی یہی کلمہ رقم فرمایا وھو السواد
الذی ترونه فی القمر اور یہ وہی سیاہی ہے جو تم لوگ مہتاب میں دیکھتے ہو فاذا قال احدکم
لا اله الا الله محمد رسول الله فلیقل امیر المومنین ولی الله پس جب کوئی تم میں سے
لا اله الا الله محمد رسول الله کہے پس چاہیے کہ کہے امیر المومنین ولی الله قال قال رسول الله صلی
الله علیه و آله وسلم لما خلق ادم و نفخ فیه من روحه التفت ادم یمنة العرش فاذا
هی خمسة اشباح فقال یا رب هل خلقت قبلی من البشر احدا قال لا اور جناب
رسالت مآب نے فرمایا کہ جب پیدا ہوئے حضرت آدم تو متوجہ ہوئے جانب راست عرش پس پانچ
نور دیکھے عرض کی کہ اے پروردگار آیا تو نے میرے قبل ہی اقسام بشر سے کسیکو پیدا کیا ہے حکم
ہوا کہ نہیں قال فمن هولاء الذین اری اسمائهم فقال هولاء خمسة من
ذریتک لولاهم ما خلقتک ولا خلقت الجنة والنار ولا العرش ولا الکرسی و
لا الارض ولا الملائکة ولا الجن ولا الانس عرض کی حضرت آدم نے پس یہ کون بزرگوار
ہیں کہ جنکے انوار اور اسمای پاک جانب راست عرش کی دیکھتا ہوں فرمایا حق تعالی نے یہ پانچوں شخص
تیری اولاد سے ہونگے اگر نہوتے یہ تو نہ پیدا کرتا میں تجھے اور نہ بہشت نہ دوزخ اور نہ عرش و کرسی اور
نہ زمین و آسمان اور نہ ملائکہ اور نہ جن و انس هولاء خمسة شققت لهم اسما من اسمائی
اور ان پانچوں نامونکو میں نے اپنے نامون سے مشتق کیا ہے فانا المحمود وهذا محمد وانا
الاعلی وهذا علی وانا الفاطر وهذه فاطمة وانا ذو الاحسان وهذا الحسن
وانا المحسن وهذا حسین یعنے میرا نام محمود ہے اور یہ محمد اور میں اعلی ہوں اور یہ علی اور
میں فاطر ہوں اور یہ فاطمہ اور میں ذو الاحسان ہوں اور یہ حسن اور میں محسن ہوں اور یہ حسین ہے
ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت بابرکت جناب رسالت مآب میں
حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حق تعالی نے جب حضرت آدم کو خلق کیا اور حکم دیا ملائکہ کو سجدہ کا پس سب نے
حضرت آدم کو سجدہ کیا مگر شیطان نے انکار کیا تب حق تعالی نے شیطان سے فرمایا استکبرت
ام کنت من العالین یعنے آیا تکبر کیا تو نے یا ہوا تو عالین سے یعنی بلند رتبہ لوگوں سے پس یا
حضرت وہ لوگ کون ہیں کہ جنکو حق تعالی نے عالین فرمایا ہے حضرت نے جواب دیا کہ وہ لوگ ہم اور
علی اور فاطمہ و حسنین ہیں کہ حق تعالی نے قبل ولادت حضرت آدم دو ہزار سال ہم پانچ شخصونکو پیدا

اسناد جناب رسالتمآب سے کتب مین منقول ہے کہ خداوند کریم نے حضرت حوا کو ایک دندہ آدم سی پیدا کیا
تو حضرت آدم اوسوقت خواب مین تہی جب بیدار ہوئی تو دیکہا کہ حضرت حوا اونکی پاس بیٹہی ہین پوچہا
تم کون ہو اوسوقت وحی کی خداوند عالم نے کہ یہ کنیز میری ہی اور تو بندہ میرا ہی ای آدم تم خواستگاری
کرو حوا کی مجہسے اور مہر اوسکا دو آدم نے عرض کیا کہ پروردگارا کیا ہی مہر اوسکا فرمایا کہ مہر اوسکا یہ ہے
کہ درود بہیجو محمد اور آل محمد پر دس مرتبہ پس حوا کو تزویج کیا اونسی اور صلوات بہیجی آدم نے محمد اور
آل محمد پر قاضی خداوند عالم تہا اور عقد کنندہ جبرئیل علیہ السلام اور گواہان ملائکہ مقربین تہی
اور ملائکہ پشت سر اونکی ایستادہ تہی تب آدم نی عرض کی پروردگارا ملائکہ پشت سر کہڑی ہونیکی کیا
وجہ ارشاد ہوا کہ بسبب اوس نور کے کہ تمہاری پشت مین ہے پہر دعا کی حضرت آدم نی کہ اس نور کو
میری سامنی قائم کر کہ ملائکہ سامنی میری کہڑی ہون پس حق تعالی نے نور محمدی کو انگشت شہادت
حضرت آدم مین اور نور جناب امیر کو انگشت میانہ مین اور نور جناب فاطمہ کو اوسکی بعد کی اونگلی مین اور
نور حسن کو انگشت کوچک مین اور نور حسین کو انگشت مین اونکی قائم کیا بعد ہمیشہ یہ نور حضرت آدم سے
ساطع رہتا تہا مانند آفتاب تا اینکہ حضرت شیث پیدا ہوئی پس وہ نور اونکی پیشانی مین آیا اور حضرت آدم
نے اونسی عہد و پیمان لیا حفاظت نور مزبور کا اور منتقل کرنے کا ارحام مطہرہ مین پہر حضرت جبرئیل
نے بحکم رب جلیل عقد اونکا ایک حوریہ کی ساتہ کیا اور اونسی انوش پیدا ہوئی اور اسیطرح سے اونسے
عہد و پیمان لیا اسیطرح پر وہ نور ارحام مطہرہ اور اصلاب پاکیزہ مین منتقل ہوتا آیا تا اینکہ جب نوبت
بعبد مناف پہونچی تب دونون نی حضرت ہاشم سے عہد و پیمان لیا کہ اس نور اقدس کو فضول نہ کرنا
بلکہ رحمہای پاکیزہ زنان صالحہ و مسلمہ و نجیبہ مین سپرد کرنا پس حضرت ہاشم نے قبول عہد کیا اسی وجہ
سے اکثر بادشاہون نے اپنی اپنی لڑکیون کی واسطے درخواست کی اور طمع مال بہی بہت دی مگر آپ
راضی نہوتی تہی اور کعبہ مین آکر طواف کرتی تہی اور بہوکون کو کہانا کہلاتی تہی اور ننگون کو کپڑا پہناتے
تہی اور ہر صاحب احتیاج کے حاجت کو روا کرتے تہی اور ایک سال مکہ مین قحط عظیم ہوا اور آپکے
پاس کچہ نہ تہا کہ ضیافت حاجیان کرے پس آپ نی اپنے اونٹ بیچ کر اونکی دعوت کی اور صرف حاجیان
کیا پس آوازہ جود و سخا کا اور حسن اخلاق آپ کا ہر شہر مین منتشر اور مشہور ہوا جب یہ خبر نجاشی بادشاہ
حبشہ اور قیصر بادشاہ روم نے سنی تب آپکو نامہ لکہا اور تحائف بہت سی بہیجی اور خواستگاری کی
کہ شاید [illegible]

میری تئین ایسا عنایت کر کہ یہ نور اوسکے طرف منتقل ہو بعد اوسکی حق تعالی آپ کو نیند آئی آپ نے خواب
مین آواز ایک ہاتف کی سنی کہ مجہہ کہتا ہے کہ بشارت ہو تجہی سلمی دختر عمرو کی کہ وہ طاہرہ و مطہرہ اور
بہتر ہے سب عورتون سے مہر گران دو اور خواستگاری اوسکی کرو اور اوس سے فرزند پیدا ہوگا
کہ سردار پیغمبرون کا اوس سے ظہور مین آویگا پس خواب سے اوٹہی اور اپنے بہائی مطلب سے
یہ خواب بیان کیا اور خود مع حضرت مطلب اور خویشان و اقارب متوجہ مدینہ ہوئی چونکہ نور
محمدی آپ کی پیشانی سے ظاہر تہا جب آپ مدینہ مین پہونچی تو سب باشندگان شہر آپ کی مشاہدہ
جمال کے واسطے جمع ہوئی اور آپ کا نام اور حسب و نسب دریافت کیا آپ نی اپنا حسب و نسب حبیب
بیان کرکے کہا کہ ہم خواستگاری سلمی دختر عمرو کی واسطے یہان آئی ہین اوس گروہ مین سلمی
کا باپ بہی تہا اوسنے رضامندی اپنی بیان کر کی کہا کہ لڑکی اوس شخص کے اپنی فعل کی مختار ہی ور
سے دریافت کر کی جواب دونگا اور اپنی گہر لیجا کی مقیم کیا اور بہت لطف اور تکلف سے دعوت اور
مہمانداری کی پس سلمی نے جب خفیہ اپنی مکان سی آپکا جمال مبارک دیکہا تو نہایت شیفتہ ہوئین بعد
ازان اونکے باپ نی گہر آکے اوصاف حمیدہ آپکی اپنی لڑکی سی بیان کرکے درخواست ہاشم اور
رضامندی اپنی اظہار کے اونہون نے شرم سی سر جہکا لیا اور سکوت کیا غرض پدر سلمی نی انکا سکوت
نیم رضا سمجہکر درخواست ہاشم کو قبول کیا پس ابلیس لعین بشکل ایک پیر مرد کی بنکے سلمی کی پاس آیا
اور کہا کہ یہ شخص جسکے سات تمہارا عقد ہوتا ہے عورتون سے بہت کم رغبت رکہتا ہی نکاح کرکے
بعد دو تین مہینے کی طلاق دیتا ہی اور لڑکیونسے بہاگتا ہی پہر دوسری دن بصورت اصحاب ہاشم
متمثل ہو کی آیا اور یہی بات کہی جب سلمی نی متواتر اس خبر کو سنا تب انکو یقین ہوا اور اس عقد سے
نکارہ ہوئین جب باپ سلمی کی گہر مین آئی اور سلمی کو ملول پایا تو وجہ ملال پوچہی اوسنے قول اوس پیر مرد
کا بیان کیا تب اوسکی باپ نے ہنس کر کہا کہ وہ شخص جو تمہاری پاس آیا تہا شیطان ہوگا اور ہاشم
ہرگز ایسے نہین ہین جب دوسری دن سلمی نے پہر ہاشم کو دیکہا محبت اوس نور نے کہ آپ کی پیشانی
مین تہا غلبہ کیا اور وہ بیتاب ہوئین اور آپ کے پاس کہلا بہیجا کہ تم درخواست میری کرو میری
باپ سی اور جسقدر میرا باپ مہر مسمی طلب کری وہ تم قبول کر لینا کہ مین اپنے مال سے تمہارے
تئین رست کرونگی پس دونون جانبین سے مجلس آراستہ ہوئی اور حضرت مطلب نی ہاشم کی واسطے

ہون پس شیطان نے جملہ حضار مجلس مین تہا رو یا اور سلمی نے باپکی پاس آیا اور کہا کہ مہر کو زیادہ کرو
تب سلمی کے باپ نے کہا کہ اے بزرگوار و منیری لڑکی کی بہی قدر نزدیک تمہاری تہی مطلب نے
کہا ہزار مثقال طلا اور دیتا ہون پہر ابلیس نے اشارہ کیا کہ مہر مین زیادتی کرو پدر سلمی نے کہا
اے جوان کمی کی تمنی ہماری حق مین مطلب نے کہا کہ ایک خروار عنبر اور دس جامہ سفید مصری اور
دس جامہ عراقی اضافہ کئی ہمنی پہر شیطان نے اشارہ باضافہ مہر کیا حسب ایما اوسکی پدر سلمی نے
ترقی چاہی مطلب نے پانچ لونڈیان اور اضافہ کین پہر شیطان نے اشارہ کیا اور پدر سلمی نے ترقی
چاہی پس مطلب نے دس اوقیہ مشک اور پانچ قدح کافور اور زیادہ کئی اور پوچہا کہ اب راضی ہوئے
شیطان نے پہر اغوا کیا مگر پدر سلمی نے غصہ ہو کر کہا کہ اے پیر بد ضمیر دور ہو اس مجلس سے کہ مجہے
اس مجلس سے شرمندہ کرتا ہے پس مطلب بہی خفا ہوئے اور اوسے خیمہ سے نکالدیا اور یہودے
بہی باندوہ و ذلت باہر گئے پس ایک شخص یہودیون سے کہ رئیس قوم تہا پاس پدر سلمی کے آیا اور
کہا کہ یہ مرد پیر دانا اہل شام و عراق سے ہے کسواسطے اوسکی تدبیر سے کنارہ کرتے ہو اور ہم اسپر راضی
نہین ہے کہ اپنی لڑکی ایک شخص غیر بلاد کو دیوین پس چارسو آدمی یہودی مسلح تلوارین کہینچ کر آمادہ جنگ
ہوئے اور سادات حرم چالیس آدمی تہے مطلب نے مع گروہ یہود ان پر حملہ کیا اور دو نکڑے
کیا اوسے ہاشم نے ابلیس لعین کو پکڑ کر زمین پر دے مارا نور محمدی کہ آپ کی پیشانی مین تہا اوسکے
چمک سے وہ بہاگا اور آپ کی اصحاب نے بہت سے یہودی مارے جب یہ خبر مدینہ مین پہونچی بہت سے
آدمی مرد اور عورت اوس طرف دوڑے جب ستر نفر یہودی قتل ہوئے اور آپکا طرف کا کوئے
زخمی نہین ہوا تب سب یہودی بہاگے اور عداوت یہودان ایک تو بوجہ علم کاہنی کی بنسبت
بخاتم انبیا تہی اب اور بہی زیادہ ہوئی بعد اوسکے پدر سلمی نے اپنی لڑکی سے آکے کہا کہ حال نجابت
ہاشم دیکہا تمنی اگر نہ ہوتا مین تو ایک یہودی زندہ نہ بچتا پہر سلمی نے کہا کہ جو کچہ تمہین بہتر معلوم
ہو وہ کرو اور کسیکے کہنے پر عمل نکرو بعد اوسکے عقد حضرت ہاشم کا ہوا اور وہ مہر جو کچہ کہ مطلب نے
دیا تہا پدر سلمی نے اپنی طرف سے اور اوسمین اضافہ کرکے ہاشم اور اونکے اصحاب پر
نثار کیا بعد اوسکے سلمی حاملہ ہوئین اور نور محمدی پیشانی سلمے سے ظاہر تہا بعد دو چار روز کے
حضرت ہاشم نے سلمے کو وصیت حفاظت نور محمدی اور بچانی اوس جنین کے کہ مین پاس مطلب
بہائی اپنے کے رکہے سے شام واسطے فروخت مال تجارت کی گئے اور وہان جا کے انتقال

ے ہوئی تو ایک پردہ نور کا آسمان سے زمین تک لٹکایا گیا تاکہ شیاطین نزدیک اوسکی نہ آئین اور
جو تکلیف کہ عورتون کو وقت وضع حمل کے ہوتی ہے وہ آپکو مطلق نہ ہوئے اور شیبۃ الحمد
پیدا ہوئی اور نور محمدی آپ سے ساطع تھا اور بال آپ کی سر کے سفید تھی اس وجہ سی شیبۃ الحمد
نام رکھا جب آپ سات برس کے ہوئے تب جوان کامل معلوم ہوتے تھی اور لڑکون سی کھیلا کرتی
تھے ایک روز ایک شخص قبیلہ بنی حارث سی کسی کام کو مدینی مین آیا آپ کا حسن و جمال دیکھ کے
متحیر ہوا پوچھا تم کون ہو آپ نے اپنا حسب و نسب بیان کیا اور پوچھا کہ تو کہان جائیگا اوسنے
کہا کہ مکے کو تب آپ نی فرمایا کہ بعد سلام کے میرے چچا مطلب سی کہنا کہ خوب تم مجھے بھول گئی اور
دشمنان و یہود مین چھوڑ دیا جب یہ خبر مطلب نے سنی تو کہا کہ ہم مطلق اس سے واقف نہین
تھے اور اوسیوقت تنہا اونٹ پر سوار ہوئی اور راہی مدینہ ہوئی اور جب مدینی مین پہونچی تو
دیکھا کہ ایک کوچی مین چند اطفال مدینہ کھیل رہے ہین اور منجملہ اونکے ایک لڑکا ہی کہ اوس سے
نور محمدی کا ظاہر ہے پس اس علامت سی پہچانا اور شیبۃ الحمد کو بہی جوش خون ہوا قریب آئی بعد
استفسار نام و نشان کے مطلب نے گود مین لیا اور پیار کیا اور اونٹ پر سوار کرکے راہی مکان
ہوئے جب ناویر شیبۃ الحمد گھر نہ آئی تو سلمے گھبرائین اور یہ نہ جانتے تھین کہ اپنے چچا کی ساتھ گئی ہین
پس تعاقب کیا اور مطلب اور شیبۃ الحمد سے اثنای راہ مین ملاقات ہوئی جب حقیقت حال سے
مطلع ہوئین تو شیبۃ الحمد کو گلی لگایا اور روئی شیبۃ الحمد کو حضرت مطلب کی سپرد کیا اور کہا کہ
یہ امانت تھی حضرت ہاشم کی اور یہی وصیت اونکی تھی سو آج سے اونکی وصیت کو ادا کیا بعد اسکے
سلمے گھر کو عود کر گئین جب مطلب و شیبۃ الحمد مکے مین پہونچے تو سب اہل شہر واسطے دیکھنے حسن
و جمال شیبۃ الحمد کے آئی اور پوچھا کہ یہ لڑکا کون ہے آپ کی ساتھ حضرت مطلب نی مطلب اسکی کہ
اہل مکہ اسکو بوجہ نور محمدی ضرر نہ پہونچائین کہا کہ یہ غلام میرا ہی اسے سبب سی آپ عبد المطلب
مشہور ہین اور منقول ہے کہ جب حضرت عبد المطلب بلوغ کو پہونچے تو آپنے چند نکاح کے
اور دس لڑکے پیدا ہوئے اور ہر ایک اون عورتون سے بحسن و جمال آراستہ تھین اور اپنے
قوم مین عزیز اور شریف تھین ایک اونمین سے متعہ دختر حارث کلابیہ اور دوسری
سمرای دختر عبدق و طلیقہ تیسرے حاجرہ خزاعیہ چوتھی سعدا دختر حسب کلابیہ پانچوین

... سفید ہوئی اور ... اور روز بروز ... ہوئی اور عبد المطلب کو شمس اور

اہتمام بہت خدمت کعبہ مین کرتے تہی ایک شب نزدیک خانہ کعبہ کے سوتی تہی کہ ایک خواب دیکہا

اور خوفناک بیدار ہوئے اور بدن کانپتا تہا کہ اس عرصہ مین ایک گروہی کاہنون کی ملاقات

ہوئی اونہون نے پوچہا کہ یہ کیا حال ہے کہ آپ کے تمام بدن مین رعشہ ہے تب آپ نی کہا کہ

ایک خواب مینے دیکہا ہے کہ زنجیر سفید نورانی میری پشت سے نکلے اور اوس زنجیر کی چیار

شاخین ہین ایک کنارہ اوسکا مشرق اور ایک کنارہ اوسکا مغرب اور ایک طرف آسمان

اور ایک طرف زمین سے متصل ہوا ہی ناگاہ دو شخص عظیم الجثہ خوشرو دیکہی مینی کہ پس درخت

ایستادہ ہین مینے اوسے پوچہا کہ تم کون لوگ ہو اونہون نے جواب دیا کہ ہم نوح پیغمبر اور ابراہیم

خلیل اللہ ہین اور آئے ہین کہ اس شجرہ طیبہ کی سایہ مین رہین خوشحال وہ جو اوسکا گرفتار ہو اسکے سایہ

مین ہوا اور رہائی ہو اور جو اس سے دور رہا پس اون کاہنون نے تعبیر کہی اسبات کی کہ تمہاری

صلب سی ایک شخص پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور اہل مغرب کو دعوت دین خدا کریگا عبد المطلب

یہ سنکے خوش ہوئے پس ایک روز تنہا شکار کو گئے اور شدت سی پیاسی ہوئی پس اوس جگہہ

ایک چشمہ سرد تر برف سی اور شیرین تر شہد سی دیکہا جانا کہ یہ آب بہشت عطیہ جناب باری ہے

پس نوش فرمایا اور دولت سرا مین مراجعت فرماکی فاطمہ مخزومیہ سی کہ نجیب صالحہ اور نیک تر

سب عورتون سے تہین نزدیکی کی اوسے وقت نطفہ عبد اللہ پدر حضرت رسول خدا منعقد

ہوا پس وہ نور کہ اونکی پیشانی مین تہا اونکی زوجہ فاطمہ مخزومیہ کی طرف منتقل ہوا اور حضرت عبد اللہ

متولد ہوئی تو وہ نور اطہر جبین اطہر سے ساطع و جلوہ گر ہوا اسطرح پر کہ تمام آسمان و زمین کو

اوسنے روشن کیا یہ خبر سنکے کاہن اور علمای اہل کتاب سب رنجیدہ ہوئے اور آپ کی حسن و

جمال کا یہ حال تہا کہ شب تار کو جہان جاتی تہی مثل روز روشن ہوتی تہے اور آپ کی بدن مین

خوشبوی مشک و عنبر کے آتی تہے پس جب آپ شباب کو پہونچی تو جمیع اکابر و اشراف

و روسای مکہ و اطراف و جوانب خواستگار عقد کے ہوئی مگر آپنے قبول نکیا تا آنکہ بتقدیر

الہی عقد حضرت عبد اللہ کا ساتہ آمنہ دختر وہب کی ہوا اور حضرت آمنہ حاملہ ہوئین تب نور محمدی

اونکی پیشانی مین جلوہ گر ہوا حضرت آمنہ فرماتی تہین کہ جب مین حاملہ ہوئی تو مطلق آثار حمل ظاہر

... آسمانہای ہفتگانہ سے

[illegible]

اور زمین و آسمان مین کوئی رونده پرنده باقی نرہا کہ بشارت حمل شریف سی حضرت مصطفیٰ
نہوا ہو

فصل تیسری ولادت باسعادت حضرت رسالت پناہ مین

حضرت
آمنہ فرماتی ہین کہ جب وقت ولادت حضرت رسالت پناہ قریب ہوا تو ایک وحشت مجھی عارض
ہوی پس دیکھا مینی کہ ایک مرغ سفید آسمان سی آیا اور اوسنی پر و بال اپنے میری دل پر کھینچ کر اوس
سی وہ وحشت میری برطرف ہوی بعد ازان چند عورتین بلند قامت کہ خوشبو مشک و عنبر اونکی
بدن سی آتی تھی اور حلہ ہای بہشت پہنی تہین مجھسی باتین کرنی لگین چونکہ باتین اونکی مجلس
آدمیونکی کلام سی نہ تہین اسوجہ سی مین کچھ کلام اونکا سمجھی اور ہاتہ مین کاسہ ہای بلور سفید
مملو شربت ہای بہشت سی لیے تہین پہر مجھسی کہا کہ پیو اس شربت بہشت کو پینی او سی پیالیں
وہ نور کہ میری پیشانی مین تہا تمام بدن مین منتشر ہوا اور دیکھا مینی کہ ایک چیز مانند دیبای
سفید کے ہی اوسنی درمیان آسمان اور زمین کی پردہ کر لیا جب وہ حضرت پیدا ہوے فوراً
سجدہ کیا اور درگاہ الٰہی مین مناجات کی اور ایک ابر سفید او سوقت آسمان سی اترا اوسنے
آپکو اوٹہا لیا پس ایک ندا آئی کہ محمدؐ کو مشرق و مغرب زمین و دریا دیکھاؤ اور سب مین اونہین
لیجاؤ تا کہ سب خلایق اونہین دیکہین اور پہچانین پس جب وہ ابر برطرف ہوا تو دیکھا مینی
کہ آپکو ایک کپڑے مین لپٹا ہی کہ وہ شیر سے سفید تر ہے اوپنچی اوسکے حریر سبز بچہا ہے
اور تین کلید بہتر موتیونسی آپکے ہاتہ مین تہی اور ایک ہاتف ندا کرتا تہا کہ ای محمدؐ یہ کلید
نصرت ہی پس دوسرا ابر ظاہر ہوا پہر آپ سب کی نظر سی غائب ہو گئے اور آواز دوسری سنی
مین آئی کہ لیجاؤ محمدؐ کو مشرق و مغرب کی طرف تا کہ سب روحانی و جن و انس و جرند و پرند و درند
زیارت جمال مبارک سی مشرف ہون اور اونہین اوصاف حمیدہ حضرت آدم صفی عطا
کرو اور رفت نوحؑ اور خلت ابراہیمؑ اور زبان اسمعیلؑ اور جمال یوسفؑ اور بشارت یعقوبؑ
اور صدای داؤدؑ اور زہد یحیٰؑ اور کرم عیسیٰؑ جب ابر کہلا ایک حریر سفید دیکھا مینی
کہ آپکی ہاتہ مین اور بدن مین لپٹا ہوا ہی اور سنا مینی کہ ایک ہاتف کہتا ہی کہ محمدؐ نے
جملہ دنیا کو اپنی تصرف مین لیا بعد اوسکے تین شخص نورانی ظاہر ہوے ایک کی ہاتہ مین
ابریق نقرئی اور نافہ مشک تہا اور دوسری کی ہاتہ مین ایک طشت زمرد تہا اور اوس طشت کے

پر موتی نصب ہے اور ایک ندا آئی کہ یہ دنیا ہی لی اے دوست خدا لیس آپنے درمیان اونکا لیا اور
منقول ہے کہ اوسکے درمیان کو جو آپنے پسند کیا تو اوس سے یہ مراد ہے کہ کعبہ کو اختیار کیا کسواسطے کہ کعبہ ناف
زمین ہے اور تیسرے کے ہاتھ مین ایک حریر سفید لپٹا ہوا تھا اوسکو کھولکے ایک انگوٹھی اوسمین سے
نکالی بہت منور کہ آنکھہ دیکھنے والونکی اوس سے خیرگی کرتی تھی پس آپ کو اوس پانی سے کہ ابریق مین
بھرا تھا سات مرتبہ غسل دے گئے اوس انگوٹھی سے آپ کے دونوں شانوں پر مہر کی کہ نقش اوسکا بن گیا
اور آپ ختنہ کردہ پیدا ہوئے اور ہنگام ولادت کسی پیغمبر کے فرشتے نہین نازل ہوئے بجز حضرت عیسیٰ اور
محمد مصطفیٰ صلعم اور پردہ ہائے بہشت نہین ڈالے گئے مگر حضرت مریم اور حضرت آمنہ کے لئے اور ملائکہ موکل
نہین ہوے اور کسی عورت کے وقت حاملہ ہونیکے مگر مادر مسیح اور مادر احمد کے واسطے اور بیچ شب ولادت
سعادت آیات اوس جناب کی ستر ہزار قصر یاقوت سرخ اور ستر ہزار قصر مروارید بنائی گئی اور اون قصور
کا نام قصور ولادت رکھا گیا اور سب بہشتونکی تزئین کی گئی اور ایک منادی نے ندا کی کہ خوش ہو اور
نازان کہ پیغمبر آخر الزمان متولد ہوا پس بہشت نے خندہ کیا اور تا روز قیامت خندان رہیگی اور
روح حضرت آدم کو بشارت ولادت باسعادت اوس جناب کی دی گئی پس ستر درجہ حسن اونکا
دوچند بڑھ گیا اوسوقت تلخی موت کی بوجہ اس خوشی کی فراموش ہوگئی اور کتاب کلینی مین وارد
ہے کہ ہنگام ولادت رسولخدا فاطمہ بنت اسد حضرت آمنہ کی پاس تہین پس ایک نے دوسری سے
کہا آیا دیکھتی ہو تم جو کچہ مین دیکھتی ہون بولین کہ کیا تم دیکھتی ہو کہا کہ ایک نور روشن ہے کہ اوسنے
تمام مشرق اور مغرب کو احاطہ کیا ہے یہ گفتگو تہی کہ حضرت ابوطالب علیہ السلام آئے اور پوچھا کہ تم کیون تعجب
اور متحیر ہو حضرت فاطمہ نے حال اوس نور کا بیان کیا ابوطالب نے کہا کہ تیس ۳۰ برس صبر کرو کہ ایک فرزند تمسے
بہی مثل اس فرزند کے پیدا ہوگا کہ سب کمالات اور معجزات اوسمین ہونگے سوائے پیغمبری کے اور
وہ وصی اس فرزند کا ہوگا بعد ازان ابوطالب نے بعد سات دنکے ولادت سے عقیقہ کیا اور
اپنے اہل و عیال کو طلب کرکے کہانا عقیقہ کا کہلایا اور کہا کہ یہ طعام عقیقہ احمد ہے تب سب نے
پوچھا کہ آپ نے اس مولود مسعود کا احمد کیون نام رکھا آپ نے فرمایا کہ احمد اسواسطے
نام رکھا کہ تمام اہل آسمان اور زمین اسکی ستائش کرینگے

مجلس دوم

بیچ بیان حالات عالم انوار و قبل از ولادت و بعد از ولادت و معراج وغیرہ

قال قلت لابي عبد الله ...

روایت کے حسین ابن عبد اللہ نے حضرت ابی عبد اللہ سے کہ تھے رسول اللہ سردار
اولاد آدم کے محمد ابن عبد اللہ عن علی ابن جدید عن مرازم عن ابی عبد
اللہ قال قال اللہ تبارک وتعالی یا محمد انی خلقتک وعلیا نورا یعنی روحا
بلا بدن قبل ان اخلق سمواتی وارضی وعرشی وبحری فلم تزل تهللنی و
تمجدنی ثم جمعت روحیکما فجعلتهما واحدة فکانت تمجدنی وتقدسنی و
تهللنی ثم قسمتها اثنتین وقسمت الاثنتین فصارت اربعة محمد
واحد وعلی واحد والحسن والحسین اثنتان ثم خلق اللہ فاطمة من
نور ابتداها روحا بلا بدن ثم مسحنا بیمینه فافضی نوره فینا ۔ محمد ابن
عبد اللہ نے علی ابن جدید اور اونہوں نے مرازم سے اور اونہوں نے ابی عبد اللہ سے روایت
کی ہے کہ فرمایا حق سبحانہ تعالی نے کہ ای محمد تحقیق پیدا کیا مینے تمہیں اور علی کی تئیں ایک نور
یعنی ایک روح بغیر بدن قبل پیدایش آسمان وزمین اور عرش و دریا کی پس ہمیشہ تم
تہلیل اور تمجید کرتے تھی میری بعد ازاں مینے دونوں روحونکو تمہارے اور علی کے جمع
کرکے ایک کیا پس وہ روح تمجید و تقدیس اور تہلیل میری کیا کرتے تھی بعد ازاں اوس
ایک نور کے دو حصے کیے اور دو حصوں کے چار حصے کیے پس چار نور ہوئے محمد اور علی اور
حسن او حسین کے بعد ازاں پیدا کیا خدا نے فاطمہ کو ایک نور سے تھی خلقت آپکی اوسوقت
مین روح بے بدن پس وہ روح اہلبیت مین سارے و جاری ہوئے محمد ابن الفضل
عن ابی حمزة قال سمعت اباجعفر یقول اوحی اللہ الی محمد صلی اللہ
علیه وآله یا محمد انی خلقتک ولم تک شیئا ونفخت فیک من روحی
کرامة منی اکرمتک بها حین اوجبت لک الطاعة علی خلقی جمیعا فمن
اطاعک فقد اطاعنی ومن عصاک فقد عصانی واوجبت ذلک فی
علی وفی نسله محمد ابن الفضیل نے ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ کہا اونے سنا مینے ابا جعفر
سے کہتے تھی وہ وحی کی خدا نے جانب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے محمد تحقیق پیدا
کیا مینے تمہیں اوسوقت مین کہ کچھ نہ تھا اور پہونکا مینے روح کو اپنے قدرت کاملہ سے بلکہ عزت

اور جمیع خلق کے پس جسنے کہ تیری اطاعت کی اوسنے گویا میری اطاعت کی اور جسنے تمہاری
نافرمانی کی اوسنے تحقیق میری نافرمانی کی اور واجب کیا ہمنے اسکو تجھ علیؑ اور نسل اوسکی
کے عن ابی عبد اللہ انہ لما خلق السموات والارض امر منادیا فنادی
اشہد ان لا الہ الا اللہ ثلثا اشہد ان محمدا رسول اللہ ثلثا اشہد
ان علیا امیر المؤمنین حقا ثلثا امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا
کہ جب پیدا کئے گئے آسمان و زمین تو بحکم خدا ایک منادی نے تین مرتبہ ندا کی اشہد
ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ و اشہد ان علیا
امیر المؤمنین حقا کلینے میں وارد ہے کہ محمد ابن سنان نے ابی جعفر الثانی محمد
تقی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ان اللہ تبارک و تعالی لم یزل متفردا
بوحدانیتہ یعنی حق تعالی ہمیشہ تنہا تھا اور بجز اوسکے کوئی نہ تھا ثم خلق محمدا و
علیا و فاطمۃ فمکثوا الف دھر ثم خلق جمیع الاشیاء فاشہدھم خلقہا و
اجری طاعتہم علیہا و فوض امورہا الیہم فہم یحلون ما یشاؤن
و یحرمون ما یشاؤن و لن یشاؤا الا ان یشاء اللہ تبارک و تعالی بعد ازان پیدا
کیا خدا نے محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ کو پس ٹھیر کیا ہزار دہر بعد ازان پیدا کیا تمام مخلوقات کو
پس گواہ کیا حضرت محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہ علیہم السلام کو اوپر پیدایش سب خلقت کی اور
واجب کیا اطاعت اون بزرگواروں کو اوپر سب کی اور امور خلق کو سپرد اونکی کیا پس وہ
حلال کرتے ہین جس چیز کو چاہتے ہین اور حرام کرتے ہین جس چیز کو چاہتے ہین اور کسی کام کا
ارادہ نہین کرتے ہین مگر بمشیت الہی صالح ابن اسمعیل عن ابی عبد اللہ ان
بعض قریش سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ بای شیء سبقت الانبیاء
و انت بعثت آخرہم و خاتمہم قال انی کنت اول من آمن بربی و اول من
اجاب حین اخذ اللہ میثاق النبیین و اشہدہم علی انفسہم الست
بربکم قالوا بلی فکنت انا اول نبی قال بلی فسبقتہم بالاقرار باللہ صالح ابن
اسمعیل نے ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ تحقیق بعض قریش نے رسول خدا سے سوال کیا کس وجہ سے

کیا تو پہلے سب سے پہلی اقرار کیا بعد از ان اور انبیائی اقرار ربوبیت کیا اور جسوقت حق سبحانہ تعالی
نے سب انبیا سے میثاق اور عہد لیا بکلمہ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ یعنے آیا نہین ہون مین پروردگار تمہارا تو
سب نے کہا کہ تو پروردگار ہمارا ہی تو اون سب پیغمبرون مین سے مین نے سبقت کی اس اقرار پس
مین سب سے پہلے ہوا بیچ اقرار کرنے کی اوپر وحدانیت خدا کی ابن بابویہ نے امام جعفر صادق سے
روایت کی ہے کہ جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالی نے نور مقدس حضرت رسالت مآب
کو خلق کیا پیش ازانکہ آسمان اور زمین اور عرش و کرسے اور لوح و قلم اور بہشت اور دوزخ پیدا کرے
اور پیش ازانکہ کسی پیغمبر کو خلق کرے چار سو چوبیس ہزار سال پہلے اور ساتھ اوس نور کی بارہ حجاب
خلق کے حجاب قدرت حجاب عظمت حجاب مشیت حجاب رحمت حجاب سعادت حجاب کرامت
وحجاب منزلت وحجاب ہدایت وحجاب نبوت وحجاب رفعت وحجاب ہیبت وحجاب شفاعت
پس اوس نور مقدس کو بیچ حجاب قدرت کی بارہ ہزار سال جگہہ دی اور وہ نور کہتا تہا سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْاَعْلٰی اور بیچ حجاب عظمت کی گیارہ ہزار سال اور تسبیح اوسکی سُبْحَانَ عَالِمِ السِّرِّ تہی اور
بیچ حجاب مشیت کی دس ہزار برس اور اوسوقت مین تسبیح سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا
یَلْهُوْ تہی اور بیچ حجاب رحمت کی نو ہزار برس اور تسبیح اوسوقت مین سُبْحَانَ الرَّفِیْعِ الْاَعْلٰی
تہے اور بیچ حجاب سعادت کی آٹہہ ہزار سال اور تسبیح اونکی تہی سُبْحَانَ مَنْ هُوَ لَا یَسْهُوْ اور
بیچ حجاب کرامت کی سات ہزار سال اور وہان آپ کہتی تہی سُبْحَانَ مَنْ هُوَ غَنِیٌّ وَلَا یَفْتَقِرُ
اور بیچ حجاب منزلت کی چہہ ہزار سال اور کہتے تہی سُبْحَانَ الْعَلِیْمِ الْکَرِیْمِ اور بیچ حجاب ہدایت کے
پانچ ہزار سال اور کہتے تہی سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اور بیچ حجاب نبوت کے چار ہزار سال
اور کہتے تہی سُبْحَانَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا یَصِفُوْنَ اور بیچ حجاب رفعت کی تین ہزار سال
اور کہتے تہے سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ اور بیچ حجاب ہیبت کی دو ہزار سال
اور کہتے تہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور بیچ حجاب شفاعت کی ہزار سال اور کہتے تہے سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ پس نام مقدس آپ کا اوپر لوح کے ظاہر کیا اور اوپر ساق عرش کے
ثبت کیا پس ستر ہزار سال وہان رہے اور نور بخشتے رہے اور اسیطرح بیچ احوال رفعت و
جلال کے وہ نور پہرتا تہا تا آنکہ حق تعالی نے اوس نور کو بیچ پشت حضرت آدمؑ کے جلوہ دے
پس صلب آدمؑ سے تا صلب حضرت نوحؑ [illegible]

ابن عبد المطلب سی باہر لایا اور اونکے تئین جبہ کرامتون سے مشرف کیا پیراہن خوشنودی
اونکو پہنایا اور بردای ہیبت مزین کیا اور بہ تاج ہدایت سر افراز کو باوج رفعت پہونچایا اونکے
بدن کو جامۂ معرفت پہنایا اور کمربند معرفت کمر مین باندہا اور نعلین خوف و بیم پای اقدس
مین پہنای اور عصای منزلت اونکی ہاتہ مین دیا پس وحی کی اے محمد جاؤ تم طرف آدمیون
کے اور حکم کرو اونکو کہ کہین لا الٰہ الا اللہ و محمد رسول اللہ اور اوس پیراہن کے
اصل جبہ جوہر سے تہی قامت اوسکے یاقوت سی اور آستین اوسکے مروارید سی اور دامن اوسکے
بلور زرد سی اور زیر بغل اوسکے زبرجد سی اور گریبان اوسکا مرجان سرخ سی اور چاک گریبان
اوسکا نور پروردگار عالم سے تہا حق تعالی نے توبہ آدمؑ کی ساتہ اوس پیراہن کی قبول کی یوسفؑ کو
اوسے پیراہن کی برکت سی حضرت یعقوبؑ سی ملایا اور حضرت یونسؑ کو بکرامت اوسکے شکم ماہی سے
نجات دی اور اوسکے برکت سی جو پیغمبر جس بلا مین اور غم مین مبتلا ہوا نجات پائی اور نہ تہا وہ
پیراہن مگر پیراہن محمدؐ اور بطریق متعددہ عبد اللہ ابن عباس سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا
نے فرمایا کہ حق تعالی نے پیدا کیا میرے تئین ایک نور زیر عرش بارہ ہزار سال قبل پیدایش حضرت
آدمؑ کے پس جب خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا اوس نور کو بیچ صلب آدمؑ کے ڈالا پس وہ نور ایک صلب
سے دوسرے صلب مین منتقل ہوتا تہا تا آنکہ جدا ہوئے ہم بیچ صلب عبد اللہ اور ابو طالب کے
پس خدا نے میری تئین اوس نور سے پیدا کیا اور منقول ہے کہ جب خداوند کریم اوس نور کو صلب
عبد المطلب مین لایا پس اوس نور کو دو حصہ کیا نصف کو بیچ صلب عبد اللہ کے قائم کیا اور
نصف دوم کو بیچ صلب ابو طالب کی پس وہ نصف نور کہ بیچ صلب عبد اللہ کے تہا حضرت آمنہ
کے طرف منتقل ہوا اور دوسرا جو صلب ابو طالب مین آیا تہا طرف رحم فاطمہ بنت اسد کی منتقل
ہوا پس مین آمنہ بنت وہب سے پیدا ہوا اور علیؑ فاطمہ بنت اسد سی پیدا ہوئی پس تمام عمود نور
میرے طرف ہیں اور فاطمہ مجہسے ہم پہونچی ہیں تمام وہ عمود نور علیؑ کی طرف گیا نسبت بیٹی میری فاطمہؑ
کے اور حسنؑ و حسینؑ دونون نور سے پیدا ہوئے پس نور میرا بیچ امامون کے کہ فرزندان حسینؑ سے
ہین پہریگا اور منتقل ہوگا تا روز قیامت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ
سے منقول ہے کہ حق تعالی نے خلق کیا مجکو اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو پیش از آنکہ

آپ نی فرمایا کہ ای عم جب حق تعالی نے چاہا کہ مجھی پیدا کرے ایک کلام کو ایجاد کرکے اوس کلام سے
ایک نور پیدا کیا پس دوسرا کلام ایجاد کیا اوس کلام سے ایک روح پیدا کی پس وہ نور جسم سے ملایا
اوس سے مجھے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو پس ہم پانچون شخص تسبیح اور تقدیس خدا کی
کرتے تھی اوس وقت مین کہ کوئی تسبیح اور تقدیس کرنے والا نہتھا سوای ہمارے پس جب خدا نے
چاہا کہ اور مخلوق کو پیدا کرے تب میری نور کو شگافتہ کیا اور عرش کو اوس سے پیدا کیا اور عرش
نور میری سے ہی اور نور میرا نور خدا ہے پس نور میرا افضل ہے عرش سے پھر نور برادرم علیؑ کو
شق کیا اوس سے ملائکہ پیدا کیے نور علیؑ نور خدا ہے اور علیؑ ملائکہ سے افضل ہین بعد ازان نور
دخترم فاطمہؑ کو شگافتہ کیا اور اسمان و زمین پیدا کیے نور فاطمہؑ نور خدا ہے اور فاطمہ آسمان و
زمین سے افضل ہین بعد ازان نور حسنؑ کو شگافتہ کرکے آفتاب و مہتاب کو پیدا کیا نور حسن نور
خدا ہے اور نور حسن افضل ہے آفتاب و مہتاب سے بعد ازان نور حسینؑ کو شگافتہ کرکے بہشت
اور حور العین کو پیدا کیا پس نور حسینؑ نور خدا ہے اور حسینؑ بہشت اور حور العین سے افضل
ہے حدیث مین وارد ہے کہ حق تعالی نے نور پاک محمدیؐ جب پیدا کیا تو بیس دریا نور کے
پیدا کیے کہ ہر دریا مین چند در چند علم تھے کہ اوسکو سوای خدا کے کوئی نہین جانتا ہے دریای
عزت + دریای صبر + دریای خشوع + دریای تواضع + دریای رضا + دریای
وفا + دریای پرہیزگاری + دریای حلم + دریای حسبت + دریای امانت
دریای عمل + دریای ہدایت + دریای صیانت + دریای حیا وغیرہ
تا آنکہ اوس نور کو اون دریاؤن مین غوطہ دیا جب دریای آخر سے نکلے تب حق تعالی نے
وحی کی طرف اوس نور کے کہ ای حبیب میری اور ای بہترین پیغمبر تو ہے شفیع روز جزا پس وہ نور
سجدہ مین گیا اور جب سجدے سے سر اوٹھایا تو ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے اوس سے گرے پس خدا نے
ہر قطرۂ نور اوس جناب سے ایک پیغمبر پیدا کیا پس نور اون پیغمبرون کے گرد نور محمدؐ کی طواف
کرتے تھی اور کہتے تھی سُبْحَانَ مَنْ هُوَ عَلِيْمٌ لَا يَجْهَلُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ حَكِيْمٌ
لَا يَعْجَلُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ غَنِيٌّ لَا يَفْتَقِرُ پس خدا نے ندا کی کہ آیا پہچانتے ہو تم میرے
تئین پس نور محمد صلواۃ اللہ علیہ نے پیشتر سب انبیا سے اقرار بوحدانیت و ربوبیت خدا

کی کہ لکھہ میری توحید پس قلم ہزار سال سے کلام الٰہی سے بیہوش رہا جب ہوش مین آیا کہا پروردگارا
کیا چیز لکھون فرمایا خدا نے کہ لکھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھہ پس قلم نام محمد کا سنکر
سجدہ مین گیا اور کہا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الْغَفَّارِ پھر
پس سر اوٹھایا اور شہادتین کو لکھا اور کہا کہ کون ہے محمد کہ اوسکے نام کو اپنے نام کے ساتھہ
تونے یاد کیا ارشاد ہوا کہ اے قلم اگر یہ نہوتے تو ہم تجھے پیدا ہی نکرتے اور نہ پیدا کرتے دنیا کو اور
نہین پیدا کیا آسمان و زمین اور لوح و قلم اور تمام عالم کو مگر واسطے اونکے اور وہ بشارت دہندہ
و شفاعت کنندہ اور روشن سراج ہین پس قلم نے جب نام حضرت کا سنا تو اوسکو کمال لطف و حلاوت
حاصل ہوئے پس بیساختہ کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
اٰلِهٖ آپ نے فوراً جواب دیا عَلَیْكَ السَّلَامُ مِنِّیْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اوسی روز
سے سلام کرنا سنت اور جواب دینا واجب ہوا پھر حق تعالیٰ نے حکم کیا کہ لکھہ قضا و قدر اور جو
کچھہ کہ مین پیدا کرونگا تا روز قیامت پس قلم نے تحریر کیا بعد ازان چند فرشتے پیدا کیے کہ درود
بھیجا کرین اوپر محمد اور آل محمد کے اور استغفار کیا کرین اوسکے دوستون کے لیے تا روز قیامت
پھر زمین کو پیدا کیا تو زمین مانند کشتی کے حرکت مین آئی پھر پہاڑ پیدا کیے تا زمین حرکت سے
ساکن ہو پھر ایک فرشتہ پیدا کیا کہ زمین کو اپنے گردن پر اوٹھائے پھر پتھر عظیم پیدا کیا کہ اوس
فرشتے نے اوس پر قرار پکڑا اور ایک گای عظیم پیدا کی پتھر اوسکے پشت پر قائم کیا گیا اور ایک
مچھلی بڑی پیدا کی کہ گای اوسکے پیٹھہ پر ٹھہرے اور مچھلی بر روی آب ہے آب بر روی ہوا ہوا
بر روی ظلمت اور جو کچھہ کہ ظلمت کی نیچے ہے اوسکو سوای عالم الغیب کے کوئی نہین جانتا
پس عرش کو ساتھہ دو نور کے منور کیا نور فضل نور عدل نور فضل سے عقل و حلم و علم و سخاوت
کو پیدا کیا نور عقل سے خوف و بیم علم سے رضا و خوشنودی حلم سے نبوت سخاوت سے محبت کو
پیدا کیا اور جمیع اون صفات کو طینت محمد اور اہلبیت اوس جناب مین خمیر کیا بعد ازان نور
مقدس اوس جناب کا زیر عرش بہتر ہزار سال ساکن رہا پس نور اوس جناب کا ایک آسمان
سے دوسرے آسمان کیطرف منتقل ہوتا رہا یہان تک کہ حق تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ جناب سیوطن
کو اصلاب آدم اور اولاد اونکے سی پیدا کرے پس حکم ہوا جبرئیل کو کہ زمین کو جاکر تہوڑی سی مٹی

ہوگی پس جناب باری اوسکو آگ سی معذب کریگا بعد ازان جبرئیل آئے تو زمین نے کہا
کہ مین نہین چاہتی ہون کہ میری مٹی سے خلقت بنی اور بوجہ اوسکی معذب ہونیکی مین متاذی ہون
پس اوسکے فریاد سی جبرئیل پر رحم کہاکی لوٹ گئی اور جناب باری مین عرض کی کہ پروردگارا زمین
نے تیری پناہ لی مجھی رحم آیا اسوجہ سے مین چھوڑ آیا اسیطرح میکائیل اور اسرافیل بھی آئی اور لوٹ
گئے اور یہی جواب دیا پس حق تعالی نی عزرائیل کو بھیجا ہر چند زمین نے داد بیداد و فریاد کی مگر
اونہون نی کچھہ نہ مانا اور ایک قبضۂ خاک تمام روی زمین اوپر اور نیچے اور سفید اور سرخ اور نرم
اور درشت زمین سی لیا اسی وجہ سی خلقت فرزندان آدمؑ کی مختلف ہوئی پس حق تعالی نی عزرائیل سے
پوچھا کہ تمہین استغاثہ زمین پر کیون رحم نہ آیا مثل جبرئیلؑ میکائیلؑ اسرافیلؑ کے عرض کیا عزرائیلؑ
نے فرمان برداری تیری بہتر ہے رحم کرنے سی پہر وحی کی خدائی کہ مین چاہتا ہون اس خاک
سے ایک خلقت پیدا کرون کہ اوسمین پیغمبران اور شائستگان اور اشقیا اور بدکاران ہونگے
اور قبض ارواح اونکے تمہسے متعلق کی عزرائیل نے عرض کے کہ جو تونے مجھی اس خدمت پر مامور کیا تو
سب خلق مجھی پر لعنت کرینگے حکم ہوا کہ ہر ایک کی موت کی لیے ایک سبب اور وجہ ایسے مثل بیماری وغیرہ
کے ہم مقرر کر دینگے کہ اوس باعث سی کوئی تمہارا نام نہ لین گی پہر حکم کیا خدائی جبرئیلؑ کو کہ مٹی سفید
لاؤ کہ اوس سے طینت مقدس پیغمبر آخر الزمان ہو اور باعث پیدائش سب خلق کی ہو دی پس
جبرئیلؑ مع باگروہ ملائکہ جس مقام پر کہ اب ضریح مقدس ہی آئی اور وہان سے ایک قبضۂ خاک لیا
اور اوسکو آب تسنیم اور آب تعظیم اور آب تکریم اور آب رحمت اور آب خوشنودی سے خمیر کیا سر
مبارک کو ہدایت سے اور سینہ کو شفقت ہاتھون کو سخاوت دلکو صبر و یقین پاؤن کو شرف لقشہا دیے
جناب کو بوہای خوش سے پیدا کیا فصل دوسری بیچ بیان احوال سطیح کاہن کے
بیچ کتاب انوار کے روایت کی ہے کہ قبل از ولادت جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کاہنین و ساحرین و شیاطین و متمردان طغیان عظیم رکہتی تہی اور عجائب ایسے ظہور مین آتے تہے
امور غریبہ سے اخبار دیتی تہی وجہ اسکے یہ تہی کہ شیاطین اکثر باتین آسمانون پر سنتی تہے وہ کاہنون
کو خبر پہونچاتی تہے تو اسے کتاب مین ہے اور نیز قطب راوندی علیہ الرحمہ نے ابن عباس سی روایت
کی ہے کہ زمین طامہ مین دو کاہن مشہور تہے کہ اون سے زیادہ کوئی نتہا ایک ربیعہ ایک بازن

ہی ... اوسکو مانند ... لپیٹ لیتی تھی اور یہی امر اوسکا منظور ہوتا تھا اوسکی غلام اوسکو کاندہے
پر رکہکر لیجاتی تہی اور جب چاہتے تہی اوسکو ایک بوریی پر بیٹہلا دیتی تہے اور رات کو بہت کم سوتا تہا
اکثر آسمان کیطرف دیکہا کرتا تہا سلاطین جب اوسکو طلب کرتے تہی تو اونکو امور باطنی اور اسرار غیب
اور امور آئندہ سی خبر دیتا تہا اور سیدہا پڑا رہتا تہا سوای آنکہہ اور زبان کی کوئی چیز اوسکی جسم مین جنبش
نہین کرتی تہے پس ایک شب پڑا آسمان کیطرف دیکہتا تہا ناگاہ ایک برق چمکی اور اطراف کو احاطہ کر لیا پہر
ستارونکو دیکہا کہ مشتعل ہوئی اور دہوان اوس سے پیدا ہوا اور دہری سی باہم لڑکی زمین پر گرتے ہین
اس احوال غریبہ کے دیکہنے سی اوسی وہشت عظیم طاری ہوئی دوسری شب کو غلام اوسے بموجب کہنی
اوسکے کی ایک پہاڑ بلند پر لیگئی وہان وہ طرف آسمان کی دیکہتا تہا ناگاہ ایک نور عظیم ساطع ہوا کہ سب
کہ سب انوار پر غالب ہوگیا اور تمام جوانب آسمان کو احاطہ کر لیا پہر سطیح کو پہاڑ سے اوتار لائے
پس اوسنے اپنی غلامون سی کہا کہ بسبب مشاہدہ ان انوار کے عقل میری حیران ہوگئی ایسا مجہی معلوم
ہوتا ہے کہ موت میری قریب پہونچی اور ایک امر عظیم جلد واقع ہوگا بلکہ گمان میرا یہ ہے کہ ایک پیغمبر کا
ظہور و خروج فرماویگا جب صبح ہوئی اپنے قوم کے لوگون کو جمع کیا اونسے کہا کہ ایک امر عظیم اور آثار
غریبہ مشاہدہ کرتا ہون چاہتا ہون کہ استعلام اس امر کا کاہنان ہر دیار سے کرون پس انکو کاہنان
ہر شہر کو نامہ لکہی منجملہ اوسکے ایک نامہ وستی بن بالیہ یمنی کو لکہا اوسنے اوسکی جواب مین کہ جو تونے دیکہا ہے
مین نے بہی دیکہا ہی عنقریب اوسکا اثر ظاہر ہوگا اور ایک نامہ زرقا کاہنہ کو بہی لکہا کہ وہ بہی علم
کہانت و سحر مین شہرۂ آفاق تہے اور نگاہ بہت تیز رکہتی تہی کہ سہ روزہ راہ کو اسطرح دیکہتی تہی جسطرح کوئی
کوئی نزدیک کی چیز کو دیکہتا ہی اگر کوئی اوسکے قوم کا دشمن ہوتا اور ارادہ لڑائی کا رکہتا تہا
تو وہ کاہنہ چند روز قبل اپنے قوم کو اوس سے خبر کر دیتی تہی کہ فلان دشمن درپے آزار تمہاری ہے
پس یہ لوگ تدبیر دفع اوسکے کر لیتی تہی غرض کہ جب تین روز نامہ بر کے پہونچنی کی ہے تہی تب زرقا
نے اوسکو دیکہکر اپنے قوم اعلام کر دیا تہا کہ ایک سوار آتا ہی درمیان اوسکے عمامہ کی ایک خط معلوم
ہوتا ہے چنانچہ بعد تین روز کے نامہ سطیح مصحوب صبیح غلام اوسکے کی پہونچا اس کاہنہ نے نامہ کو پڑہ کر
کہا کہ یہ قاصد از جانب سطیح خبر قبیح لایا ہے کہ وہ سوال کرتا ہے نور ساطع و درخشنی لامع سے کہ جو ان
ایام مین اوسنے بالای آسمان مشاہدہ کیا ہے پس بحق پروردگار کعبہ یہ علامت نزدیک ہونی آنحضرت

میرے تمہاری ملاقات ہوگی لہذا یہ امر ہم تم حقیقت اس حال کو دریافت کرکے حتی الامکان تدبیر اوسکے
اندفاع و ہلاکت کی کرینگے شاید کوئی فکر کارگر ہو اور پیش از لمعان اوس نور کو خاموش کرینگے جب یہ نامہ
سطیح کو پہونچا اوسکے مضمون سے مطلع ہوا اور باواز بلند رو دیا اور اوسیوقت متوجہ مکہ معظمہ
کا ہوا اوسوقت پہنچے مکہ معظمہ کے ابوجہل اور شیبہ اور عتبہ اور عاص بن وایل ساتھہ ایک گروہ قریش
کے اوسکے استقبال کو آئے اور کہا نہیں آیا تو مگر واسطے کسی امر عظیم کے اگر کوئی حاجت رکھتا ہی تو بر لاویں
اور سطیح نے کہا کہ کوئے حاجت نہیں ہے مگر فرزندان عبد مناف کو ایک مژدہ دینے آیا ہون ظہور پیغمبر بشیر
و نذیر کا پس ابو جہل وغیرہ گروہ قریش کو یہ بات پسند نہ آئی سب متفرق ہو گئے اوسکے پاس سے
پس حضرت ابو طالبؑ اور سائر اولاد اونکے یہ خبر پاکر پاس اوسکے جمع ہوئے اور اپنے نسب اور قبیلے کو
اوس سے پوشیدہ کرکے قبیلہ دوسرا اپنا ظاہر کیا کہ اوسکا مبلغ علم دریافت کریں اور اوسکے غلام کو خفیہ
انعام بھی دیا کہ اگر دریافت علم مین استعداد کامل رکھتا ہی تو سب بتلا دیگا القصہ سطیح نے حضرت ابوطالب
سے کہا کہ تم میرے منہ پر ہاتھہ رکھو جب ہاتھہ رکھا تب اوسنے سب حال اونکے حسب و نسب کا اور نام اور
قبیلہ اور حال خفیہ انعام دینے کا بیان کیا اور کہا کہ قسم بخدای دائم و ابد و بلند کنندہ آسمان بے عمد و
یگانہ یکتای محمد عبد اللہ سے بہت جلد ایک فرزند پیدا ہوگا کہ آدمیون کو ہدایت کریگا ساتھہ رشد
و صلاح اور خیر اور احسان کے اور باطل کریگا بتون کو اور ہلاک کریگا بت پرستون کو اور معین ہوگا
اور مدد کریگا اونکے ان امور مین وہ شخص کہ ابن عم اونکا و صاحب صلت و حملہای عظیم ہوگا اور تیغ آبدار
سے کفار کو دار البوار مین بھیجیگا علامات اوس پیغمبر کی یہ ہین کہ وہ ایک مرد ہے متوسط قد ور سر
درمیان دونون شانون کے ایک علامت ہوگی اور تاریکی مین اوس سے روشنی ظاہر ہوا کریگی
شیرین زبان و خوش بیان ہوگا زہد و تقوی مین بے نظیر تکبر و نخوت سے بری جو بات کہیگا درست
ہوگی اور جو سوال اوس سے کیا جائیگا برلتے جواب دیگا نام اونکا آسمان پر احمدؐ اور زمین پر محمدؐ ہے
اور اونکے معین کے یہ اوصاف ہین کہ وہ ایک سید بزرگ شیر ہے شیر شکار و پیشوای نیکو کردار انتقام
لینے والا کفار سے مشرکون کو کاسہای مرگ پلائیگا حملہای اوسکے سے زہرہ شیران آب ہوگا
ہمیشہ لڑائیون مین یار و مددگار رہیگا محمدؐ کا وزیر اور بعد اونکے امت کا امیر نام اونکا توریت

بہائی عبد اللہ سے اور تمہاری قسم سے پیدا ہونگی ابوطالب یہ خبر سنکے خوش ہوے اور یہ خبر تمام اہل مکہ
مین شایع ہوئی پس منبیہ ابن الحجاج اوٹہا اور کہا اے ابوطالب تعجب ہے تمہارے دانشمندی
سے کہ ایک کاہن کی کہنی پر اعتماد کرتے ہو پہر اوسکو ہمارے سامنے بلاؤ کہ ہم امتحان کرین شاید کہ دروغ
اوسکا ظاہر ہو جاوے پس حضرت ابوطالب نے سطیح کو طلب کیا جب وہ آیا تو بآواز بلند اوسنے
فریاد کی اور کہا کہ اے گروہ قریش جو اخبار مین نے ظہور پیغمبر مین بیان کیے ہین سب صحیح ہین وہ
توڑنے والا بتونکا اور ذلیل کرنے والا کاہنون کا ہے اگر میری راستی دریافت کرنا اور امتحان
منظور ہے تو عورتون کو اپنے میرے سامنے لے آؤ کہ مین امور عجیبہ تم لوگون پر ظاہر کرون قریشیون
نے کہا کہ تم غیب سے مطلع ہو اوسنے کہا نہین مگر مین اجنہ سے مصاحبت اور ملاقات رکہتا ہون وہ ملائکہ
سے جو بات سنتے ہین مجہسے کہدیتے ہین اس باعث سے مین جو بیان کرتا ہون وہ خلاف نہین ہوتا ہے
پس قریشیون نے سب عورتونکو حاضر کیا مگر آمنہ و فاطمہ بنت اسد کو امتحاناً نہین لائے سطیح نے
سب کو قریب اپنے بلاکر ایک نظر دیکہکے آسمان کیطرف نظر کرکے کہا وہ عورتین یہین نہین ہین جنسے
اسوقت امور غریبہ اور تحقیق میرے بیان کا ہوگا جب وہ بہی آگئین تب اوسنے آمنہ کیطرف اشارہ کرکے
کہا واللہ یہ حاملہ ہین ساتہہ پیغمبر برگزیدہ و رسول پسندیدہ کی اور آمنہ کو آگے بلاکے پوچہا کہ آیا تم حاملہ
نہین ہو اونہون نے تصدیق اوسکے بیان کی کی پس فاطمہ بنت اسد کیطرف متوجہ ہوا اور ایک
فریاد کرکے بیہوش ہو گیا جب ہوش مین آیا تب بہت رویا اور بآواز بلند کہ یہ مان اوس امام کی ہے
جو بتونکو توڑے گا اور بڑے بڑے شجاعون کو ہلاک کریگا اور کوئی بہادر تاب اوسکے مقاومت
کے نہ لا سکے گا اور وہ ہے فارس یکتا شیر خدا مسمے بامیر المومنین علیہ السلام ابن عم خاتم انبیا قریشیون کو
یہ بات سطیح کی ناگوار معلوم ہوئی اور تلوارین میان سے نکالکر آمادہ قتل سطیح و آمنہ و فاطمہ بنت اسد
کے ہوئے تو آمنہ سے مروی ہے جب یہ ہنگامہ ہوا تو مین خائف ہوئی ناگاہ جو فرزند کہ میرے پیٹ
مین تہا وہ حرکت مین آیا اور ایک آواز ہولناک اوس سے ظاہر ہوئی کہ مرد و عورت سب بیہوش
ہوکے گر پڑے پس طرف آسمان کے دیکہا مینے کہ درہای آسمان کشادہ ہین اور ایک سوار حربہ آتشین
ہاتہہ مین لیے بآواز بلند کہتا ہے کہ تم رسول خدا صلوات اللہ علیہ کو ہرگز نہین پہونچا سکتے ہو اور
مین ہون بہائی اوسکا جبرئیل پس یہ دیکہکے مین مطمئن ہوگئے اور اپنے گہر آئی منبیہ ابن الحجاج ابوطالب

ابوطالب نے قول منبہ ابن الحجاج کا سطیح سے بیان کیا اوسنے کہا کہ جب [illegible]
بہت سلام میرا اونکو پہونچانا اور کہنا کہ اوسنے بشارت آپکے ظہور کے دی تہی مگر تیری قوم نے اوسکی
تکذیب کی اور تیری جوار سے اوسے دور کیا بعد ازان یہ وصیت کرکے وہ رخصت ہوا اور کہنے لگا
کہ راستے بہین مین ایک عورت ظاہر ہوگی کہ مجہسے زیادہ بشارت ظہور پیغمبر کے دیگی اور میری کلام کے
تصدیق کریگی پس بنی ہاشم اوسکے رخصت کرنے کو حد مکہ معظمہ تک یعنے شہر کے باہر تک گئے اثنائے
راہ مین ایک سواری ظاہر ہوئی اوسپر ایک عورت سوار بسرعت آتی تہی سطیح نے کہا ای سادات مکہ
یہ زرقای یمنی ہے تمہارے طرف آتی ہے ابہی ذکر مین تہے کہ زرقہ آپہونچی اوسنے باواز بلند کہا کہ ای
گروہ قریش سلام میرا ہو تمپر کہ مینے ترک وطن اپنا کیا اور تمہارے طرف آئی ہون کہ خبر دون تمہین
امور جدید سے کہ نزدیک ہے ظہور اونکا اور وہ حالات جو سطیح نے ظاہر کیے تہی بیان کرکے کہا جو
مین نے تمہین مژدہ دیا ہی وہ وبال ہے میری واسطے اور تم لوگون کو عتبہ نے کہا یہ سخنان وحشت
انگیز کیسے تمسے ظاہر ہوتے ہین کہ ہم لوگون کو اور اپنے تئین ساتہ ہلاک اور استیصال کے وعید
کرتے ہو زرقا نے کہا کہ جو امر شدنی ہے اوس سے کب گریز ہوسکتا ہے اور آج دن ختم ہوا
اور اب شام ہوا چاہتی ہی تم سب لوگ کل پہر آنا کہ حقیقت حال سے بخوبی تم لوگون کو مطلع کردونگی
لوگ متفرق ہوئے اور نصف شب گذری تو زرقا سطیح کے پاس آئی اور کہا کہ علامات و آثار ظہور
انوار کے دیکہے مین تے اور وقت اوسکے ظہور کا نزدیک ہو یعنے آمنہ سے ایک لڑکا پیدا ہونیوالا ہے
کہ اوس سے استیصال ہم لوگون کا ہوگا پس آمنہ کی قتل کے فکر کرنا چاہیے اس بارہ مین تمہارے
کیا رای ہے سطیح نے کہا کہ میری عمر قریب بہ ختم پہونچی مین تو شام کیطرف روانہ ہوتا ہون اور
تا وقت موعود وہین رہونگا مگر یہ مین جانتا ہون کہ جو کوئی کوشش اطفای نور نبی محبوب کی
کریگا وہ خود منکوب و مقہور ہوگا اور تجہی بہی نصیحت کرتا ہون کہ تو معترض آمنہ سی نہو خدا اوسکا
نگہبان ہے زرقا کو اپنے قول پر اصرار رہا تب سطیح نے کہا کہ اگر میری نصیحت تو نہین مانتی ہی تو
مجہسے ہاتہ اوٹہا کہ مین ساتہ تیری اس امر مین موافقت نکرونگا پس یہ کہکے سطیح شام کو
چلا گیا جب صبح ہوئی زرقا طرف بنی ہاشم کی آئی اور سلام کرکے کہا کہ رموز مخفیہ عنقریب
تمہین ظاہر ہونگی توریت و انجیل و زبور وصف اس مولود کی جو عنقریب پیدا ہونیوالا
[illegible] مطالعت کرو [illegible] بنی ہاشم خوش ہوئے اور ابو طالب

گھبر گئیے اور نظر لوٹ کے آمنہ پر پڑی قدم اوسکی رفتار سی باز رہے یعنی قریب جاسکے اور زبان
گویا گونگی ہوگئی گو کہ دلمین حسرت و ملال تھا مگر بظاہر اظہار خوشی کر کے بشارت مولود مسعود کے
دی جب باہر آئی تو یہہ تدبیر آمنہ کی ہلاک کرنیکی کی کہ ایک عورت قبیلۂ خراج سی کہ نام اوسکا
تکنہ تھا اور تمام زنان بنی ہاشم کے وہ مشاطہ تھی موافقت پیدا کرکے شب و روز اوسکے پاس
رہا کرتی تھی تا آنکہ ایک رات کو تکنہ سوتی تھی جب بیدار ہوئی دیکھا کہ ایک شخص زرقا کی سرہانے
بیٹھا کچھ باتین کر رہا ہی اونمین ایک بات یہہ تھی کہ کاہنہ طرف مکہ کی آئی ہے بہت جلد پشیمان
ہوگی اپنی ارادہ سی زرقانی جب یہہ بات سنی چونک پڑی اور کہا تو یار وفادار میرا تھا اتنی مدت
کیون میرے پاس نہ آیا اوسنے کہا ایک امر عظیم مجھپر نازل ہوا اس باعث سی میری آنی مین
تاخیر ہوئی وہ یہہ ہی کہ مین آسمان پر جاتا تھا اور سخنان فرشتگان کو سنتا تھا اندنون مین
آسمان تک نہین جانی پاتا ہون ایک منادی کو سنا ہی مہینے وہ بابین آسمان یہہ ندا کرتا ہے
کہ حق تعالی نے وعدہ کیا ہی کہ ظاہر کری ایک شخص تو مرنے والی بتون کو اور رواج دینی راہ
عبادت خدا کو پس افواج ملائکہ نے مجھی بہ نشانہ تیر ہای شہاب دور کیا اور راہین آسمانون
کے مجھپر بند کین اب مین آیا ہون کہ یہہ حال تجھسے کہون زرقانی کہا در رہو تو میری پاس سے
کہ مین اس فکر مین ہون کہ کوشش کرون قتل اوس فرزند مین کہ جو اب بزمانہ قریب پیدا ہونیوالا
ہے اوسنے کہا کہ جو شرط خیر خواہی تھی وہ مینے تجھسے بیان کی یہہ مین بالیقین جانتا ہون کہ کوشش
تیری بیفائدہ ہے بجز وبال دنیا و آخرت کی کچھہ تجھے حاصل نہوگا خدا مدد اپنی پیغمبر کے کریگا اسطرحکے
اوسنے بہت سی باتین کین اور غائب ہوگیا یہہ باتین تکنہ سنتی تھی جب صبح ہوئی زرقا کی پاس آئی
اور کہا مین تجھی غمگین پاتی ہون کیا سبب ہے اوسنی کہا کہ آمنہ سی ایک فرزند پیدا ہوگا وہ قلع
اصنام کریگا اور ساحرون و کاہنون کو پشیمان کریگا پس صبر کرنا آتش سوزان پر آسان ہے
صبر کرنی سی اوپر مذلت و خواری دشمنان کے اگر کوئی مدد میری ہلاک آمنہ پر ایسے تو جو مجھسے
طلب کری وہ مین اوسی دون اور ایک کیسۂ زر سامنی اوسکے رکھدیا جب تکنہ نے کیسۂ زر دیکھا
فریفتہ اوسکے ہوگئی اور کہا مین مشاطہ زنان ہاشمی کی ہون شاید کچھہ اس امر عظیم کی تدبیر مجھسے ہوجائے
زرقا نے ایک خنجر زہر آلود اوسے دیا اور کہا کہ جب تو مشاطگی آمنہ مین مصروف ہونا اوسوقت

کام مین مشغول کرد کہ وہ مجھسے غافل ہو جاوین اوسوقت مین تیرے کام مین مشغول ہون زرقا نے
کہا بہتر پس اوسنے دوسری دن کہا بابکو اکثر سب اعیان و اشراف مکہ طلب کیا اور شراب بہت رکہیہ
اپنے مین حاضر کی جب یہ سب مشغول اکل و شرب کی ہوئی اوسوقت تکنہ خنجر بکف متوجہ خانہ آمنہ
کے ہوئی اور تماشا کی اونکی کرنے لگی اوسی حالت مین خنجر مسموم باہر نکالا کہ آمنہ کو ہلاک کرے پس
باعجاز محمد وہ علت گرفتہ ہوگئی اور پردہ اوسکے آنکہونکی آگے پڑگیا اور کسینے ہاتہ اوسکے ہاتہ پر مارا
کہ خنجر اوسکے ہاتہ سی گر پڑا اور نالہ و اخبرنا بیساختہ تکنہ کے زبان سی بلند ہوا جب آمنہ نے یہہ آواز سنی
پیچھے پہر کر دیکھا خنجر برہنہ مشاہدہ کر کے چلائین عورتین ہر طرف سی آکر جمع ہوگئین تکنہ کو پکڑ لیا کہنی لگین
ای ملعونہ تو آمنہ کو کس جرم پر قتل کیا چاہتی تہی اوسنے کہا کہ مجہی قتل اوسکا بیشک منظور تہا لیکن شکر
خدا کا کہ اس بلا کو خدا نے اونسے دور کیا پس آمنہ نے شکر خدا کیا اور جب سب عورتون نی سبب
اسکا تکنہ سی باصرار پوچہا اوسنی کیفیت زرقا کی مفصل بیان کی اور کہا کہ جلد اوسکو پکڑ لو قبل اسکے
کہ تمہاری ہاتہ سی نکل جائی پس یہہ کہکے تکنہ مر گئی جب یہہ خبر مشتہر ہوئی سب بنی ہاشم زرقا کی تلاش
کو گئی اور تفحص کیا مگر چونکہ یہہ خبر وہ پیشتر سی پاکر مفرور ہو گئی تہی نہ ملی اور ہمیشہ حضرت آمنہ آوازین
اور بشارتین درمیان ہوا و زمین و آسمان سی سنتی تہین اور عبد اللہ کو مطلع کرتی تہین وہ حکم اوسکی
پوشیدگی کا کرتے تہی اور حضرت آمنہ مین مطلق آثار حمل کے ظاہر نہوتی تہی جب ساتوان مہینا حمل کا
ہوا حضرت عبد اللہ بضرورت خرید سامان ولیمہ و عقیقہ روانہ مدینہ ہوئی اور وہان پہونچکی برحمت ایزدی
واصل ہوئی جب خبر مکہ مین آئی سب اہل مکہ اونکی مصیبت مین گریان اور محزون ہوئی فصل
تیسری بیچ بیان ولادت حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الغرض جب نوان
مہینا حضرت آمنہ کو تمام ہوا تو ایک روز حضرت آمنہ داخل حجرہ ہوئین بقصد اسکے کہ انتقال شوہر مین
گریہ و بکا کرین اور در حجرہ کو بند کر کی مشغول گریہ و زاری ہوئین کہ ناگاہ آپ کو درد زہ عارض ہوا چاہا
کہ در حجرہ کہولکر اپنی ماں کو بلا کی اپنا معین کرین ہر چند کوشش کے مگر دروازہ نہ کہلا پس بیٹہ گئین
اور بسبب تنہائی کے وحشت عظیم اون پر طاری ہوئی ناگاہ دیکہا کہ چہت حجرہ کی شق ہوئی اور چار
حوریان جنت نازل ہوئین کہ حجرہ اونکی نور سے روشن ہوا اور خدمت حضرت آمنہ مین عرض کیے
کہ آپ کچہ خوف نکرین ہم واسطے خدمتگذاری کی منجانب خدا مامور ہوکی آئین ہین پس اون حوریون نے

کے پیشانی نورانی اپنی زمین پر رکھی سجدہ میں ہیں اور انگشت شہادت کو بلند کیے ہوئی لا الہ الا اللہ
فرماتی ہیں وُلِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ لِاثْنَیْ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً مَضَیْنَ مِنْ شَہْرِ
رَبِیْعِ الْاَوَّلِ فِیْ عَامِ الْفِیْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مَعَ الزَّوَالِ محمد بن یعقوب کلینی نے کتاب
کافی میں تحریر فرمایا ہے کہ جب گذریں بارہ راتیں شہر ربیع الاول سے تب جناب رسالت مآب صلعم جمعہ
وقت زوال پیدا ہوئے وَرُوِیَ اَیْضاً عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ یُبْعَثَ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً
اور ایک روایت میں ہی کہ نزدیک طلوع فجر چالیس برس پیشتر بعثت سے سطح زمین کو اپنی نور سے منور کیا
دوسری روایت ملا محمد باقر علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ ولادت باسعادت آپکی شب جمعہ
نزدیک طلوع صبح سترہویں ماہ ربیع الاول کو واقع ہوئی اوسوقت تک سات ہزار نو سو برس چار مہینے سات
دن وفات حضرت آدم سے گذری تہی جب حضرت آمنہ نے جمال مبارک اون حضرت کا دیکھا تو حضرت طاہر و مطہر
سرمہ کشیدہ تہی اور نور مبارک اسطرح روشن تہا کہ آمنہ نے ہر منظر رفیع اور ہر قصر منیع کو بیچ حرم اور اطراف حرم
کے تہی دیکھے اور ایک برق ایسی روشن ہوئی کہ اوس سے خانہای مومنین روشن ہوئی اور خانہای اہل شقاوت
تیرہ و تاریک ہو گئی اور بت مشرق و مغرب عالم کے گر پڑی پس حوران نے جناب رسالت مآب کو ایک جامہ
بہشت میں لپیٹا اور خود سوئی بہشت چلی گئیں اور ملائکہ کو بشارت ولادت اوس جناب کی دی اوس وقت
جبرئیل ع و میکائیل ع بحکم رب جلیل آسمان سے بصورت جوان حسین داخل حجرہ طیبہ حضرت آمنہ ہوئی اور
جبرئیل ع کے ہاتھہ میں ایک طشت طلا اور میکائیل کے ہاتھہ میں آفتابہ عقیق بہشت تہا اور جبرئیل حضرت
رسول خدا صلعم کو ہاتھوں پر لیئے تہی اور میکائیل پانی ڈالتے تہے یہانتک کہ حضرت صلعم کو غسل دے چکی پس جبرئیل
نے کہا ای آمنہ ہمنے انکو بوجہ نجاست غسل نہیں دیا ہے کہ یہ خود طاہر اور پاک پیدا ہوئی ہیں
بلکہ واسطے زیادتی صفائی اور نور کے غسل دیا ہے پس آپ کو عطر ہائے بہشت سے معطر کیا
وقایع امور عجیبہ کہ وقت ولادت باسعادت آنحضرت صلعم واقع ہوئی اور ذکر شمائل با فضائل
و معجزات بدن آن حضرت ابن بابویہ وغیرہ نی روایت کی ہے کہ شب ولادت باسعادت
حضرت کے ایوان کسری جنبش میں آیا اور چودہ کنگرہ اوس سے گرے اور دریاچہ ساوہ خشک ہو گیا
اور آتش فارس کہ جسکی وہ پرستش کرتے تہی خاموش ہو گئی جناب اخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے
حق الیقین میں معجزات وقت ولادت قرین سعادت میں ذکر کیا کہ خاصہ و عامہ نی بطرق معتبرہ

سحر ساحران ضعیف ہوا اور جو بت جہان تہا ہو نہ کے بل گر پڑا اور طاق کسری کو بادشاہ عجم نے نہایت
استحکام سی بنا کیا تہا کہ ابتک باقی ہے وہ لرزان ہو کر چودہ کنگری اوسکے گرے اور درمیان اوسکے
شکست ہوئی اور تا زمین دو ٹکری ہو گئی کہ ابتک سوائی اوسکے اور کہین شکستہ نہین ہے اور جو
قصر کہ دجلہ پر بنا گیا تہا خراب ہو گیا اور پانی اوسمین جاری ہوا اور دریاچہ ساوہ جو پرستش گاہ
اونکا تہا خشک ہوا اب بجای اوسکے نمکزار ہے کہ نزدیک کاشان کے ہی اور آتشکدۂ فارس
کہ ہزار سال سے اوسکو پرستش کرتے تہی اوس شب بجہگیا اور رود خانہ سماوہ مین کہ برسون سے
خشک تہا پانی جاری ہوا اور ایک نور طرف حجاز سے ساطع ہو کر تمام [illegible] منتشر ہو گیا اور تخت
ہر بادشاہ کا سرنگون ہوا اور سب بادشاہ اوس روز گونگی تہے کہ بات نہین کر سکتے تہی اور ملائکہ مقربان
اور ارواح اصفیای پیغمبران ہنگام ولادت حاضر السعادت حاضر ہوئے اور رضوان خازن بہشت
بہی مع حوریان آیا اور ابریقین و طشتہای طلائی و نقرئی حاضر کیے اور حضرت آمنہ کو شربتہای بہشت
لاکر پلایا اور آنحضرت کو بعد ولادت آب بہشت سے غسل دیا اور عطرہای فردوس سی معطر کیا
اور مہر نبوت آپکی پشت پر کی کہ نقش اوسکا ہو گیا اور سب آسمانون کے فرشتے آپ کی خدمت مین
حاضر ہوئی اور سلام کہا اور ساعت ولادت مین چار رکن کعبہ معظمہ کے زمین سے جدا ہوئی اور
طرف حجرۂ مقدسہ کی سجدہ مین گرے اور ملا معین نے معارج النبوۃ مین ذکر کیا ہے کہ صفیہ بنت
عبد المطلب کہتی ہین کہ شب ولادت آنحضرت مین مین بجای قابلہ تہی ایک نور وقت ولادت
اوس جناب کی ایسا ظاہر ہوا کہ نور چراغ پر غالب ہو گیا اور اوس شب مین چہ علامتین مینے
مشاہدہ کین ایک اونمین سے یہ کہ جب پیدا ہوئی آپ اوسیوقت سجدہ کیا دوسری یہ کہ جب
سجدے سے سر اوٹہایا بزبان فصیح لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ کہا اور تیسرے یہ کہ تمام گہر
آپکی نور سے روشن ہو گیا چوتہی یہ کہ جب مینے ارادہ اونکی غسل دینے کا کیا ایک ہاتف نی آواز دی
کہ ای صفیہ اپنے تئین تکلیف نہ دی کہ ہمنے اوسکو غسل دیکی بہیجا پانچوین یہ کہ آپ ختنہ کردہ اور ناف
بریدہ تہی چہٹی یہ کہ آپ کی پشت پر مہر نبوت تہی کہ اوسمین یہ لکہا دیکہا مینے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ارباب اشارت نی چند لطیفے اسمین مذکور کیے ہین
لطیفۂ اول یہ ہے کہ جب بعد ولادت آپ سجدہ مین گئے تو آہستہ آپنی کچہہ فرمایا صفیہ کہتی ہین کہ مین کان

يا ايها الناس ہر گاہ حضرت نے اوسوقت ہمکو فراموش نکیا تو امید اور رہنا چاہیے کہ وقت شفاعت بھی
تمہیں فراموش نہیں کرینگے لطیفہ دویم یہ ہے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ
جواب آپنے اوسوقت فرمایا تو یہ کلمہ شہادت آپکا گواہی حضرت عیسے سے ہی کہ اونہوں نے گہوارہ مین اپنی ماں کی
پاکدامنی پر گواہی دی تہی زیادہ ہی اسواسطے کہ گواہی پاکی حق تعالی پر لوث شرک سے زیادہ ہی گواہی سے
پاکی مادر سے لطیفہ سوم یہ کہ نور آنحضرت کا اوس شب نور چراغ پر غالب آیا اگر نور معرفت ہمارا اوپر
جہنم کے زیادہ آوے تو کیا عجب لطیفہ چہارم یہ کہ آنحضرت مشغول باب جنت دنیا مین آئے ہین اگر امت
بہی آپکے دنیا سے مشغول [illegible]ت کرم خدا دنیا سے باہر جاوین کچہ عجب نہین بمفاد آیہ کریمہ لَا تَقْنَطُوا
مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ لطیفہ پنجم یہ ہے کہ حضرت مختون و مسرور آئے اگر امت آنحضرت کی دنیا سے مسرور و مغفور جاوین
تو کچہ عجب نہین لطیفہ ششم یہ ہے کہ آنحضرت کی درمیان دونون شانون کی مہر نبوت تہی کہ اوسپر
کلمہ توحید منقوش تہا ہر چند کفار و مشرکین قریش جہودان نے کوشش کے اور چاہا کہ اوسکو کہید وکر
سے اپنی محو کرین مگر کچہ نکرسکے اسیطرح بہ حق تعالی اونکی امت کی دلون کو خاتم معرفت مینے سے مختوم
کیا ہے کہ اُولٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْاِيْمَانَ اگر شیطان بہی اوسکے محو کرنے پر کرم الہی سے
دسترس نپاوی تو کیا عجب روضة الواعظین مین روایت کی ہے کہ وقت ولادت حضرت شیطان نے
اپنے اولاد کو جمع کرکے کہا کہ اول شب سے احوال آسمان کا متغیر پاتا ہون شاید کہ کوئی حادثہ عظیم واقع ہوا
کہ جب سے حضرت عیسے علیہ السلام آسمان پر گئے مثل اوسکے واقع نہین ہوا تو جاؤ اور دریافت کرکی اسکی خبر لاؤ
پس وہ سب جاکی لوٹ آئی اور کہا کہ ہمکو کچہ نہین معلوم ہوا اوس ملعون نے کہا کہ یہ کام مجہی سے ہوگا آخر تمام
دنیا مین وہ پہرا جب وہ حرم کعبہ تک پہونچا اور اندر داخل ہونا چاہا چونکہ سب ملائکہ حرم کو احاطہ کیے تہی اوسکو
اندر جانی نہ دیا پس لوٹ آیا پس ایک گنجشک کی برابر چہوٹا ہو کر جانب کوہ حری سے اندر گیا حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے اوسے دیکہکر للکارا کہ دور ہو ای ملعون اوسنے کہا کہ مین ایک خبر پہونچاتا ہون کہ آجکے
رات زمین پر کیا امر عظیم واقع ہوا ہی جبرئیل نے کہا کہ محمد صلوات اللہ علیہ کہ بہترین پیغمبران آج پیدا ہوئی ہین
پوچہا کہ میرا اختیار اون پر ہوگا کہا کہ نہین پہر پوچہا کہ اونکی امت مین مجہے دسترس ہوگا اونہون نے
کہا کہ ہان اوسنے کہا کہ مین راضی ہوا اور حضرت صادق علیہ السلام سے بسند معتبر مروی ہی کہ ابلیس
لعین ساتوین آسمان تک جاتا تہا اور اخبار سماویہ وہان جاکی سنتا تہا جب سے حضرت عیسے علی نبینا
و علیہ السلام پیدا ہوئے [illegible]

سب آسمانون سے جانا اوس ملعون کا منقطع ہوا اور شیاطین تیر شہاب سے ابواب سماوات
سے نکالی گئی اور شمایل با فضایل آنحضرت صلعم کے ابو علی محمد ابن احمد ابن علی الفتال نے روضۃ الواعظین
مین حضرت امیر المومنین ع سے اسطرح پر روایت کی ہین کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا آپ نے فرمایا
کَانَ اَبیَضَ اللَّونِ مُشرَبٌ حُمرَۃ یعنی تہا رنگ مبارک آپکا سفید اور سرخی اوسمین غالب تہی اَدْعَجَ
العَینَینِ سَبطُ الشَّعرِ یعنی آنکہین سیاہ وموہاے سر راست تہے دَقِیقُ المَسرُبَۃِ یعنی سیاہی موہاے باریک کے
وسط سینہ سے ناف تک برابر تہے سَہلُ الخَدِّ یعنی رخسار آپکے ہموار تہے وفرہ تہے یعنی سر تا بجری کا لقضیب
بال آپکی سینہ وشکم کے مثل شاخ باریک درخت کے نمایان تہے لَم یَکُن فِی بَطنِہ وَلا فِی صَدرِہ شَعر
غَیرُہٗ سواے اوسکے آپ کے سینہ وشکم مین اور بال نتہی کَانَ شَثْنَ الکَفِّ وَالقَدَمِ کف دست
اور پیر آنحضرت کا گوشت سے پرتہے گوندہتہا اِذَا مَشٰی کَاَنَّمَا یَنحَطُّ فِی صَبَبٍ اِذَا مَشٰی کَاَنَّمَا یَتَقَلَّعُ
مِن صَخرٍ وقت راہ چلنے کی زمین پر پیر کہینچکے نہین ہاتھتے بلکہ زمین سے اسطرح پر قدم اوٹہاتے تہے کہ گویا پتہر پر
راہ چلتے ہین سنگ سے قدم جدا ہوتا ہے وَاِذَا التَفَتَ التَفَتَ جَمِیعًا اور جب کسی جانب متوجہ ہوتی
تہے تو تمام بدن سے اوسطرف پہر جاتے تہے لَم یَکُن بِالقَصِیرِ وَلَا بِالطَّوِیلِ میانہ قد تہے کَانَ عَرَقُہٗ
فِی وَجہِہٖ اللُّؤلُؤُ قطرات پسینے کے پیشانی انور پر مثل موتیون کے ظاہر ہوتے تہے رِیحُ عَرَقِہٖ اَطیَبُ
مِنَ المِسکِ الاَذفَرِ آپکے پسینے مین خوشبوے مشک اذفر آتی تہی موہنہ آپ کا مانند ماہ شب
چاردہ کے چمکتا تہا سر مبارک بڑا تہا بال سر کے نرمہ گوش تک رہتے تہے اور کشادہ پیشانی تہی
اور ابروہاے مقدس مثل کمان کے مقوس تہے اور پیشانی پر ایک رگ تہی کہ وقت غضب کے
پہول جاتے تہی اور ظاہر ہو جاتی تہی اور بینی مبارک کشیدہ اور باریک تہی اور درمیان اوسکے
تہوڑی برآمدگی تہی یعنے سوراخ بینی چہوٹا تہا اور نور اوس سے چمکتا تہا ریش شریف گہنی تہی
اور کچہ ہموار تہی دہان حلو البیان آپ کا بہت چہوٹا تہا اور دانت سفید وبراق ونازک اور
کشادہ تہی اور گردن حضرت کی ایسے مصفی اور سپید تہی اور نورانی تہی کہ نقرہ کی اور مصقل معلوم ہوتے
تہے اعضاے بدن سب معتدل اور قوی واندام خوشنما اور سینہ اور شکم برابر یکدیگر کے تہا
اور درمیان دونون شانونکی چوڑائی اور کشادگی تہی اور سرا استخوان ہای بند ہاے بدن حضرت
قوی وگندہ تہے اور یہ علامت شجاعت اور قوت ہے اور عرب مین ممدوح ہے اور بدن سفید
[illegible] تہے اور کف مبارک

بدن آنحضرت بر سبیل اختصار اول جو کوئی حضرت کو شب تاریک مین دیکھتا تھا ایک نور
آپ کے رخ انور سے مانند ماہ تاباں کے مشاہدہ کرتا تھا۔ نقل ہے کہ عائشہ کی سوئی گم ہو گئی تھی
رات کو جب حضرت گھر مین آئے نور روے مبارک سے وہ سوئی ملگئی دوم بوے خوش
آنحضرت کے ایسی تھی کہ جس راہ سے آپ گذر فرماتے تھے لوگ دریافت کرتے تھے کہ آپ اسطرف سے
تشریف لیگئے ہین اور آپ کے پسینے مین بوے عطر آتی تھی کہ اسکو جب جمع کرتے تھے تو بہترین
عطر ہوتا تھا اور داخل عطرہاے دیگر کرتے تھے تیسرے دہوپ مین یا راہ چلنے مین سایا آپکا نہین
ہوتا تھا چوتھے جس شخص کے ساتھ آپ راہ چلتے تھے ہر چند وہ بلند قامت ہوتا تھا مگر آپ کا
سر و گردن اوس سے بلند رہتے تھے پانچوین ہمیشہ دہوپ مین ابر آپ
کے سر پر سایہ افگن رہتا تھا اور آپ کے ہمراہ چلتا تھا چھٹے کوئی چڑیا یا جانور پرندہ
آپ کے سر کے اوپر سے پرواز نہین کرتا تھا اور کوئی جانور مانند مکھی یعنی مگس اور پشہ وغیرہ کے
آپ کے بدن پر نہین بیٹھتا تھا ساتوین پشت پر کی چیز آپ ایسے دیکھتے تھے جیسا سامنے کے
چیز کو دیکھتے تھے آٹھوین خواب و بیداری آپ کی یکسان تھی اور حالت نوم مین قواے
حضرت ادراک سے بیکار و معطل نہین ہو جاتے تھے اور سخن ملایکہ کو سنتے تھے اور اور لوگ
نہین سنتے تھے اور فرشتون کو دیکھتے تھے ماورا آپ کے اور کوئی نہین دیکھتا تھا اور حال دل
لوگون کا آپ کو معلوم ہو جاتا تھا نوین بوی بد ہرگز آپ کے مشام ہمام مین نہین پہونچتی تھی
دسوین آپ کے دہن مین یہ برکت تھی کہ جس کوئے مین ڈالتے تھے وہ پر آب ہو جاتا تھا۔
جس صاحب درد کے لگاتے تھے اوسکو شفا ہوتی تھی اور دست مبارک آپکا جس طعام کو مس
کرتا تھا اوسمین برکت بہم پہونچتی تھی اور طعام قلیل سے جماعت کثیر کو سیر کرتی تھی چنانچہ جابر
انصاری نے بہ برکت آپ کے دست حق پرست کے بزغالہ اور ایک صاع جو سے سات سے
آدمی کو سیر کیا گیارہوین آپ سب زبانین اور لغتین سمجھتے تھے اور بجمیع لغات آپ کلام
فرماتے تھے بارہوین پانی آپ کی انگلیون سے جاری ہوا کہ ایک جماعت کثیر سیراب ہو گئی
تیرہوین یہ کہ باشارہ انگشت شق القمر فرمایا چودہوین قوت مین کوئی آپ سے تاب
مقاومت نہین رکھتا تھا پندرہوین سب مخلوق کو رعایت حرمت آنحضرت تھی کہ

علیه واله وسلم کتاب حیات القلوب مین شاذان رحمة الله علیه سی منقول ہی کہ جب حضرت
چار مہینی کے تہی تو حضرت آمنہ آپ کی مان نی انتقال فرمایا حضرت عبد المطلب نی بہت سی زنان
طلب کین مگر آپ نی کسی کا دودہ نہین پیا تا آنکہ حلیمہ دختر عبد الله بن حرث زوجہ حارث بن
بن عبد العزی حاضر ہوئین اور یہ بہت مفلوک و پریشان تہین اوس سال مین قحط عظیم
تو خشک سالی سب سی تنگ ہو رہی تہی غرض حلیمہ نی آپ کو گود مین لیکی پستان چپ دینی لگین
آپ نی اوس طرف توجہ نکی اور طرف پستان راست کے کہ مدت سی خشک تہی اور کسی
لڑکی نی حلیمہ کے اوس سی بوجہ خشکی کے دودہ نہین پیا تہا رغبت فرمائی مگر اوس صاحب عصمت
نے جب باصرار تمام اوسی کی طرف میل فرمایا تو فوراً آپ کے برکت سی اوسمین دودہ
بافراط جاری ہوا حلیمہ متعجب ہو کر کہنی لگین کہ بخدا سوگند مینی بارہ لڑکون کو پستان چپ سی
دودہ پلایا اور اوسمین ایک قطرہ دودہ نہ تہا اب تیری برکت سی اسمین بہی دودہ پیدا
ہو گیا حضرت عبد المطلب بہت خوش ہوی اور حلیمہ سی درخواست ہین آمنہ کی گہر رہنی
کی کی اور متوقع انعام کثیر کا کیا مگر اونہون نی رہنا قبول نکیا مجبور رخصت کیا اور چار
ہزار درہم سفید اور دس جامہ فاخرہ اپنی کپڑونین سی اور چار کنیز رومی اور حلہہای یمنی اور
بخشی و تا بیرون کعبہ اونکی مشایعت کی جب حلیمہ داخل اپنی قبیلہ کے کہ موسوم بہ قبیلہ بنی سعد
تہا ہوئین سنہ آپ کا کہولا اوس سی ایک نور ساطع ہوا کہ زمین اور آسمان کو منور کر دیا سب
پیر و جوان چہار طرف سی دوڑی اور حلیمہ کو اس کرامت کی مبارکباد دی اور حضرت کی محبت
سب کی دلونمین جاگزین ہوی حلیمہ کہتی ہین کہ آپ کی بول و غایط سی بوی مشک و عنبر
آتی تہی کبہی محتاج دہونیکی نوبت نہ پہونچی جب فضلہ آپ کا جدا ہوتا تہا تو فوراً زمین اوسکو
نگل لیتی تہی جب دس مہینی کے آپ ہوی حلیمہ نی قصد عبد المطلب کی خدمت مین لیجانیکا
کیا مگر آپ اوس روز تک اپنی مکان خواب گاہ سی باہر نہ نکلی اور انکو جرات وہان کا
جانیکی نہ ہوی چار ساعت دن آیا تہا کہ آپ باہر نکلی تو اونہون نی دیکہا کہ سر مبارک آپ کا
دہویا ہوا اور بالونمین کنگہی کی ہوئی ہی اور جامہای سندس و استبرق پہنی ہوئی ہین یہ
دیکہکی متعجب ہوئین اور پوچہا کہ یہ جامہای فاخرہ کہونکر ملی اور زینت ہای متکاثرہ کہان سی

بچہ نہائی جب آپ کو عبد المطلب کے پاس لائین اور یہ حال بیان کیا تو آپ نے کہا یہ حال پایا اور گرا ں
جو کچہ ان سے دیکہا تو اوسکو پوشیدہ رکہنا اور ہزار درہم اور دس جامہ اور ایک کنیز رومی حلیمہ کو دیکے
رخصت کیا جب حضرت پندرہ مہینے کے ہوئے جو کوئی دیکہتا تہا یہ گمان کرتا تہا کہ آپ پانچ برس کے ہین
جب حلیمہ آپ کو اپنے گہر لیگئی تہین بائیس گوسفند انکے پاس تہین اور جبتک حضرت وہان رہے
اور اونکے پاس سے جدا ہوئے اتنی مدت مین ہزار گوسفند اور اونٹ بہم پہونچے تو یہ برکت حضرت کے ہے
جب حضرت کی عمر قریب دو برس کی ہوئی تو ایک شب پسران حلیمہ چراگاہ سے محزون پہرے اور کہا کہ
اے مادر آج ایک گرگ بزرگ دو گوسفند ہماری گلہ سے لیگیا حلیمہ نے کہا کہ خدا اسکا عوض دیگا
حضرت نے جب یہ سنا فرمایا غمناک نہو کہ گلہ کو گوسفند تمہارا گرگ سے بحکم خدا ہم پہیر وانیگے ضمرہ بڑے
بیٹے حلیمہ نے کہا عجب ہے تمسے اے بہائی کہ آج بہیڑیا بکریان لیگیا کلمہ تم کیونکر واپس کروگے حضرت
نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک آسان ہے جب صبح ہوئی ضمرہ آپ کو اپنے کاندہے پر بٹہا کے
اوس مقام پر لیگیا وہان پہونچ کے آپ زمین پر اوترے اور سجدہ مین جاکے یہ دعا کی کہ اے
خداوند پروردگار و سردار و مولا میرے تو جانتا ہے جو حق حلیمہ کا مجہپر ہے ایک بہیڑئے نے اوسکی بکریون
پر یہ تعدی کی ہے مین تجہسے سوال کرتا ہون کہ بہیڑئے کو حکم کر کہ اوسکی گوسفندونکو واپس لاوے
پس اوسیوقت بہیڑئے نے دونون بکریان حاضر کردین اور آپ کے قدمون پر گرا بحکم خدا
گویا ہوا اور کہنے لگا کہ یا حضرت میری خطا کو آپ معاف فرماوین مین نہ جانتا تہا کہ یہ بکریان آپکی
کی ہین مگر جسوقت مین لیگیا تہا ایک ہاتف نے ندا دی ہتی کہ اے گرگ خوف خدا سے ڈر اور
ان بکریون کو بحفاظت تمام رکہہ تا کہ بہترین پیغمبران کو واپس کرے تو اسی وجہ سے مینے آزار نہ
پہونچایا اور فوراً اسات ہی طلب کے حاضر کر دیا ضمرہ یہ دیکہکے بہت متعجب ہوا دوسری
روایت مین منقول ہے اہل مکہ مین دستور تہا بعد پیدا ہونے لڑکے کے سات
دن کے بعد دایہ کو وہ لڑکا دیتی ہتی جب آپ پیدا ہوئے بہت سی عورتین اس امید پر آئین
کہ آپ کی دایہ ہو کے شرف حاصل کرین مگر حضرت آمنہ نے ایک خواب دیکہا تہا کہ ایک
ہاتف کہتا تہا کہ حلیمہ کو مرضعہ مقرر کرو اس وجہ سے اور کسی کو قبول نکیا جب یہ آئین تب انکو
مامور کیا سبب انکے آنیکا یہ ہوا کہ حلیمہ کہتی ہین مین اسقدر مفلوک تہی کہ دو دو فاقے مجہے ہوتے
تہے پس ایک شب مین خواب و بیداری مین دیکہا کہ ایک آدمی آیا اور مجہ ایک پانی کی نہر مین

سیراب ہو چکی تب پہر مجہ تیری مکان پر لایا اور رہا کہ ... کو وہان بہی رو ... کی جمع ہو چکی اور ایک ہاتہ میرے سینہ پر مارا جب ہم نے صبح کو اپنے قبیلہ مین گئے سب متعجب ہوکر کہنے لگی یہ حسن و جمال تمکو کیونکر حاصل ہوا کہ ہمنے تم ایسی نہ تہی مینے احوال انہیں کو مخفی رکہا بعد دو روز کی آواز ایک ہاتف کی کانون مین تمام اہل قبیلہ کی آئی کہ ای زنان بنی سعد تمپر برکت نازل ہوا اور زحمت و کلفت دور ہو تمسی برکت رضاعت سی ایک مولود کے کہ مکہ مین پیدا ہوا ہے خوشحال اوسکا کہ اوسے دودہ پلا کر کامیاب ہوا یہ آواز سنکر سب عورتین مکہ کو دوڑین اور مین بسبب پریشانی خود اور مرجانی چارپایونکی اور نہ موجود ہونے باربرداری کی وہان جا نہین سب پر سبقت نکرسکی مگر حضرت آمنہ بوجہ اسکے کہ خواب مین میرا نام اونکو الہام ہو چکا تہا کسی کو منظور نکرتی تہین تا اینکہ جب مین حاضر ہوی مجہی مامور کیا پس مین حضرت کی پاس حجرہ مین گئی وہان ایک روشنی دیکہی مینی کہا کہ دنکو چراغ روشن کر دیا ہی حضرت آمنہ نی کہا کہ روز ولادت اس مولود مسعود نکی کیا خصوصیت اس حجرہ مین رات کو بہی حاجت چراغ نہین ہوتی تہی نور اس لڑکی کا زیادہ چراغ کی روشنی سی ساطع رہتا ہی یہ روشنی اوسکے نور کی ہی حلیمہ کہتی ہین کہ جب مین حضرت کو لیکر اپنے گہر چلی تو اثنار راہ مین چالیس آدمی نصرانی ملے ایک ونمین سنی اوصاف پیغمبر آخر الزمان کی بیان کرتے کہتا تہا کہ یہ وہی ہی اور لڑکے کی طرف اشارہ کیا ناگاہ شیطان نے آواز دی کہ جلد اسی قتل کرو قبل اسکے کہ تم پر مسلط ہو پس اونہون نی تلوارین میانسی لین اور میرے پاس آئے اوسوقت آپ نی سر آسمان کی جانب بلند کیا ناگاہ ایک آواز مہیب مینی سنی مانند رعد اور ایک آگ دیکہی کہ آسمان سی اوتری اور درمیان حضرت حائل ہو گئی اور اون سب کو جلا دیا بعد ازان جب مین اپنے قبیلہ اور گہر مین پہونچی تو ببرکت قدم حضرت جنگل اونکی قبیلہ کی سرسبز ہو گئے اور سب درخت پر میوہ ہوے اور قحط بارزانی مین بدل ہوا اور برکتین بہت ظاہر ہوئین جس بیمار کو آپ کی پاس لاتے تہے وہ فوراً صحت پاتا تہا اور ہر روز معجزات آپ سی ظاہر ہوتی تہی **فصل پانچوین بعض مناقب و خصائص حضرت** مین بسند معتبر ابن عباس رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ حضرت رسولخدا نی فرمایا کہ حق تعالے نی سب خلقت کو دو حصہ کیا یعنی اصحاب یمین اور اصحاب شمال اور مجہی حصہ مین نیکون کی کہ اصحاب یمین ہین رکہا بسند معتبر ابن عباس سے مروی ہے کہ چالیس مرد یہودی مدینہ مین آئے اور کہا

[illegible]

ہوں تا دروغ اوسکا ظاہر ہو جب حضرت کی خدمتمین آئی آپ نی فرمایا توریت کو درمیان اپنے
اور تمہارے حکم گردانتا ہوں مین یہودیوں نے اسے قبول کیا اور آپ سے سوال کیا کہ آدم کسی
بہتر ہین اسواسطی کہ حق تعالی نے اپنی قدرت سے اونکو پیدا کیا حضرت نی فرمایا کہ آدم پیغمبر اور
باپ میرے ہین مگر حق تعالی نے بہتر اونسے مجہی کیا ہی کہ ہر روز پانچ مرتبہ نماز پنجگانہ مین بندہ کہتی
ہین اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اور آدم کو رسول اللہ نہین کہتی ہین اور روز قیامت علم حمد میرے ہاتہ مین ہوگا نہ دست
آدم مین پہر یہودیون نے کہا کہ نوح علیہ السلام کو جناب باری کی کشتی پر سوار کیا کشتی نے
جودی پر قرار لیا حضرت نی فرمایا اوس سے زیادہ رتبہ مجہے کرامت فرمایا ہے کہ ایک نہر زیر
عرش جاری ہے اور اوسکے کنارے پر ہزار ہزار قصر ہین خشتین اوسکی چاندی سونی
کی ہین زمین اوسکی مشک سفید سے ہی اور وہ نہر کوثر ہے جو حق تعالے نی مجہی دی ہی چنانچہ
حق تعالے فرماتا ہی اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ یعنے بتحقیق عطا کیا ہمنی تجکو کوثر پس سب نی تصدیق کیا کہ
یہ سب توریت مین موجود ہی بعد ازان حضرت نی فرمایا کہ منجملہ کرامت ہای جناب باری کے
جو مجہپر ہین یہ ہے کہ شرع موسی مین شکار مچہلیونکا روز شنبہ منع تہا یہانتک کہ حق تعالے
نے بسبب اونکی نافرمانی کی اونکو بصورت میمون مسخ کیا اور میری شریعت مین حلال ہے
چنانچہ قرآن مین ہے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ یعنے حلال کیا گیا تمہارے واسطے
شکار دریا کا اور طعام اوسکا متاع ہے تمہارے واسطے اور جناب باری نی مجہپر درود بہیجا چنانچہ
کلام احمد مین ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا بدرستیکہ خدا و ملائکہ درود بہیجتی ہین پیغمبر پر اے گروہ مومنین
درود بہیجو اوسپر اور سلام بہیجو سلام بہیجنی کے یا تسلیم کرو اور تصدیق کرو اوسکے فرمان واجب
الاذعان کی تسلیم کرنی کے پس میری توصیف کی خدا نی بصفات رحمت و رافت کی چنانچہ مصحف مجید
مین ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ
یعنے بتحقیق آیا ہے طرف تمہارے رسول جنس و قبیلہ تمہارے سی دشوار ہے اوسپر
مشقت و ضرر تمہارا اور بہت حرص و اہتمام رکہتا ہی ایمان لانی پر تمہارے اور مہربان و رحیم ہے

واجب کرینگی ساتہ حرمت نبی کی پس جان لو اے یہودی کہ خدائی واجب کیا اپنی فرزش
وعفو کو واسطی اوس شخص کہ جو آواز بلند نکرے نزدیک تیرے چنانچہ کلام اللہ مین ہی اِنَّ
الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَہُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ
امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَہُمْ لِلتَّقْوٰی لَہُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ یعنے جو لوگ پست رکہتی ہین اپنی آواز کو
رسول خدا کے نزدیک وہی وہ لوگ ہین کہ امتحان کیا خدا نے اونکے دلونکو واسطی پرہیزگاری
کے اونہین کی واسطے ہے آمرزش عظیم اور اجر بزرگ پس خدا نے نزدیک کیا ہے
اطاعت کو ساتہ اطاعت اپنی کی چنانچہ کلام اللہ مین فرمایا ہی مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ
یعنے جو کہ اطاعت رسول کی کرے پس اوسنے بتحقیق خدا کی اطاعت کی غرض کہ تفصیل
معجزات حضرت کے جو ایام طفلی و شباب مین وقبل بعثت و بعد بعثت کے ظہور مین آئی
لاتعد ولاتحصی ہین بخوف تطویل کی نہین لکہی گئے اور یہ رسالہ گنجایش نہین رکہتا مگر
بمصداق مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ قصہ معراج کہ وہ بہی ایک آپ کی معجزات
باہرہ سی ہی بیان کیا جاتا ہی فصل چہٹی بیان حال معراج مین بسم اللہ الرحمن الرحیم
سبحان الذی پاک جانتا ہون سب عیوب و نقص سی پاک و بے عیب جانتا اوس
شخص کو کہ ازروے کرامت کے اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لیگیا اپنے بندہ کو یعنی محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم کو لیگیا ایک شب مین یعنے تہوڑی سے زمانہ مین مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی
مسجد حرام سے طرف مسجد اقصی کے تفسیر ملا فتح اللہ مین وارد ہے طرف مسجد
کے زودتر آیا مکہ سی اور مسجد اقصی سے مراد بیت المقدس ہے کہ اتنے بڑے کوئی
مسجد نہین ہے تفسیر صافی مین ہے مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اَیْ اِلَی مَلَکُوْتِ الْمَسْجِدِ
الْاَقْصٰی الَّذِیْ ہُوَ فِی السَّمَآءِ کَمَا یُسْتَفَادُ مِنَ الْاَخْبَارِ یعنے مسجد حرام سی طرف مسجد اقصی کے یعنے طرف
فرشتگان مسجد اقصی کہ وہ بیچ آسمان مین ہے جیسا کہ ظاہر ہوگا احادیث آئندہ
سے الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ وہ مسجد کہ برکت دی ہمنے اطراف اوسکے لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا
تاکہ دکہلاوین ہم اوسکو یعنی جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ کو آیات سی اپنے یعنے صنایع
وبدایع ومخلوق آسمانی اور قدرتین اپنی اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وتحقیق کہ وہی سننے والا دیکہنے والا ہی اے
اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ لِاَقْوَالِ عَبْدِہٖ الْبَصِیْرُ لِاَفْعَالِہٖ یعنے تحقیق کہ وہی سننے والا دیکہنے والا ہی یعنے بتحقیق کہ وہی خدا تعالی
سننے والا ہی اقوال کا اپنے بندون کی و دیکہنے والا ہی واسطی افعال و نکی یعنی خدا تعالی

سے تصدیق معراج وغیرہ مین اکثر علما کی نزدیک معراج مین جانا او نحضرت کا بارہوین سال
بعثت سے تہا بقول اشہر تاریخ ستائیسوین رجب کی ہی اور بنص قران و احادیث صحیح
کے معراج مین جانا حضرت کا ثابت ہی منکر اوسکا گمراہ و مبدع ہے باجماع امامیہ و
بقول جمہور علما عروج آپ کا جسم سے اور حالت بیداری مین تہا وَالعَیاشی عَنِ الصّادِق
عَلَیہِ السَّلامُ اَنَّہُ سُئِلَ عَنِ المَساجِدِ الَّتی لَہا الفَضلُ فَقالَ المَسجِدُ الحَرامُ وَ مَسجِدُ
الرَّسُولِ قیلَ وَ المَسجِدُ الاَقصیٰ فَقالَ ذاکَ
فِی السَّماءِ اِلَیہِ اُسرِیَ رَسُولُ اللّٰہِ عیاشی نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ آپ سے پوچھا گیا اون مساجد سے جو صاحب فضل و بزرگی ہین آپ نے فرمایا
کہ مسجد حرام اور مسجد رسول پہر راوی نے پوچھا کہ مسجد اقصی بہی مثل انکے صاحب فضل ہے
آپ نے فرمایا کہ یہ مسجد آسمان مین ہے کہ وہان تک جناب باری عز اسمہ اپنے
حبیب رسول کو لیگیا فَقیلَ اِنَّ النّاسَ یَقُولُونَ اِنَّہُ بَیتُ المُقَدَّسِ فَقالَ مَسجِدُ الکُوفَۃِ
پہر پوچھا گیا حضرت سے کہ لوگ کہتے ہین مسجد اقصی سے مراد بیت المقدس ہے آپ نے ارشاد
کیا کہ مسجد کوفہ اوس سے افضل ہے تو ان احادیث سے ثابت ہے کہ مسجد اقصی سے
مراد بیت المقدس نہین ہے بلکہ جو مسجد آسمان پر ہے وہ مراد اوس سے ہے وَالعَیاشی
عَنِ الباقِرِ عَلَیہِ السَّلامُ اَتیٰ جَبرَئیلُ رَسُولَ اللّٰہِ بِالبُراقِ اَصغَرَ مِنَ البَغلِ
اَکبَرَ مِنَ الحِمارِ مُضطَرِبَ الاُذُنَینِ عَینَیہِ فی حافِرِہٖ خُطاہُ مَدَّ بَصَرِہٖ اور عیاشی نے حضرت امام
باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت جبرئیل بحکم رب جلیل خدمت رسول مجید
مین براق لیکر حاضر ہوے کہ وہ براق خچر سے چہوٹا اور گدہے سے بڑا پریشان گوش
انکہین اوسکی اوسکی سمو مین تہین اور قدم اوسکے اسقدر بڑے تہے کہ جہانتک نگاہ کام
کرے وَزادَ فِی الکافی فَاِذَا انتَہیٰ اِلَی الجَبَلِ قَصُرَت یَداہُ وَطالَت رِجلاہُ فَاِذا
ہَبَطَ طالَت یَداہُ وَقَصُرَت رِجلاہُ اور اسقدر زیادہ کیا ہے کافی مین کہ جب وہ براق پہاڑ پر
جاتا تہا تو اگلی پاؤن چہوٹی ہو جاتی تہے اور پچہلی پاؤن دراز ہو جاتی تہی اور جب پہاڑ سے
نیچے اوترتا تہا تو اگلی پیر بڑہ جاتی تہی اور پچہلی چہوٹے ہو جاتی تہے اور اوسکی دو پیر تہے
پشت کے جانب وَفی تَفسیرِ العَیّاشی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰہَ تَعالیٰ سَخَّرَ لِیَ البُراقَ وَ

کتاب عیون اخبار الرضا علیه السلام مین جناب رسول خدا صلوات الله علیه

سے منقول ہے کہ خدا یتعالی نے براق کو میرا مطیع کیا اور وہ دابہ ہی دو آب بہشت سی نہ بہت
چھوٹا ہے نہ بہت بڑا پس بدرستیکہ اگر خدا اوسکو اذن دی تو ہر آینہ وہ جولان کری اور طی کر جاوی تمام دنیا و آخرت کو
ایک ہی روانگی مین قوله تعالی من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی یعنی لیگئی ہم محمد صلی الله علیه
و آله کو آسمان پر وقت شب مسجد حرام سی کہ وہ مسجد محیط ہی ساتھ خانہ کعبہ کی اور اکثر دنکی نزدیک خانہ
ام ہانی سی طرف مسجد اقصی کے مراد اوس سی بیت المقدس ہی کہ باور اوسکی اور مسجد نہین ہی یعنی
وجہ کہنی مسجد اقصی کی یہ ہے کہ وہ مسجد دورتر اہل مکہ سی ہے ایسی وہ مسجد ہی کہ برکت دی ہمنی اوس
زمین کو اور مراد اوس سے زمین شام ہی اور مراد برکت سی یہ ہی کہ وہ مسجد کہ جای نزول وحی
انبیا کی تھی اور اشجار کثیر اور نہر ہای بسیار اور فراوانی معیشت کی بہت وہان تھی ام ہانی سی
منقول ہے کہ شب معراج حضرت رسالت پناہ صلی الله علیه و آله میرے گھر مین تھی جب کہ نماز
عشا سے فارغ ہوئی مین نی بھی نماز عشا پڑھی اور سو رہے اور آنحضرت صلعم کو حالت نماز مین چھوڑا اور
خواب مجہپر اسقدر غالب ہوا کہ تا صبح مین بیدار نہ ہوی بلکہ صبح کو میری آنکھہ کہلی تب فرمایا حضرت
نے کہ اوٹھہ اے ام ہانی کہ تجھسی ایک حدیث بیان کرون مین ام ہانی کہتی ہین کہ اوٹھی مین اور نماز
صبح پڑھی حضرت صلعم نے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ شب کو جبرئیل نزدیک میرے آئے اور کہا کہ استادہ ہو اور غسل
کرو اور وضو تجدید بجالاؤ اوسیطرح سی بجا لایا مین ایک روایت مین ہے کہ حضرت جبرئیل آب کوثر
ساتھ آب زمزم کے مخلوط کر کے لائی مین نے اوسی سے غسل و وضو کیا بعد اوسکی گھر سی باہر آیا مین
ایک فرشتی کو دیکھا کہ عنان اسپ ہاتھ مین لی ہی اور وہ اسپ خر سی بڑا تھا اور خچر سی چھوٹا منہ اوسکا
مثل آدمی کی تھا اور آنکھین مثل زہرہ و مریخ روشن تھین اور دم اوسکی مانند دم خچر اور سُم و
مثل سُم گاو سینہ اوسکا یاقوت سرخ اور ایک زین بہشت کی چار جامو مین سی اوسپر رکھا تھا اور اوسکی
دو پر تھی مثل پر طاوس پس اوس گھوڑے کو میرے آگی لائی اور کہا سوار ہو وہ اسپ راضی نہوتا
تھا حضرت جبرئیل نے کہا کہ مالک کون و مکان تجھپر سوار ہوتا ہی محل تیری خوشی کا ہی نہ کہ تو ناراض ہے
اوس اسپ نے کہا کہ ایک شرط ہے کہ قیامت مین بھی جناب رسالتمآب مجھی پر سوار ہون غرض
عرض اوسکی قبول ہوئی بعد اسکی حضرت صلعم سوار ہوے اول قدم قدم چلا بعد اوسکی پرواز کے
جبرئیل دست راست کو تھی باین ہیئت بیت المقدس تک پہونچایا حق تعالی نے وحین جمیع

بعد اسکی جبرئیل نے مجکو مقدم کیا تا با مامت دو رکعت نماز بجا لایا مین بعد اسکے جبرئیل میرا ہاتھ
پکڑ کے نزدیک اوس سنگ کی آئی کہ زینہ معراج رکھا تھا اور وہ مخزن بیت المقدس ہے
یعنی سنگ گران اور پایہ اوس زینہ کا یاقوت سی تہا اور دوسرا پایہ زمرد سی ملک الموت جسوقت
قبض روح کرتا ہی اوس معراج سی نیچے آتا ہے اور جسوقت چشم میت وا رہتی ہے گویا نگران
اوس معراج کی طرف ہوتی ہے یعنے بجانب زینہ بعد اوسکی مجہے اوس زینہ سی تا بآسمان اول
لیگئے اوس جگہہ ایک مرغ کو دیکہا کہ پر اوسکے سبز تہے اور پر و بال سفید کہ اوس سی نیکو تر
سبزی اور سپیدی نہین دیکہی مینے اور پاون اوسکے ہفتم زمین پر ہین سر اوسکا زیر عرش
ہی جب شب تمامی کو پہونچتی ہے پکارتا ہی اور یہ تسبیح پڑہتا ہے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ
الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بعد اوسکے ایک فرشتہ کو دیکہا مینے کہ نصف جسم اوسکا آگ سی
تہا اور نصف دیگر برف سے نہ آتش برف کو پگہلاتی تہی نہ برف آتش کو سرد کرتی ہے
بعد اسکے ایک اور فرشتے کو دیکہا مینے کہ ایک تخت پر بیٹہا ہے اور آگے اوسکی ایک
لوح رکہی ہوئی ہے کہ بہیبت تمام اوسکو دیکہتا ہی جبرئیل نے کہا یہ ملک الموت ہے
جسوقت مجہی دیکہا رسم تحیت بجا لایا اور کہا اوسنے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ امت
تمہاری مین آثار خیر دیکہتا ہون مین مین نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَنَّانِ بِالنِّعَمِ وَالْإِحْسَانِ پوچہا
مینے یہ لوح کیا ہے جواب دیا کہ یہ لوح احوال ہے اور نام اون لوگونکا کہ روح اونکی قبض
کرتا ہون اور لوح مین ہی جناب رسالتمآب نے استفسار کیا کہ کسطرح سی سب اہل زمین
کی روح قبض کرتا ہے تو عرض کی اوسنی کہ دنیا بمنزلہ خوان کے ہی جہان سے جسکو چاہون ہاتہہ
بڑہا کے اوسے لیلون بعد اسکے آگے گیا مین ایک فرشتے کو دیکہا کہ یہ منظر جبرئیل نے
کہا کہ یہ مالک دوزخ ہی جسدن سی کہ حق تعالی نے اسکو پیدا کیا ہی ہرگز نہین ہنسا اور روز
بروز غصہ اسکا زیادہ ہوتا جاتا ہی مجہی دیکہکر تعظیم و تکریم کی مینے کہا کہ کسقدر مدت گذری کہ اسکی
تیز کرتا ہی تو اوسنے کہا کہ جسدن سے اسکو پیدا کیا اور تا بالقیامت جلایا کرونگا مین پیغمبر صلعم
کہتی ہین کہ بعض اہل دوزخ کو مجہے دیکہلایا ایک گوشہ دوزخ کو کہولا ایک آتش دیکہی
کہ نہایت تیرہ اور ایک دہوان وہان سی اوٹہا کہ آفاق اوس سی پر ہوگیا ایک ہول مجہ
لاحق ہوا نزدیک تہا کہ روح میری مفارقت کرے پس اوس جگہہ سی آگے گیا مین بہت سے

کہ ہزار سر رکھتا ہی ہر سر مین ہزار منہ ہین اور ہر منہ مین ہزار ہزار دہن ہین اور ہر دہن
مین ہزار ہزار زبان ہے اور ہر زبان مین ہزار ہزار لغت ہی کہ تسبیح خدا مین مشغول ہے
بسیاری ذکر اوسکی سی متعجب ہوا مین خطاب آیا کہ اگر بندہ مومن امت تیری سی بعد ہر فریضہ
کی اس تسبیح کو پڑھے ثواب اس تسبیح کا زیادہ ثواب فرشتہ مذکور سے ہی وہ تسبیح یہ ہے
سبحان الله كلما سبح الله شيء وكما يحب الله ان يسبح وكما هو اهله وكما ينبغي لكرم
وجهه وعز جلاله والحمد لله كلما حمد الله شيء وكما يحب الله ان يحمد وكما هو اهله
وكما ينبغي لكرم وجهه وعز جلاله ولا اله الا الله كلما هلل الله شيء وكما يحب
الله ان يهلل وكما هو اهله وكما ينبغي لكرم وجهه وعز جلاله والله اكبر كلما
كبر الله شيء وكما يحب الله ان يكبر وكما هو اهله وكما ينبغي لكرم وجهه وعز جلاله
بعد اوسکی پیغمبران دیگر سے ملاقات کی مین نی اور اسیطرح ایک آسمان سی دوسرے آسمان پر
جاتا تہا تا اینکہ سدرۃ المنتہی تک پہنچا مین اور نیز درخت کے چار چشمہ پانی و شہد و شیر و شراب
ظاہر سی دیکھی ہر گاہ شاخ و برگ اوس درخت کی دیکھی جانا کہ سدرۃ المنتہی ہے اور ایک
نور انوار الہی سی درخشندہ ہی کہ وصف اوسکا نہین کر سکتا ہون اور ہزار ہزار شاخ کی اوپر
ہزار ہزار فرشتے ہین ہر گاہ اوس جگہہ پہنچا مین جبرئیل ٹہر گئی اور عرض کی آپ آگی جائے
میرا مقام یہین تک ہے مین یہان سی تجاوز نہین کر سکتا کہ اگر بقدار سر انگشت آگی جاؤنگا مین
تو جل جاؤن پس جبرئیل نی فرشتہ حجاب الذہب کو سونپا اور خود بیرون حجاب ٹہرا
رہی اوس فرشتے نی بفرشتہ حجاب گوہر پہنچایا اسی طرح سی ایکہتر پردہ طی کئے مین نے
اور درمیان ہر حجاب کی پانصد سالہ راہ تہی اور ان سب پردون کو براق نی طی کیا بعد اوسکی
براق رفتار سی باز رہا اور اوس مقام مین ایسا نور تہا کہ چشم میری خیرہ ہونی لگی بعد اوسکی
رفرف پر سوار ہوا اوسنے تا بعرش پہنچایا مجہی ہر گاہ عرش کو دیکہا مینی جو چیز کہ قبل اسکی
دیکھی تہی سب میری چشم مین حقیر معلوم ہونی لگے پہر حق تعالی نی مجہی بمسند عرش پہنچایا اور
ہزار نوبت حضرت عزت سی خطاب آیا ادن منی یعنی نزدیک ہو مجہسی اور ہر نوبت اس
خطاب سی ترقی تازہ مجہی پہونچتی تہی تا قدم سر پر دنی فتدلی پر رکہا مین نی اور بخلوت قاب
قوسین او ادنی سی مشرف ہوا مین اور مشرف سی فاوحی الی عبدہ ما اوحی مشغول

سیر کی مین ایسی حلاوت ہمین ہوئی اور حق تعالی نے اخبار اولین اور اخرین سے آگاہ کیا مجہے
اور زبان میری کشادہ ہوئی تا ہیبت اور عظمت اوسکی سے کہا مینے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ
الطَّاہِرَاتُ حق تعالے نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہٗ
مین نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ بعد اوسکے کہا مین نے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِكَتِہٖ وَكُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ یعنے بار خدایا ایمان
لایا رسول ساتہ اوس چیز کے کہ نازل کیے گئے طرف اوسکے جانب رب سے اور مومنین سب
ایمان لائے ساتہ خدا کی اور فرشتونکی اور کتاب اوسکی کے اور پیغمبران کے خطاب آیا کہ مومنین
نے کیا کہا عرض کی مینے کہ کہا اونہون نے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا یعنے سنا ہمنے امر تیرے کو اور بجا لائے
ہم فرمان تیرا اوسوقت خطاب پہنچا کہ طلب کر اوس چیز کو کہ خواہش رکہتا ہو عرض کی مین نے
لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا یعنے نہ مواخذہ کر تو میرے تئین اگر سہو یا نسیان کرونمین فرمایا
خدا نے کہ آمرزیدہ کیا ہمنے تجہے اور تیرے امت کو خطا و نسیان سے بعد ازان کہا مینے
وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا بار خدایا بار نڈال تو اوپر میرے جسطرح سے کہ بار کیا تہا
اوپر اون لوگون کے کہ قبل ہماری تہی کہا خدا نے یہ کرامت واسطے تیرے اور واسطے
تیرے امت کی ہے پہر عرض کی مین نے کہ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِہٖ یعنے اے
پروردگار میرے اور وہ چیز مجہپر بار نکر کہ مجہے طاقت اوسکے اوٹہانے کی نہو جواب مین ارشاد
ہوا یہی سوال تیرا مقبول ہوا بعد اوسکے عرض کی وَاعْفُ عَنَّا مِنَ الْخَوْفِ وَاغْفِرْ لَنَا مِنَ الْقَذْفِ
وَارْحَمْنَا مِنَ الْمَسْخِ یعنے بے خوف سے نگاہ رکہہ اور بخش تو ہمکو تہمت زنا سے اور تمام بدگوئی سے اور
رحم کر مجہپر مسخ کرنے سے عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا تو خالق ہے ہمارا بس مدد کر ہماری قوم کافرین
پر بعد اوسکے عرض کی مینے کہ بار خدایا وہ انبیا کہ مجہسے سابق تہی کرامت ہاے کثیرہ اونکو دی
تو نے ابراہیم کو خلیل اپنا و موسی کو کلیم اپنا کیا اور ادریس کو مکان مرتفع دیا سلیمان کو ملک اور داود
کو زبور عطا کیے تو نے میرے واسطے کیا ہی فرمایا حق تعالی نے کہ تجہے حبیب اپنا کیا جسطرح سے
کہ ابراہیم کو خلیل کیا تجہسے مثل موسی کے کلام کیا اور تجہے فاتحہ الکتاب و خواتیم سورہ بقر دیا جسطرح
سے کہ داود کو زبور دیے اور بعد تیرے کسی پیغمبر کو مبعوث نہین کیا یعنی تجہے خاتم النبیین کیا اور
بر و بحر کو مسجد تیری قرار دی اور تیری امت کو غنیمت حلال کی مین نے اور تجہے نسبت ہیبت

تجھے دیا ہمنے اور ذکر تیرا بلند کیا ہمنے اور بجاے توریت کے قرانمین سی مثانی کو دیا اور وہ
چند سورہ ہین تو اوسمین سو سو آیات ہین اور بجاے زبور نصف باقی سورہ مفصل کو عطا کیا ہمنے بنا بر قول
بعض کے سورہ مفصل وہ سورہ ہین کہ جنکی ابتدا سورہ محمد سے ہے سورہ والضحی تک
اور تیرے سینہ کو کشادہ کیا ہمنے اور تیرے امت کو بہترین امت ہاے سلف قرار دیا پس
یہ بزرگیان واسطے تیرے ہین شکر اسکا بجالاو بعد اوسکی بہت سی امور مجھسے بیان کئی اور پانچ
چزین مجھے اور کرامت کین جوامع الکلم مجھے دیا جوامع الکلم سی مراد قران ہے اور غیاث اللغات مین لکھا ہے
کہ فی صفتہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتکلم بجوامع الکلم ای انہ کان کثیر المعانی قلیل الالفاظ اور علی کو جوامع العلم دی
مجکو نبی کیا علیؑ کو وصی مجھے کوثر دیا علی کو چشمہ سلسبیل مجھے وحی اور علیؑ کو الہام دیا اور جسوقت کہ
آسمان پر گیا مین سب دروازے کشادہ تھے اور سب پردے نظر کی آگے سے دور ہو گئے تھے تا انکہ
اوس حالت مین نظرے بجانب علیؑ کرتا تھا اور وہ بجانب میرے کتاب امالی مین شیخ طوسی
علیہ الرحمۃ سی نقل کی ہے کہ ابن عباس کہتی ہین کہ جناب نبوی فرماتی ہین کہ جسوقت
مین مقام قوسین کو پہنچا اول کلام حق تعالی نے جو مجھسے کیا تھا وہ یہ تھا کہ اے محمدؐ بائین طرف
اپنے دیکھہ کہ سب حجاب مرتفع ہین اور درہاے آسمان کشادہ ہین تو دیکھا مین نے
علی کو کہ سر برداشتہ میرے جانب دیکھہ رہے ہین حق تعالے نے مجھسے ارشاد کیا کہ اے محمد
مین نے علی کو وصی تیرا کیا اور وزیر و خلیفہ تیرا بعد تیرے پس تو اوسکو آگاہ کر اوسوقت مینے
علی کو ندا کی اور اس حکم کو اوس تک پہونچایا پس علیؑ نے اوسوقت کہا کہ یا رسول اللہ
مینے قبول امر الہی کا کیا اور فرمان برداری اوسکی کی مین نے حق تعالے نے ملائکہ سی خطاب
کیا کہ تم سب علیؑ کو سلام کرو اونہون نے سلام کیا علیؑ نے جواب سلام اونکا دیا اور سب
فرشتہ باہم یکدیگر مبارکباد دیتے تھے اور جناب رسالتمآب سے عرض کی کہ اے نبی بحق اوس
خدا کی کہ تجھے برسالت مبعوث کیا سب فرشتونکو سرور و خوشی نکی حاصل ہوئی بسبب اسبات کی
کہ ابن عم کو تمہارے خلیفہ تیرا کیا اور حاملان عرش سب جانب پائین دیکھتے تھے جبرئیل سے
پوچھا حضرت نے کیا سبب ہے کہ یہ سب زمین کی طرف دیکھتے ہین جبرئیل نے کہا کہ خدا
سے ان فرشتون نے اذن طلب کیا تھا کہ علیؑ کے طرف نظر کرین اسوجہ سی سب بار بار طرف
روے علی مین مشغول ہین کتاب تفسیر صافی مین جناب رسالتمآب صلی اللہ

یوں کہا کہ کیا گیا تمکو اے محمد فقال رسول اللہ قال ربی فرضت علی کل نبی کان
قبلک خمسین صلوۃ وفرضتہا علیک وعلی امتک پس کہا حضرت نے کہ ارشاد کیا جناب باری
نے کہ میں نے فرض کیا تہا ہر نبی پر قبل تمہارے پچاس وقت کی نماز کو پس وہی پچاس وقت
کی نماز کو اوپر تیرے اور امت تیری کو فرض کی میں نے فقال موسیٰ یا محمد ان امتک
آخر الامم واضعفہا وان ربک لا یرد علیک شیئا وان امتک لا تستطیع ان یقوم لہا
فارجع الی ربک واسئلہ التخفیف حضرت موسیٰ نے کہا کہ اے محمد تحقیق امت تمہاری آخر امتوں کی ہے
اور بہت ضعیف ہے اور نسے اور پروردگار تمہارا نہیں اعتراض کریگا اوپر تمہارے کچھ اور امت
تمہاری اوسکی متحمل نہو سکیگی پس آپ پہر جائی طرف پروردگار اپنی کی اور درخواست تخفیف
کیجئے فارجعت الی ربی حتی انتہیت الی سدرۃ المنتہی فخررت ساجدا پہر آیا طرف پروردگار اپنے کے
یہانتک کہ سدرۃ المنتہی میں پہونچکر سجدہ میں گیا میں ثم قلت فرضت علی وعلی امتی خمسین
صلوۃ ولا اطیق ذلک ولا امتی پس عرض کی میں نے کہ تو نے فرض کی مجہپر اور میری امت پر پچاس وقت کی
نماز حالانکہ میں اور میری امت طاقت اوسکی نہیں رکہتی ہے فخفف عنی عشرا پس
تخفیف کی جناب باری نے دس وقت کی نماز فارجعت الی موسیٰ فاخبرتہ فقال ارجع لا تطیق
پس وقت مراجعت کے حضرت موسیٰ سے یہہ حال کہا میں نے اونہوں نے کہا پہر
جائیے اسکی بہی طاقت آپ کو نہیں ہے فارجعت الی ربی فوضع عنی عشرا پس پہر گیا میں طرف
خدا اپنے کے پہر اوسنے دس وقت کی کم کی فارجعت الی موسیٰ فاخبرتہ پہر پلٹ کے میں نے
اونکو اس تخفیف سے مطلع کیا فقال ارجع وفی کل رجعۃ ارجع الیہ اخر ساجدا حتی رجع
الی عشر صلوۃ پس کہا اونہوں نے پہر جاکر اسمیں تخفیف کروائی پس پہر پلٹا میں تا آنکہ کئی
مرتبہ آیا وگیا اور ہر مرتبہ جاکے سجدہ میں درخواست تخفیف کی کرتا تہا یہانتک کہ جناب احدیت
سے کم ہوتی ہوتی دس وقت کی باقی رہی فارجعت الی موسیٰ واخبرتہ فقال لا تطیق پس پہر آکے
حضرت موسیٰ سے یہ حال بیان کیا میں نے اونہوں نے کہا یہ بہی دشوار ہے فارجعت الی ربی
فوضع عنی خمسا فارجعت الی موسیٰ فاخبرتہ پہر درگاہ جناب باری میں حاضر ہوکر درخواست تخفیف کی کی
اوسنے اپنی رحمت سے پانچ وقت کی اور کم کی پہر مراجعت کرکے موسیٰ کے پاس آیا اور
اسکی کیفیت خبر دی فقال لا تطیق اونہوں نے کہا کہ اسکی بہی طاقت تمہیں نہیں ہے

آئی ہے اپنے پروردگار سے اب مین درخواست تخفیف کی نہین کرونگا اسی
پر صبر کرتا ہون فنادى منادٍ كما صبرت عليها فهذه الخمس بخمسين كل صلوة بعشر
پس ایک منادی نے جانب خدا سے ندا کی کہ جیسے تو نے صبر کیا اسپر پس یہ
بعوض پانچ وقت نماز کے پچاس وقت کی نماز کا ثواب تمہین بخشا یعنی بعوض ایک وقت
کے نماز کے دس وقت کا ثواب دیا بحساب دہ چند کے ومن هم من امتك بحسنة
يعملها فعملها كتبت له عشرا وان
لم يعملها كتبت له واحدة اور جو شخص قصد کرے تمہاری امت سے ایک نیکی
بجالانے کا اگر اوس قصد کا وقوع بھی ہو جاے تو دہ چند اوسکا ثواب اوسکے نامہ اعمال
مین لکھونگا اگر وقوع مین نہ آوے فقط ارادہ ہی کیا ہووے تو ایک حصہ ثواب بعوض
اوس ارادہ کی لکھونگا ومن هم من امتك بسيئة فعملها كتبت عليه واحدة فان
لم يعملها لم اكتب عليه اور جو تمہاری امت سے ارادہ ایک برائی کا کرے اگر وقوع مین لاوے
تو ایک ہی لکھونگا اور اگر عامل نہو صرف ارادہ ہی کیا ہووے تو اوسپر کچہ نہ لکھا جائیگا فقال
الصادق عليه السلام جزى الله موسى عن هذه الامة خيرا حضرت صادق علیہ السلام
فرماتے ہین کہ خدا موسیٰ کو از جانب اس امت کے جزاے خیر دے فهذه تفسير قول
الله عز وجل سبحان الذي اسرى بعبده الى آخره پس یہ تفسیر ہے قول خداے بزرگ سبحان الذي
اسرى بعبده کے الی آخرہ غرض کہ ہر گاہ آسمان سے جناب نبوی زمین پر آئے
ارادہ کیا کہ قصہ معراج کو علی سے نقل کرون علی نے مجہپر سبقت کی اور سب احوال
مجہسے بیان کیا اس حیثیت سے کہ گویا ہمراہ میرے تہے بعد اوسکے ابن عباس نے کہا
اے رسول خدا لیے مجہے وصیت کیجے تا موجب دستگیری میری کا ہووے دنیا
و آخرت مین آپ نے فرمایا عليك بمودة علي بن ابيطالب یعنی لازم ہے تجہپر کہ دوستی علی
ابن ابیطالب کے اختیار کر بحق اوس خدا کے کہ مجہے مبعوث برسالت کیا ہے
آتش دوزخ غضبناک تر ہے دشمن علی پر اوس شخص سے کہ دعوی کرے کہ خدا
صاحب اولاد ہے وفي كشف الغمة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه سئل بأي لغة
خاطبك ربك ليلة المعراج بیچ کشف الغمہ مین جناب رسول خدا صلی
الله علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ سے

اختصاص جناب احدیت سے آپکو حاصل ہوا تو جناب باری نے ساتھہ کس لغت کے
آپ سے کلام کیا تھا فقال خاطبنی بلغۃ علی ابن ابیطالب آپ نے
فرمایا کہ جناب باری نے مجھسے علی کی زبان مین باتین کہین تھین فالھمت ان
قلت یا رب خاطبنی ام علی بموجب الہام جناب باری کے کہا مینے
پروردگارا تو مجھسے باتین کرتا ہے یا علی فقال یا احمد انا شیء لیس
کالاشیاء ولا اقاس بالناس ولا اوصف بالاشیاء پس کہا
خدا نے ای احمد نہین ہون مین مثل اور چیزون کے اور نہین قیاس کیا جاسکتا ہون
ساتھہ آدمیونکے اور نہ موصوف اور مماثل ہوسکتا ہون ساتھہ اشیاء کے
خلقتک من نوری وخلقت علیا من نورک پیدا کیا تمکو مینے
اپنے نور سے اور علی کو تمہارے نور سے پیدا کیا فاطلعت علی سرائر
قلبک فلم اجد الی قلبک احب من علی بن ابیطالب فخاطبتک
بلسانہ کی یطمئن قلبک پس مطلع ہوا مین اوپر مکنون خاطر تیری کے
ور نہ پایا مینے تمہارے قلب مین کوئی دوست زیادہ علی ابن ابیطالب سے پس
کلام کیا مینے ساتھہ زبان انکی کے یعنی چونکہ تمہارے دلمین علی سے زیادہ کسی کی محبت نہ تھی
اسوجہ سے مینے انکی زبان مین باتین کئین تاکہ مطمئن ہو قلب تمہارا اور
لطف حاصل ہوئے اور متوحش نہ ہو ابن عباس سے مروی ہے کہ شب معراج کی صبح کو

اور دوزخ پر مطلع ہوے ہو اس اثنا مین ابوجہل لعین آیا اور پہلوی حضرت مین
بیٹھا اور بطریق استہزا کے کہنی لگا کہ بیان کرو اوس چیز کو کہ تازہ خبر خدا سے تمہین پہونچی
ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے شب کو بیت المقدس
مین لیگیے کہا اوسنے کہ ایک شب مین بیت المقدس پہونچی تم حضرت نے فرمایا ہان
ابوجہل علیہ اللعن نے کہا جو کچہ کہا تمنے مجہسے اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی قوم
کہو حضرت نے آواز دی تا اینکہ لوگ جمع ہوے اور کہا اونہون نے کہ کیا کہتا ہی تو اے
محمد فرمایا کہ آگاہ ہو مجہے کل بیت المقدس کو لیگیے اور پہیر لاے یہ سب متعجب ہوے
ایک ایک کے ہاتہہ پر ہاتہہ مارتا تہا اور دوسرا صفیر بجاتا تہا اور بعضے بالکلیہ انکار کرتے
تہے ابوجہل لعین نے کہا کہ اے محمد اگر راست گو ہو تو نشانی اوسکی بیان کرو پیغمبر صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے شروع کیا بیان علامات را بیت المقدس مین اور قریب
تہا کہ بعضے علامات مجہپر مشتبہہ ہون کہ حق تعالی برابر اونکے شبیہ کے اوسکی لقہ
حضرت کو دکہای کہ تا اوسے دیکہکر علامات بیان کرین ہر گاہ سب علامات درست
بیان کیے لوگون نے کہا راست کہتا ہی تو بعد اوسکے خبر اوس کاروان کی کہ جانب
شام روانہ ہوا تہا پوچہا فرمایا کہ منزل روحا مین چہوڑا انہین مین نے اور ایک اشتر
کیا اور اوسکے طلب مین پہرتے تہے اور درمیان اونکے قدرے آب تہا مجکو تشنگی
لاحق ہوی اور اوس پانی کو اونسے طلب کیا اور پیا اوسکو اور بعد اوسکے فرمایا
کہ فلانے فلانی شتر پر سوار تہی اونٹ اونکا مجہسے ڈرا اور وہ شخص گر پڑا اور ہاتہہ اوسکا ٹوٹ
ہو گیا بعد اوسکے اون لوگون نے کہا کہ کاروان کسطرح تہا مطابق علم اپنے کی احوال
ہر ایک کاروانی کا بیان کیا اور کہا کہ پیش کاروان کچہ شتر ہین خاکستری رنگ
بوقت طلوع آفتاب پہونچین گے اور اوس کوہ کی عقب مین ہین بنا برا اسکے منتظر ہوے
ہی چنانچہ روز دیگر بوقت صبح ایک نے کہا کہ آفتاب طالع ہوا اور کاروان نہ آیا دوسرے
نے کہا بخدا یہ کاروان پہونچا اور شتر خاکستری رنگ آگے آگے ہے ہر گاہ وہ علامات
کہ حضرت نے فرمائی تہی مشاہدہ کی کہنے لگی کہ ہمنے مانند اسکی جادوگر نہین دیکہا چونکہ یہ لوگ

مرتبہ یہ کہدیتا تو تعجب اونکا زیادہ بڑہتا اور اسکی تکذیب مین مبالغہ بے حد کرتی اسیوجہ سی
سورہ بنی اسرائیل کے اول مین فرمایا اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی یعنی طرف مسجد اقصی کی لیگیا جب آیات
مذکور سے تجویز اونکی کی اور حق تعالی نے بیان حال معراج فرمایا اور فی الجملہ رفع شک اونکا
ہوتا گیا تب سورہ والنجم مین بعد چندی عروج آپ کا اوپر عرش کی بیان فرمایا چنانچہ اسی
سورہ مین ہی دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی یعنی قریب ہوا پس بسرعت ہوا پس تہا تفاوت بقدر
دو کمان کے یا کمتر اوس سے **فصل ساتوین بیان معنی امی** واضح ہو کہ حضرت
تمام خطوط و زبانین و لغتین جانتے تہی حق تعالی نے جو اون حضرت کو امی فرمایا معنی اوسکے
مختلف ہین بعضون کا قول ہے کہ امت سے منسوب ہے بعضی کہتی ہین یہ لفظ ام سے
نسبت رکہتی ہے یعنے بحسب ظاہر جسطرح کہ متولد ہوی تہی کسی سے خط نہین سیکہا تہا اور بعضی
احادیث سے ثابت ہے کہ یہ لفظ ام القری مکہ سے منسوب ہے یعنی آپ اہل مکہ سے
تہے اور ایک نام مکہ کا ام تہا چنانچہ جناب باری فرماتا ہی لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا
تاکہ خوف دلائے تو اہل مکہ کو اور جو گرد اوسکے ہین اور اسمین شک نہین ہے
کہ حضرت رسالت پناہ نے قبل از بعثت کسی سے سواد خط نہین سیکہا تہا چنانچہ کلام
اللہ مین ہے وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتَابٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ
معنی اسکے یہ ہین اور نہ تہا تو اے محمد کہ تلاوت کرتا قبل از نزول اوسی قران کی کسی
اور کتاب سے اور نہ لکہتا تہا تو اوسکو ساتھ دست راست اپنی کی اگر لکہتا اور پڑہتا
تو اوسوقت مین شک کرتے اہل بطلان قولہ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ یعنی اس ہنگام مین اہل
بطل شک مین پڑتی اسواسطے کہ وہ کہتے کہ ہرگاہ محمد خوانندہ و نویسندہ ہے پس قران
کو کتب سابقہ سی انتخاب کرتا ہی اور ہمیں تلاوت کرتا ہی اختلاف ہی اس امر مین کہ آیا بعد بعثت
کے آپ لکہہ پڑہ سکتے تہی یا نہین مگر صحیح یہ ہے کہ آپ لکہنی پڑہنی پر قادر تہی مگر از روے
وحی الہی کی تمام اشیا کو جانتے تہی اور بقدرت الہیہ امور پر قادر تہی کہ اور لوگ اوس سے
عاجز تہے مگر مصلحتاً خود نہین پڑہتے تہے اکثر اوقات اور لوگون سی نامہ پڑہوا لیتے تہے
اور نوشت و خواند کسی بشر سے نہین سیکہے تہی چنانچہ حدیث صحیح مین حضرت صادق علیہ السلام

ہے اونہین حضرت سے منقول ہے جناب باری فرماتا ہے هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ

یعنی خدا نے بہیجا درمیان امیون کی ایک رسول وانہین مین سے او نہین حضرت نے فرمایا کہ

یہ لوگ خط جانتے تہے لیکن چونکہ کوئی کتاب خدا درمیان اونکے اوسوقت تک نہ تہی اور

کوئی پیغمبر اوس زمانہ تک مبعوث نہین ہوا تہا اسوجہ سے ان لوگون کو امی کہتے تہے

اور چونکہ حضرت بہی آدمی قوم سے تہے باین سبب آپ بہی امی مشہور ہوئی فصل آٹہوین

بیان حال اسلام وایمان وبعض فضائل والدین جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ واٰلہ

وحضرت ابوطالب بموجب روایت فریقین کی ہی اور تحقیق مین اس امر کے کہ جناب ختمی مرتبت

کی وقت وفات اپنی والد ماجد کے عمر شریف کیا تہی یا آپ شکم مادر مین تہے جب والدین

نے انتقال کیا تہا علماے اہل سنت نے دربارہ اسلام وجنتی ہونے والدین آنحضرت وحضرت

ابوطالب کے اختلاف کیا ہے مگر قول اصح ومفتی بموجب روایات فریقین مسلم ومومن

وناجی ہوتا ہی چنانچہ اکثر روایات صاحب مواہب لدنیہ وفخر الدین رازی سے اسپر دلال ہین بیان

اونکا کیا جاتا ہے قَالَ صَاحِبُ الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّيَّةِ فِي الْمُجَلَّدِ الْأَوَّلِ چنانچہ جلد اول مین کتاب مواہب لدنیہ کی وارد ہوا ہے

قَدْ رُوِيَ أَنَّ آمِنَةَ آمَنَتْ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَعْدَ مَوْتِهَا روایت مین وارد ہوا ہی کہ حضرت آمنہ

ایمان برسالت جناب رسولخدا الامین بعد موت اپنے لائی وَرَوَى الطَّبَرِيُّ بِسَنَدِهِ عَنْ عَائِشَةَ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَزَلَ الْحَجُونَ كَئِيبًا حَزِينًا فَأَقَامَ بِهِ

مَا شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعَ مَسْرُورًا طبری نے روایت کی ہی بسند

اپنے عائشہ سے کہ تحقیق جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ واٰلہ حجون کے طرف شکستہ دل

ومحزون ومغموم تشریف لیگئی اور ایک عرصہ تک وہان پر اقامت فرمائی بعد ازان خندان

وفرحان مراجعت فرمائی قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَأَحْيَا لِي أُمِّي فَآمَنَتْ بِي ثُمَّ رَدَّهَا یعنی بعد معاودت از مقام

حجون حضرت نے عائشہ سے فرمایا کہ مین اپنے پروردگار عزوجل سے دعا کی پس اوسنے زندہ کیا میری مان کو بخاطر میری

پس ایمان لائین وہ ساتہ میری بعد اوسکی پہیر دیا خدا نے برزخ کی اونکو اوسی حالت پر اور ابوحفص ابن شاہین نے اسی

روایت کو عائشہ سے روایت کیا ہی وَكَذَا رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ أَيْضًا إِحْيَاءُ أَبَوَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آمَنَا بِهِ اور اسی طرح بحدیث عائشہ سے روایت کی گئی

ہے کہ زندہ کیا خدا نے والدین آنحضرت کو تا اونکا ایمان لاوین برسالت ... وَ[illegible] بَعْضُ الْعُلَمَاءِ ...

ابویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناجیان ولیسا فی النار متمسکا بھذا الحدیث وغیرہ

اور تحقیق یقین کیا ہے بعض علمای نے اس بارہ مین کہ والدین جناب رسالتمآب

کی ناجی ہیں یعنی بہشتی ہین اور دوزخی نہین ہین اور یہ قول علما کا مستند اوسی

حدیث جدید احادیث سی ہے اور بعض نے اسمین معترض ہوکر یہ کہا ہے کہ من مات کافرا

لم ینفعہ الایمان بعد الرجعۃ یعنی جو کافر مرے اوسکو ایمان نفع مین نبخشیگا بعد رجعت یعنی

زندگی دوبارہ کے اور قرطبی ابن رحمہ نے تذکرہ مین ہے اوسکا جواب دیا ہے کہ ایمان

آپکے اور فضائل و مناقب ہین از انجملہ یہ بھی ہے ولیس احیاءھما وایمانھما ممتنعا لا عقلا ولا شرعا

اور زندہ ہونا اور ایمان لانا والدین حضرت کا از روے عقل و شرع کے ممتنع نہین ہے کان

عیسی علیہ السلام یحیی الموتی وکذلک نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احیی اللہ علی یدیہ جماعۃ من الموتی پس تحقیق عیسی علیہ السلام

مردہ کو زندہ کرتے تھے اور اسیطرح جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احیا اموات

فرماتے تھے کہ جناب احدیت نے ایک جماعت اموات کو آپکے دست مبارک سے

زندہ فرمایا واذا ثبت ھذا فما یمتنع ایمانھما بعد احیائھما ویکون ذلک زیادۃ فی کرامتہ وفضیلتہ اور جب یہ ثابت ہوا کہ آپکو

قوت مردہ زندہ کرنیکی تھی پس ممتنع نہوگا ایمان لانا اونکا بعد زندہ ہونیکے اور حالانکہ یہ امر

باعث زیادتی کرامت اور فضیلت حضرت کا ہے ثم قال قولہ من مات کافرا الی آخر کلام

مردود بما روی فی الخبر ان اللہ تعالی رد الشمس علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد مغیبھا

قرطبی ابن وہبہ کہتے ہین کہ یہ قول اوسی معترض مذکور کا ومن مات کافرا الخ رد کیا گیا ہے اس حدیث

سے کہ جناب باری عز اسمہ نے رد آفتاب کیا جناب رسول خدا کے واسطے بعد اوسکے

غروب کے ذکرہ الطحاوی وقال انہ حدیث ثابت فلو لم یکن رجوع الشمس نافعا وانہ لا یتجدد الوقت لما

ردھا علیہ اور حدیث کو طحاوی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث ثابت ہے پس اگر رد شمس نافع نہوتا اور

تجدید وقت کے اوس سے نہوتے تو جناب باری جلشانہ رد آفتاب نکرتا فکذلک یکون

احیاء ابوی النبی نافعا لایمانھما وتصدیقھما بالنبی پس اسی طرح سے زندہ ہونا والدین جناب رسالتمآب

نافع اونکے ایمان اور تصدیق برسالت پیغمبر خدا کا ہوگا قال الشیخ التوربشتی حدیث رد الشمس علیہ

صلی اللہ علیہ وآلہ لیصلی علی العصر التی فاتتہ بلغنا وبھا تھم مین کہ حدیث رد شمس برای جناب

لاشتغالہ بنوم النبی فی حجرہ فی ایام خیبر صحیح ولا نظر لھم من طعن فیہ

رسول خدا اسواسطے کہ حضرت علی نماز عصر کو بوجہ اسکے کہ جناب رسول خدا جناب امیر کی زانو

بہر نیت ادا ایزہ لین صحیح ہے اور طعن طاعن کی اسمین جگہ اور گنجایش نہین ہی وقد تمسّک
القائل بنجاة ابوي المصطفى بانهما ماتا في الفترة ولا تعذيب قبلها اور بتحقیق قائلین نجات والدین آنحضرت یہ بہی
استنباط لاتے ہین کہ آپ کے والدین نے قبل بعثت انتقال کیا اور نہین عذاب ہے زمان
جاہلیت مین کروہ قبل بعثت تہا اور یہ آیہ اوسکی تائید مین لاتے ہین وما كنا معذبين
حتى نبعث رسولا یعنے نتہے ہم عذاب کرنے والے تا اینکہ مبعوث کرین ہم رسول کو
وقد اطبقت ائمة الاشاعرة من اهل الكلام والاصول والشافعية من الفقهاء على ان من مات ولم تبلغه الدعوة يموت ناجيا اور تحقیق اتفاق کیا ہے
ائمہ اشاعرہ نے اہل کلام و اصول سے اور فقہا و شافعیہ نے اس امر پر کہ
جو کافر مرے اور اوسکو دعوت اسلام نہونی ہو یعنے زمانہ دعوت اسلام و بعثت پیغمبر
اوسکو نصیب نہوا ہو اور وہ قبل مبعوث ہونے پیغمبر کے مر چکا ہو تو ناجی مرے گا یعنی بہشتی
ہوگا وقال الامام فخر الدين الرازي في كتابه اسرار التنزيل مما نصه اور کہا امام فخر الدین رازی نے اپنی کتاب
اسرار التنزیل مین قيل ان آزر لم يكن والد ابراهيم بل كان عمه واحتجوا عليه بوجوه یعنے آزر والد حضرت ابراہیم
کے نہ تہے بلکہ چچا اونکے تہے اور بوجوہ اسکو ثابت کیا ہے منها ان آباء الانبياء ما كانوا
كفارا ويدل عليه وجوه اونمین سے ایک یہ ہی کہ بتحقیق آبا انبیا کے کافر نتہی چند وجوہ سے منها
قوله تعالى الذي يراك حين تقوم وتقلبك
في الساجدين قيل معناه انه كان ينتقل نوره من ساجد الى ساجد اوسکے معنے یہ ہین کہ بتحقیق نور حضرت کا منتقل ہوتا تہا
ایک ساجد سے طرف دوسرے ساجد کے یعنے آپ کی آبا نے کہ جنہین آپکا نور منتقل ہوتا
رہا اونہون نے سواے خدا کے دوسرے کو سجدہ نہین کیا فهذه دلالة ان جميع آباء محمد صلعم ما كانوا مشركين
پس اسمین دلالت اس بات پر ہے کہ سب آبا جناب محمد مصطفی کے مشرک نتہی یعنی کوئی شخص
آپ کی ابا و اجداد مین سے مشرک نتہا بلکہ موحد تہی قوله عليه السلام لم ازل انقل من اصلاب
الطاهرين الى ارحام الطاهرات آنحضرت خود فرماتے ہین کہ ہمیشہ مین منتقل ہوتا رہا اصلاب پاکیزہ
سے طرف ارحام پاکیزہ کے وقال الله تعالى انما المشركون نجس فيجب ان لا يكون احد من اجداده مشركا
اور ارشاد فرمایا جناب باری عز اسمہ نے کہ نہین ہین مشرکین مگر نجس پس ضرور ہوا یہ کہ نہ
کوئی اجداد آنحضرت سے مشرک اور فخر رازی نے بعد نقل اس مضمون کی روایت کی ہے
کہ مشرک نجس ہین پس اگر آبا اور اجداد اون حضرت کے مشرک ہوتی تو موصوف
ساتہ طہارت کے نہین ہو سکتے تہے اسلام و مقبولیت حضرت ابو طالب پر اکثر روایت

کہ اپنے ساتھ لائے تھے اور وہ طفل مثل آفتاب کی تاریکی ابر مین درخشان تھا درگاہ جناب احدیت مین سائل باران ہوئے اور اپنی اونگلی سے اشارہ کیا اوسوقت آسمان پر نشان ابر نتھا پس ہر طرف سے ابر مجتمع ہوا اور بکثرت بارش ہوئی اور حضرت ابوطالب نے اپنی قصیدہ مین ذکر کیا ہی کہ کفار جانتے ہین کہ محمد صلعم کو مجبس لین اور خدا اس امر سے غافل نہین ہی اور مین ندونگا جب تک بہت سے مقتول نہون اور سر جدا نہون اور صاحب مواہب ابن التنین سے ناقل ہی کہ اوسنے لکھا کہ قصیدہ ابوطالب سے اونکا اسلام اور اقرار نبوت بخوبی ثابت ہی اور محمد ابن یعقوب کلینی نے جو اصول کافی مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی وہ صریحاً اس پر دال ہی کہ مثل ابوطالب کے مثل اصحاب کہف کو ہے اسرّوا الایمان و اظہروا الشرک فاٰتاھم اللہ اجرھم مرتین یعنی مخفی کیا اونہون نے اپنے ایمان کو اور ظاہر کیا اونہون نی شرک کو پس کرامت فرمایا خدائے تعالی نے بسبب اوسکے اجر دو چند اور فاضل کاشانی نے صافی مین کہا ہی کہ سبب اخفای ایمان اور اظہار شرک یہہ تھا کہ اس پردہ مین نصرت نبی پر قادر ہون اسی طرح پر دیگر روایات سے مستفاد ہوتا ہے اور مواہب مین حافظ ابوالفضل نے ابن حجر سے نقل کی ہے اور اوسنے ابن اسحاق سے کہ اوسنے کہا کہ ابوطالب کا یہ اشعار کہنا اور نبوت جناب رسالتمآب کا پہچاننا اخبار کثیرہ مین وارد ہوا ہے فتمسّک بھا السبعۃ فی انہ کان مسلما اور حافظ مذکور نے لکھا ہے کہ علی ابن حمزہ بصری نے ایک جزو مین اشعار ابوطالب کو جمع کیا اور گمان کیا کہ وہ مسلمان تھے اور حالت اسلام مین وفات پائی اور قطع نظر ان روایات و اشعار کے کہ آپ کی ایمان پر دال ہین احوال کفالت و تربیت اور خصائل حضرت ابوطالب کا دربارہ حراست اور حفاظت حمایت حضرت رسالتمآب صلعم مین آپکے ایمان لانے پر دلیل واضح ہی چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت ابوطالب نے وفات پائی حضرت جبرئیل نی نازل ہوکر از جانب رب جلیل رسول بعدیل سے بعد تحفہ سلام کے کہا کہ مکہ سے باہر جاو طرف کوہ حجون کے اسواسطی کہ ناصر و کفیل تمہارا مکہ مین باقی نہین رہا اور یہہ بھی اون حضرت سے روایت کی ہے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور حضرت سے کہا یا محمد ان اللہ یقرئک السلام و یقول انی قد حرمت النار علی صلب انزلک و بطن حملک و حجر کفلک یعنی اے محمد صلوات اللہ علیہ تحقیق جناب احدیت بعد تحفہ سلام کے

اور نور اوس شکم کی کہ جسمین جلوہ گر رہے تم ایام حمل مین اور اوس گود کی کہ جسنے کفالت

اور حفاظت اور تربیت کی ہی تمہاری فالصلب صلب ابیہ عبد اللہ والبطن الذی حملک فآمنۃ بنت وھب والحجر الذی کفلک فحجر ابی طالب وفاطمۃ بنت اسد

پس صلب صلب عبد اللہ ہی اور جو بطن کہ آپ کے بار حمل کا متحمل ہوا وہ

آمنہ بنت وہب ہین اور جس گودنے کہ کفالت اور پرورش اور حفاظت کی ہے تمہارے

وہ گود ابی طالب ہی اور خواب عبد المطلب کا قبل ولادت ابو طالب اور تعبیر اوسکے شعور ابوطالب

کے کفیل رسولخدا اور مومن ہونے پر ہی اور صاف آپکی مکرمت و بزرگی و ایمان پر دلالت

کرتی ہے کہ غیر مومن کو یہ کرامت کب حاصل ہو سکتی ہے شرح اوسکی یہ ہے کہ ابن بابویہ

علیہ الرحمۃ ناقل ہین کہ ایک شب عبد المطلب نے خواب عجیب و غریب دیکھکر لرزان و خائف

اوٹھے راہ مین ایک کاہن نے جو یہ کیفیت آپ کی دیکھی سبب خوف و لرزان ہونے کا پوچھا عبد المطلب

نے بیان کیا کہ آجکی شب مینے خواب دیکھا ہے کہ ایک درخت میرے پشت سے اوگا اور اتنا بلند

ہوا کہ سر اوسکا آسمان تک پہونچا اور شاخین اوسکی مشرق و مغرب تک اور ایک نور

اوس درخت سے کہ ہفتاد حصہ برابر نور آفتاب کے تہا ساطع ہوا اور عرب اور عجم کو دیکھا

کہ اوس درخت کو سجدہ کرتے ہین اور ہمیشہ نور و عظمت اوسکا تزاید مین تہا اور ایک گروہ

قریشیون کا اوس درخت کے کہودنے کا قصد کرتے تہے اس ارادہ سے جب نزدیک اوسکی

جاتے ہین تو ایک جوان از ہمہ نیکوتر و پاک جامہ تر اونسے مزاحم ہوتا تہا اور انکی پشت کو توڑتا

تہا اور آنکہین نکال لیتا تہا یعنی اونکو نابینا کرتا تہا جب اوس کاہن نے یہ خواب سنا رنگ

متغیر ہوا اور یہ کہا کہ تمہارے صلب سے ایک فرزند پیدا ہوگا وہ مالک مشرق و مغرب کا اور

پیغمبر ہوگا پس عبد المطلب ابو طالب سے کہتے تہے کہ کوشش کرو تم کہ وہ جوان جسکو یاری

اوسکی تم ہو پس ابو طالب ہمیشہ بعد نبوت آنحضرت کے اس خواب کو ذکر کیا کرتے تہے اور

کہتے تہے واللہ وہ درخت ابو القاسم تہے مولف کہتا ہے کہ وہ درخت تو آنحضرت تہے

اور اوس جوان سے ظاہر امراد ابو طالب ہین کسواسطے کہ قریشیون نے ہر چند چاہا کہ جناب رسولخدا

کو آزار پہونچادین اور ہلاک کرین مگر ابو طالب کی وجہ سے کچہ کر نہ سکتے تہے اور آپ محفوظ رہتے تہے

کہ ہر وقت آپ اونکی مددگار و کفیل رہتے تہے بلکہ بروایت مشہور ولادت آپ کی شعب ابو طالب

مین واقع ہوے اور مولانا محمد باقر مجلسی رح فرماتے ہین کہ ظاہر اوہ جوان تعبیر اوسکی امیر المومنین

ہون اور اکثر جو یہ بیان کرتے ہین کہ جناب رسولخدا جب معراج کو تشریف لیگئے تہے

مولف کتاب ہے کہ یہ امر سراسر خلاف ہے بایں وجہ کہ بہشت و دوزخ میں اوسکے مستحقین کا
جانا بعد قیام قیامت وحساب وکتاب کے ہی نہ قبل قیامت پس ابھی قیامت قائم نہیں
ہوی و والدین حضرت کے العیاذ باللہ کیونکر داخل دوزخ اور معذب ہوسکے اور یہ بات
احادیث سے بھی ثابت ہے طریقہ امامیہ سی روایات کثیرہ اس پر دلالت کرتی ہین کہ آبا و اجداد
آنحضرت کے موحد و مومن تھے چنانچہ ابن بابویہ علیہ الرحمۃ اصبغ ابن نباتہ سے راوی ہین
کہ وہ کہتی ہین کہ سنا مینے جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے سنا ہی کہ آپ
فرماتی تھے کہ میرے باپ اور دادا اور ہاشم اور عبد مناف نے کسی وقت مین بت کو
سجدہ نہین کیا فان الحق واضح کالعیان واہل البیت ابصر بما فی البیت و ہم اثبتوا لہ الاسلام والایمان
پس بتحقیق حق واضح ہی ظاہر بظاہر غیر پوشیدہ اور صاحب خانہ و مالک خانہ واقف زیادہ
ہوتا ہی اوس چیز سی جو گہر مین ہوتی ہے اور اہل بیت اطہار علیہ السلام نی ثابت کیا ہے
اونکا اسلام اور ایمان وقد قال ابن الاثیر فی کتابہ جامع الاصول واہل البیت یزعمون ان ابا طالب مات مسلما
پس بتحقیق ابن اثیر نے کہ علماے اہل سنت سی ہے اپنی کتاب جامع الاصول مین روایت کی
ہی کہ اہل بیت گمان کرتی ہین یہ کہ تحقیق کہ ابا طالب نے وفات فرمائی حالت اسلام مین اور
کتاب بشارت المصطفی مین منقول ہی کہ ایک روز حضرت علی ابن ابیطالب امیر المومنین علیہ السلام
صحن رحبہ مین مجمع اصحاب مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے کہ وہ معاندین سی تہا حضرت سے کہا
کہ تعجب ہے کہ آپ کا یہ مرتبہ ہو اور والد آپکی آتش دوزخ مین معذب ہون آپ نے فرمایا کہ قسم ہے
خدا کی جسنے محمد کو برسالت مبعوث کیا ہے کہ مرتبہ میرے باپ کا پیش خداوند کریم یہ ہی کہ اگر
وہ شفاعت گنہگارون کی کرے تو حق سبحانہ تعالی شفاعت اونکی قبول فرماوے پس وہ
کیونکر دوزخ مین جاسکتے ہین حالانکہ مین قسیم نار و جنت ہون اور قسم بخدا کہ نور ابی طالب کا
روز قیامت کو سب نورون کو سواے نور پنجتن اہلبیت علیہم السلام کی مخفی کریگا یریدون
لیطفؤا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون حدیقہ سلطانیہ مین مروی ہی کہ حضرت
صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ پیغمبر خدا احمد طفلگی مین ماں باپ کی طرف سی یتیم کیون ہوے
آپ نی فرمایا اسوجہ سی کہ آپ کے اوپر حق بشری نہو ابوجہان فی اہل سنت سی بھی روایت

[illegible]
یہ امر نسبت بجناب نبوی صلوات اللہ علیہ کے خلاف شان تہا اسواسطے جناب باری عز اسمہ نے
یہ امر گوارا نکیا کہ اسطرح کا حق انحضرت کی اوپر ہو کیف ما کان حضرت کی والدین کے وقت انتقال مین اختلاف
ہے عبد الحق دہلوی نے محمد اسحاق سے روایت کی ہی کہ انحضرت شکم مادر مین تہی کہ عبد اللہ نے
وفات پائی اور صاحب مواہب نے کہا ہی کہ دو مہینے اونکی حمل کے گذری تہی اور اسی قول کو
راجح اور مشہور جانا ہے اور لکہا ہے کہ بعض کہتے ہین کہ مہد مین ہشت ماہہ تہی اور بعضے
کہتی ہین کہ ہفت ماہہ تہی اور بعضے دو ماہہ اور اس روایت کو عبد الحق دہلوی نے قوی جانا ہے
اور اخوند مجلسی رح نے حیات القلوب مین ذکر فرمایا ہے کہ جب عبد اللہ نے وفات کی اوسوقت دو مہینے
کا سن انحضرت کا تہا اور بروایتے ہفت ماہہ اور بروایتی قبل ولادت مدینہ مین وفات فرمائی
اور حضرت آمنہ نے جب رحلت فرمائی اوسوقت آپ کی عمر چار سال کی تہی اور بروایتی دو سال
اور چار مہینے کی اور بموجب اوس روایت کی حیات القلوب مین بمقام رضاع انحضرت منقول ہی
عمر شریف انحضرت سے اوسوقت تک چار مہینے گذرے تہی اور وہ انسب ہی ساتہ سن رضاع
کے لیکن روایات دیگر بظاہر بارضاع حلیمہ موافق نہین ہین مگر یہ کہ ارضاع قبل وفات آمنہ
کے بطور ترتیب دیگر واقع ہوا ہو

فصل نوین بیان فضائل زیارت انحضرت و نماز زیارت و زیارت مع تفصیل ایام مخصوصہ کہ جسمین زیارت انحضرت کے پڑہنا چاہیے

ازانجا کہ ثواب زیارت جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ والہ و دیگر ائمہ ہدی خارج از حد احصا ہے
کہ یہ مختصر گنجایش اوسکی نہین رکہتا ہی لہذا ایک روایت مختصر بنابر ترغیب مومنین لکہی جاتی ہی تحفۃ الزائر
مین بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ بدرستیکہ نازل ہوتی ہین
آسمان سی ہر شام ستر ہزار فرشتہ کہ طواف کرتی ہین خانہ کعبہ کا اوس شب اور جب صبح طالع ہوتی ہی جاتی
ہین طرف قبر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ کی پس سلام کرتی ہین انحضرت پر پہر جاتی ہین طرف قبر
حضرت امیر المومنین بعد اوسکی قبر امام حسن اور پہر قبر جناب امام حسین کی طرف اور سلام کرتی ہین

قبل غروب آفتاب آسمان پر لوٹ جاتے ہین پس ہر مومن کو چاہیے کہ اس ثواب عظیم سے
محروم نرہے اگر نزدیک سے ممکن نہو تو دور سے اسطرح پر زیارت کریے کہ اول نماز زیارت
پڑہے کے روضہ انور کے طرف مونہہ کرکے جو زیارت کہ لکہی جاتی ہے پڑہے
تو ثواب زیارت اوسکو حاصل ہوگا اور مومنین کو لازم ہے کہ روز ولادت آن حضرت
کو عید سمجہین اور خوشی کرین اور اعمال اس روز کے بجا لاوین کہ منجملہ اوسکے زیارت آنحضرت
ہے اور طریقہ نماز زیارت کا یہ ہے کہ ملا محمد باقر علیہ الرحمۃ نے کتاب تحفۃ الزائرین مین ذکر کیا ہے
کہ نماز زیارت مین سنت ہے کہ رکعت اول مین بعد حمد کے سورہ یٰسین اور رکعت دوم مین سورہ
الرحمن اور بعضون نے رکعت اول مین سورہ الرحمن اور رکعت دوم مین یٰسین مذکور کیا ہے اور بعض
احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ نماز زیارت لا اقل دو رکعت ہین اور چار رکعت اور چہ رکعت اور آٹہہ
رکعت بہتر ہین اور بعضے روایات سے مفہوم ہوتا ہے کہ نماز زیارت مخصوص واسطے معصوم
کے ہے مولف کہتا ہے کہ کتاب مذکور مین تصریح سورہ یٰسین و سورہ رحمن کی مرقوم ہے
مگر یہ کہ اگر سورہ نہ آتا ہو یا نہ ممکن ہو پڑہنا تو اور سورہ مختصر بجای اونکے پڑہ سکتا ہے یا اگر زبانی
یاد نہون تو کلام اللہ دیکہہ کر پڑہ سکتا ہے کہ یہ مضمون بہی اکثر روایات سے مستفاد ہوتا ہے
اور بعد فراغ نماز یہ زیارت پڑہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خِیَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْنَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ
اَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ
فِیْ سَبِیْلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهٗ حَتّٰی اَتَاكَ الْیَقِیْنُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اور بعد ذکر ولادت اور فضائل آنحضرت اگر اس زیارت کو بدون نماز بہی بجا لادے تو ثواب
پاوے گا اور یہ زیارت مختصرہ اسواسطے لکہی گی کہ پڑہنے والے کو گران نگذرے اور بوجہ طول کے

اور زیارت جناب رسالتماب کا سوے یوم مبعث کے اور دیگر الاعیاد اور ایام مخصوصہ ہین جو آنحضرت سے تعلق

رکہتی ہین بجا لانا مناسب و مستحب ہے تصریح اوسکی یہ ہے

۱۷ ہفدہم ماہ ربیع الاول روز ولادت آنحضرت	۲۸ بست وہشتم صفر روز وفات آنحضرت	۲۷ بست وہفتم رجب روز بعثت آنحضرت	۱۷ ہفدہم ماہ رمضان روز جنگ بدر	بستم ماہ رمضان روز فتح مکہ
۱۷ ہفدہم شوال روز جنگ احد	۲۴ بست وچہارم ماہ رجب روز فتح خیبر	۲۴ بست وچہارم ذی الحجہ روز مباہلہ وبعضی بست وپنجم گفتہ اند	شب اول ربیع الاول روز ہجرت از مکہ بمدینہ	۱۲ دوازدہم ربیع الاول روز دخول مدینہ
۱۵ پانزدہم رجب تاریخ کو شعب ابوطالب سے باہر آئے	۱۹ نوزدہم جمادی الثانیہ شب حاملہ ہونے حضرت آمنہ کے	۲۷ بست وہفتم ماہ رمضان معراج ہے اور بعضون نے ۹ ذی الحجہ کہی ہے اور بعضون نے سترہوین ربیع الاول کہی ہے	۱۰ دہم ربیع الاول روز عقد حضرت خدیجہ	

تمت تمام شد تاریخ ۱۱ ماہ مئی [illegible]ء بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج مین چھپا

فہرست کتب موجودہ مطبع حسینی اثنا عشری متعلقہ عابد علی رضوی کہ برائے فروخت موجود است

تنبیہ الاطفال ۳/	مظاہر الحق ۱۲/	مجموعہ مسائل حلت وحرمت ۵/	مثنوی زبدۃ التقوی ۴/	مجموعہ ہفت بند کاشی مجلد ۴/			
تحفۃ الدعوات ۵/	ترجمہ برکۃ الصلوات ۳/	بعد محمد مہدی ۲/	رسالہ رجب ۶/	الفیہ محشی شہید اول ۲/			
تحفۃ العارفین ۱/	سرور المومنین ۳/	مصائب جلد اول زیر طبع ۴/	عابد دوم للعہ/	روائح القرآن ۵/	حدیقۃ المتقین قلمی عمار/		
روضۃ الاحکام کتاب العقل والتوحید ہر چہار حصہ اردو ۱/	ارشاد التقلید ۱/	مرشد المومنین ۳/	مختصر النافع ۲/	خلاصۃ [illegible] ۱/	لعن [illegible] ۱/	تکلیب المکاید ۱/	
[illegible] ۴/	ذکر جمیل ۳/	آخر پارہ [illegible] ناعہ/	تحفۃ المومنین [illegible] ربایت دین	ارشاد [illegible] ۳/	رحیق مختوم ۲/	داد [illegible] ۱/	مولود [illegible] ۱/
زبدۃ التقوی ۴/	منتخب الاعمال ۴/	بین [illegible] للعہ/	رسالہ [illegible] ۶/	اصول خمسہ ۵/	رسالہ [illegible] ۱/	رسالہ اذانیہ ۱/	مثنوی تحفۃ [illegible] ۳/

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	دربیان	بیان ذکر	۷	۱۳	ہی	ہیں	ایضاً	۲۱	طاعتک	اطاعتک
ایضاً	۶	ہات	ہات ہیں	ایضاً	۱۷	آپکا	آپکی	۱۳	۵	امیر المو	امیر المو
ایضاً	۹	بیچ	بیان	ایضاً	۲۴	پہچانتی	پہچانی	ایضاً	۹	صنفودا	متفردا
ایضاً	۱۵	با	ولادت با	ایضاً	ایضاً	جبین	جنین	ایضاً	۱۱	طمۃ	طمۃ
۳	۷	عزو	غزو	۸	۱۱	دہود	ہود	ایضاً	ایضاً	ڈھوا	ڈھر
ایضاً	۸	خلق	خلق	ایضاً	۲۰	بمطلب	بمصلحت	ایضاً	۱۲	تحللون	تحللون
ایضاً	ایضاً	امیر المو	امیر المو	۹	۱۷	اور	اور حبیب	ایضاً	۱۲	الا	الا ہما
۴ ایضاً	۹ ۱۰	قسمت آرای	ولدکی آرامی	ایضاً	۲۴	تہیں	ہیں	ایضاً	۱۴	نرکہا	تاخر کہا
ایضاً	۱۰	سنی	سنی	۱۰	۳	شریف سے	شریف	ایضاً	۲۰	اخر	اخر
ایضاً	۱۶	محسن	المحسن	ایضاً	۹	سمجھی	نہ سمجھے	۱۴	۱۳	فیع	ات فیع
ایضاً	۱۷	الحسینن	الحسینن	۱۱	۱	کے مشک	کے چار	۱۵	۲۰	نسبیت	نسبیت
ایضاً	۱۹	حذری	خدری	ایضاً	۴	دی گئی	دیکی	۱۶	۱۵	حسبیت	خشیت
ایضاً	۲۲	نکبیر	تکبیر	ایضاً	۱۷	معجب	متعجب	۱۸	۴	لوٹ	پلٹ
۵	۲	ب	باب	۱۲	۱	سید	سید	ایضاً	۲۱	المسی	انسی
ایضاً	ایضاً	خصرت	جب حضرت	ایضاً	۳	جن ین	حن ین	ایضاً	۲۴	ایک	ابن
ایضاً	۸	پشمت	پشت	۱۲	۵	بلاد بکن	بلاد بکن	۱۹	۱	سمین	کہین
ایضاً	۶	بہر	پر	ایضاً	ایضاً	خللفی	خللفی	ایضاً	۲	اور	اور جہان
۶	۹	ببلے	سلمے	ایضاً	۶	لحد	تجلد	ایضاً	۷	اور	اور ایک
ایضاً	۲۴	جابین	دن جابین	ایضاً	ایضاً	نقد سنی	تفقد سنی	ایضاً	ایضاً	لڑکی	لکڑاکی
۷	۸	زیادہ	زیادہ	ایضاً	۱۰	جل لا	حلا ین	ایضاً	۹	کسب کہ	کہ سب انوار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹	۲۱	قوم اعلام	اُنہی قوم سے
ایضاً	ایضاً	اعلام کو	اعلام کر
۲۰	۴	کرینگے	کرین
ایضاً	۶	شبیہ	شیبہ
ایضاً	ایضاً	جبتہ	علتبہ
ایضاً	ایضاً	عاصر	عامر
ایضاً	۷	برادر اور	برآوردہ ہوگی
ایضاً	۱۱	منبع	مبلغ
ایضاً	۱۲	تبلاہی دیگا	تبلاویگا
ایضاً	۲۲	حالا	والا
۲۱	۸	جب	جبت
ایضاً	۱۲	سور	ظہور
ایضاً	۱۳	ین	ہین
ایضاً	ایضاً	سپندرہ	پسندونگا
ایضاً	۱۵	کہ	کہا
۲۳	۲و۳	زبان	زبان اوسکے
۲۴	۷	واجرنا	واخرنا
ایضاً	۱۷	جب	جب یہ خبر
۲۵	۳	ولد البنی	قدروی حکم
۲۶	۱	کی	کو
ایضاً	۳	اوسی	سکی وسکی
ایضاً	۷	سہاوہ	سماوہ
۲۷	۵و۶	جہنم	نار جہنم
ایضاً	۹	مجبور	محتون
ایضاً	۱۱	بہنی	اپنی
ایضاً	ایضاً	[illegible]	مختوم

ابن عبد المطلب [illegible] قال القاسم [illegible] والد البنی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷	۱۳	حضرت	آنحضرت
ایضاً	ایضاً	شیہطان	شیطان لعین
ایضاً	۱۶	ہواہی	ہوتاہی
ایضاً	۱۸	پس	اور
ایضاً	ایضاً	حرتی	حربی
ایضاً	۱۹	پہونچا	پوچھا
ایضاً	ایضاً	تاہتون	چاہتا ہون
ایضاً	۲۵	متعد	منبور
۲۸	۲	انفتا	علی القضا
ایضاً	۳	کئی ہین	کی ہی
ایضاً	۵	العیین	العینین کی
ایضاً	۸	شمس	شمش الکفا
ایضاً	۹	فی الصعب	فی العلب
ایضاً	۹و۱۰	بہم بمخارج	مما ینقلع
ایضاً	۱۳	اللوع	اللولوء
ایضاً	۱۸	دفر	ذفر
۳۰	۱۲	وہان کا	وہان جا
ایضاً	۲۲	آپ	آپکا
۳۱	۵	کے ہی	کی
۳۲	۳	نہی	نہین
ایضاً	ایضاً	انہین کو	کو مخفی
ایضاً	۶	ہوو	ہوہیہ
۳۳	۶	آدم کو رسول	آدم کو رسول اللہ [illegible]
ایضاً	۱۵	طعام	طعامہ
۳۴	۳	نغصون	نغضون

[illegible] ایضاً ۱۰ [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۱۵	کیلا	کیلاگ
ایضاً	۲۰	ہیچ آسمان	آسمانیون
ایضاً	ایضاً	احلوبث	احادیث
ایضاً	۲۴	تحقیق کہ	[illegible]
ایضاً	ایضاً	سینے والا و کہنے والا ہو	کہ وہی [illegible]
۳۵	۲۶	حریہ	حربیہ
۳۶	۵	مہیدادم	عہدادا
۳۷	۱۵	احال	احوال
۳۹	۱	شمہ سمی عین	کہ [illegible]
ایضاً	۱۰	لا	ربنا لا
ایضاً	ایضاً	یغنی	بار خدایا
ایضاً	۱۲	ولا	ربنا
ایضاً	۲۴	منسبت	بسبب
۴۱	۱۲	لا	ولا
۴۲	۳	دانی	بغدادانی
ایضاً	۲۵	ضروری	مروی
ایضاً	ایضاً	نربت	قرب
۴۴	۱	حمرت	حضرت
ایضاً	۱۲	برابر	نی برابر
ایضاً	ایضاً	شبیہ	تشبیہ
ایضاً	۱۸	سی	بیٹھی
۴۵	۱۵	کست	کنشت
ایضاً	۱۶	نبطل	باطل
ایضاً	۲۰	انعاب	انتجاب
ایضاً	۲۱	کہتی [illegible]	[illegible]

اشتہار نمبر ٢

نسخۂ متبرکۂ اعجاز نشانہ مسمی بہ غم فسانہ معروف بہ ۱۲۳۱

ریاض الشہدا

تاجران ہر دیار و اہل مطابع عالی وقار کی خدمت مین بانیغرض عرض ہی کہ یہ واقعۂ جگرسوز معرکۂ رقت انگیز شہیدان کربلا و مقبولان حضرت جل و علا مسمی بہ ریاض الشہدا کہ غم فسانہ اسکی سال تالیف ۱۲۳۱ کا تاریخی نام ہے دبیر خوش تقریر ذاکر حسین علیہ السلام منشی کنور سمن صاحب مغفور متخلص بہ مضطر ساکن لکھنؤ کا نادر کلام ہے گنجینہ وار چشم طالبان نقود معانی سی نہان تھا اور عزاداران سراپا اعتقاد کو اوسکی مطالعہ کا کمال ارمان تھا چنانچہ اونکی برادرزادہ سراپا احترام منشی کاشی رام صاحب نے بکمال سعی و جانفشانی صحیح و درست کر کے چھپوانا اوسکا منظور کیا اور حق تالیف اوسکا مجھ مالک مطبع کو دیا لہذا نسخہ مذکور مطبع ہذا مین بصرف زر کثیر و جمع خطیر و بکمال جانفشانی و حسن اہتمام کارپردازان مطبع کی چھپکر تیار ہوا آب امید ہم پیشگان عالیشان سی یہ ہی کہ کوئی صاحب بغیر اجازت مطبع ہذا کی قصد چھاپنی نسخہ ہذا کا نفرمائین بامید منفعت نفع نقصان نہ اوٹھائین ہان جن صاحبونکو اہل مطابع یا تاجران یا خریداران سی جسقدر نسخی ضرورت ہون مطبع ہذا سی طلب فرمائین راقم کو مرہون منت و ممنون احسان بنائین

العبد

پنڈت بیجناتھ مالک مطبع شمر ہند لکھنؤ

مطبوعہ شہر محرم الحرام سنہ ۱۳۰۹

ہجری

فہرست کتاب اعجاز نشانہ مسمّیٰ بہ غم فسانہ المعروف بہ ریاض الشہدا

تمام شد

به فیض خالق زمین و زمان و فضل بانی زمین و مکان تعالی شانه

واقعه آمیه اظهار اعجاز نشانه مسمی بالعجم قصص و وقایع کربلا معروف

ریاض الشهدا

١٢٩١

حسب فرمایش خداداد خان بن قطب خان تاجر کتب

در مطبع ثمر هند لکهنو طبع آگین گردید بخرمی افزای ناظرین شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

طفلان اشکِ لالہ گون ہین گرم لعبِ آبشار
یا اک سحاب بحرِ خون گلشن پہ وردِ شعلہ بار

آغشتہ جون موجِ صہبا رس مین ہی شورِ شرف سا
یا بیستونکے غار کا اوٹھا ہی اک گلگون غبار

خونِ جگر شہ بالشکی ہی گردِ مردم حلقہ زن
یا روسیانِ سر فگن حصّارِ ملکِ زنگبار

غارتگرِ باغِ نظر ہزدے جوانان قلمہ گر
یا آب رکنا باد پر اک لشکرِ ایران دیار

پہنی قزلباشی قبا آتے ہین کتنے میرزا
ترکان شیرازی کا یا ایک دستۂ ابلق سوار

یا سرخ رخت خونچکان ترکان ترخان منصبان
یا قتل پر باندھے میان شمشیر زن خیل قولار

یا طرۂ بازون پرے وان آگی شکستِ ناگہان
یا دستۂ دُرّانیان سرگرم قتل و گیر و دار

ہی تا یکلف بر طرف مریخ کے لشکر طرف
شہر حیرہ اغان ہر طرف اطراف باغ شالہ مار

ہی لاجوردی اک نگین یا قوت مین خاتم نشین
چشم رمد آزار مین یا لالہ برگ و داغدار

٣

دشت بلا سے یا ہوئی یکسر مسافر شام کے — جاتے ہیں بالا خاک سے فرق شہیدان ہزار

یا فرد مشہد وطن یا سنگ شیون سینہ زن — ہیں کربلائی گھر بن ماتم گران سبزوار

یا حلقۂ بزم عزا یا گوشۂ شیون سرا — بیٹھے ہیں کتنے دل خفا خاطر حزین سوگوار

یا گرد واقعی جا بجا خون سے ہے اوبلتا بربلا — یا چشمۂ خون ہو گیا سرچشمۂ لیل و نہار

روداد یا ایسی کوئی آثار امکان میں ہوئی — جس غم سے نام خرمی دنیا سے ہو رو در فرار

یا کوئی خاص کبریا اور رنگ عالم سے اوٹھا — جسکے الم سے ہو گیا گرد دلکا چہرہ پر غبار

اس واقعہ کی فکر کر محزون تھا مین خاطر فگار — ناگہ دل مغموم پر القا ہوا یون ایکبار

کاہی مضطر غم آشنا واقف نہین تو اسی کیا — گذرا ہے ایسا سانحہ غم بار عالم اضطرار

واقعہ رسول مقبول

آغاز حال ختم المرسلین حضرت محمد مصطفی محبوب و مقبول خدا

یعنی محمد مصطفی محبوب و مقبول خدا — ختم الرسل خیر الوریٰ عالی گہر والا تبار

پیغمبر آخر زمان شاہنشہ کون و مکان — سالار جیش مرسلان لمعان نور کردگار

پیغمبر اُمّی لقب والا حسب عالی نسب — مہر عجم ماہ عرب لا مثل فرد روزگار

یٰسین لقب سلطان دین منصوص آیات مبین — ہم رحمۃ للعالمین ہم شافع روز شمار

سر دفتر ایجاد کل ماحی ہر شرع و سبل — مامور امر جار قل اصل فروغ و ہشت و چار

تشریف لیجانا حضرت ختم الانبیا علیہ السلام کا بعد کرنے حج آخر کی طرف یثرب کے اور دست بدعا ہونا مع جناب علی المرتضیٰ بدرگاہ خدا

سال دہم ہجرت کا تھا جو حج آخری کر ادا — تشریف با اہل عبا لائے سوی یثرب دیار

۴۲

[illegible]

تب بولی یون حضرت نبی امی ہی شافع ... میں امید دار
مجھکو خبر دو یا اخی تا کہ ہو میرا اضطرار
روح الامین نی سر جھکا کہا کہ ای سید ہر دو دار
فرمایا ہی رب العلا جب ہو گا محشر آشکار
اور اوٹھیگا حاضر جمیع از اولیا تا مرسلین
ای رحمۃ للعالمین تم ہو گی سب کی تاجدار
فرمایا ... یا اخی اس سی مجھی خوش خرمی
حاصل ہو تا خورسندگی اور برطرف خاطر کا بار

دو روز کا مہمان ہون مین آنکھو نسی پھر گریان ہو نہین
زہرہ نی یہ جسدم سنا بس ابتدا رونا کیا
آدینہ تہی ہفتہ سفر من ثامن عشر بن سحر
باب الشرف پر ناگہان اک شخص اعرابی زبان
حضرت کا تہا وقت دگر رہتی تہی غش مین شبیہ

زار غم طفلان ہو نہین ہی تو یہی ہی اضطرار
بیت الشرف مین غل پڑا روتی تہی سب زار زار
غش مین سر خیر البشر تہا زانوی زہرا ار
اگر ہوا دستک زنان پابوس کا امید دار
زہرا یہ حالت دیکہکر بولی نہین یہ وقت بار

تشریف لانا روح الامین کا مع تحفۂ عطاء رب العالمین کی قسم کا فور وکفن سے وجان بحق تسلیم کرنا حضرت رسول مقبولؐ کا

آوسنی اعادہ پہر کیا وہ سہمگین سی اک صدا
پہر اوسنے اک آواز دی جس سے زمین کا ... پہار
در سی صدا ای سہمگین جس سے لرزتی ہی زمین
ہلا کہ انس وجان ہی یہ جان ہی کرن انسان ہی یہ
جس گہر مین آوی یہ نہان اوس گہر کا اوجاڑ ہوا اجڑ جان
یہ جسپہ ہووی دستہ زن از ہم جدا ہو جان بن تن
اس در کا کر پاس ادب ہی تسی دستوری طلب
اب کہہ تو قف مت کرو رخصت اسی آنی کی دو
حکم اجازت جب ہوا کی عرض سلطان خدا ... آ
پہر دی سلام ایزدی پیغام کی تبلیغ کی

وہ سنکی ختم الانبیا چونکی غشی سی ایک بار
زہرا سی تب بولی بنی کا ای جان بابا دلفگار
تمکو خبر ہی یا نہین آتی ہی کسکی بار بار
یہ وہ کرن نسوان ہی یہ ذاب کرن طفلان زار
ذی روح کا قبض روان اور اسکا دست اختیار
ہی ہاتھ اسکا روح کن ہی پنجہ اسکا جانفشار
ہوتا ہی اسصور تمین کب ورنہ کہین اذن انتظار
اگر یہ حکم حق سی جو ہوا امر کا مامور کار
تم پر سلام ای مقتدا تم پر صلوٰۃ ای شہریار
امر الٰہی سے یہی آوے حبیب کردگار

واقعۂ رسول مقبولؐ

[illegible]

... حضرت محمد مصطفیٰ صلعم ...

[illegible]

کافور و سب ایزدی لیکر معطر ذات سے | پڑھ کر نماز آخری گریاں کیا دفن سپار
زہرا علی کا درد و غم سبطین کا حزن و الم | کچھ لکھ نہیں سکتا قلم آیا جو کچھ درپیش کار
ای مومنات المومنین آل نبی کے دوستدار | ای فرقہ خاطر حزین ہو متول سوگوار

احوال بیماری جناب فاطمة الزہرا کا اور روانہ کرنا حسنین کو جناب موصوفہ کا اور پر مزار جناب رسول خدا وقت جان نکلنے کے

روز قیامت آج ہے دن آج لیل و داج ہے | بنت نبی تاراج ہے بنت نبی خاطر نزار
غم سے پدر کی خستہ دل دیکھی جفا جو متصل | ہو فرط غم سے جاں گسل کرتی ہے سوئے خلد بار
فاطمہ بس بیزار ہے بس چھوڑتی گھربار ہے | بچوں کی غم سے زار ہے آنکھوں سے ہے خونابہ بار
محزون رسول کبریا مغموم ہیں شیر خدا | فرزند سر گرم بکا با سینہ ہای داغدار
ہر اک کے پیراہن پھٹے ہیں خاک میں چہرے اٹے | ہر لحظہ جاتی ہیں گھٹے غم سے محاق ماہ وار
دربان کھڑی ہیں ننگے سر غلمان حزین تا بوجہ بر | رضوان کا سر اور سنگ در غمخانہ خلد خوش بہار
لاشق ہے عرش و فرش کا ماتم برستا ہے پڑا | دیوار و در سے ہے صدا واحسرتا واکردگار
بنتی حبیب کبریا بد رو کر دار بقا | جب خالد جنت ہوا گذرا غم بیش از شمار
بنت نبی خیر النسا تھیں نوحہ گر صبح و مسا | رونی سی یکدم مطلقا خاموش ہوتی زینہار
ماں تک کہ ہمسائیوں کو بھی تھی تلخ اپنی زندگی | کہتے تھے اگر ہر کوئی ہو کر منتسب خواستگار
دم کی زاری آپکی کرتی ہے خون سینہ میں جگر | دن رات میں تو اک گھڑی فرماں کی جبر و قرار
بات سی خیر النسا غمناک قبرستان میں جا | کرتی تھی زاری و بکا روتی تھیں آہیں بار بار
اک جو استیلا ہوا ساقط ہوئی نوم و غذا | ضعف قوی لاحق ہوا تن جھک گیا جون خشک خار

حال فاطمة الزہراء

ولیکن جو ستولی اٹھانہ تھی طاقت کی قدم
تشریف لائے حشیم نم باہر کو خاطر بیقرار

بنت نبی حجرہ مین جا بستر پہ بیٹھے سر جھکا
کام حلاوت تلخ تھا آیا جو وقت اختصار

فرزند محزون دیکھ کر رونی لگی با یک دگر
بولی کہ ای جان و جگر مت اسقدر ہو ول فگار

تربت پہ اپنی جد کی جا مانگو میری خاطر دعا
تا ہو مجھی حاصل شفا رنج طبیعت بر کنار

وی حال مادر دیکھ کی بیتاب تہی جاتی نہ تھی
چھاتی لگا سو حیلہ سے بھیجا نبی کے تا مزار

الفت نہ تھی گو مقتضی آنکھو نسی سرکین اسکدم سی
سمجھی نہ تا بچو لگا جی اس سے کیا جبرا ختیار

وہ تو گئی کرتی لگا او سوقت اسما کو کہا
او سدم علی کو لو بلا عرض وصایا کا ہی

وصیت فرمانا جناب فاطمة الزہرا کا حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو وقت
آخری کی اور دفن کرنا حضرت کا جناب موصوفہ کو اور غمگین ہو

آی جو خیر الاوصیا بالین پہ بیٹھے سر جھکا
سر لیکے زانو پر رکھا گریان ہو لیے اختیار

کی عرض سنئی یا علی کوئی قصور بندگی
مجھسے ہوا ہو گر کبھی ہون عفو کی امیدوار

معصوم پیوند جگر آرام جان نور البصر
فرقت سے میری پیشتر ہونگی ملول و نالہ و زار

کاہی نگاہ پر کرم ہرگز نہ کرنا انسی کم
دلجوئی انکی ہر دم لازم ہی ہر لیل و نہار

طفلی سی چشم غیر نے ہرگز نہین دیکھا مجھے
سو لیو مین میت کو میری ہو نا بالشب مدفون

تا چشم نامحرم کوئی ہرگز نہ میری بعد بھی
دیکھے جنازہ یا علی ہو نہین انسل کی پردہ

سبطین پیغمبر وہین با خاطر اندوہگین
ام شرلیہ کے قرین روضہ سی آی اشکبار

زہرا نی چھاتی سے لگا ہاتھ اون صغیر و نکا اٹھا
دست ید اللہ مین دیا باد خرمان دل

پھر بولین یا مشکلکشا یہ وقت آخر ہی مرا
ہوتی ہون تنہا با خدا مشغول یاد کردگار

حال
فاطمة الزہرا

[illegible]

...دار المرتضی الرسم جہان کر بند مرقد کا دہان | کردی مسطح بی نشان چون سطح ارض بی غبار
...مار نوشاق تھا یہ سانحہ ناچار پڑھ کر فاتحہ | کچھ صرف فرما را نجہ کی پاک تربت اشکبار
...فگان دست فرزندان یکف اندوہگین شاہ نجف | آخر سوی دار الشرف راجع ہوی خاطر فگار

...ر تخت نشین ہونا حضرت علی مرتضی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجادہ پیغمبری کی

...ماتم ای مومنان سینہ خوان ای شیعیان دل فگار | ای غم کش ہجران دین ای بندگان جان نثار
...خدا علی زبس تحریکہی دن آجکا تاریک ہے | اس ارسہی نزدیک ہی آوی جہان کا تاجدار
...کہ لا علی نام خدا ہمنام و ذات کبریا | خالق نصیری قوم کا خلق خدا کا شہریار
...ہن کاخ بی بنیاد سی شہر الم آباد ہے | محزون دل ناشاد ہے تیغ دغا سی آبخوار
...ین ٹوٹا اوٹھا مشکل کشا مشکل ہوئی واحسرتا | آقا کا سایہ اوٹھ چلا ظل خدا کا سایہ دار
...خلیفہ بر ملک غم آباد مین ہین نالہ و فریاد مین | محزون غم اوستاد مین رقت مین ہین یا روز
...ح و قلم انگشت خا توسین اونا نالہ زار | گریان لبغم ارض و سما عرش معلی اشکبار
...جان فدا ہوا جہان سے شیر حق خیر البشر کو ہو تعلق | خاتون محشر جیب شق عریان سر و سینہ فگار
...ل و نالان حسین و ہم حسن فرزند شیر ذوالمنن | دل ریش اندوہ و محن جان کاہ و حزن انتشار
...مد و ہمین نالہ کش جن و ملک شمس و قمر و نجم و فلک | محزون سماہنی تا سمک وحش و طیور و نطق دار
...پر دو پہین برس بعد از نبی یعنی ہوی جب منقضی | آئی خلافت تا وصی اور حق ہوا مرکز قرار

...تشریف لانا جناب امیر المومنین کا سمت کوفہ کے بعد فتح کرنے نہروان کی
...ور روانہ کرنا ابن ملجم کو واسطے دینے خبر خوشی کے شہر مین

...کر گیا چار سال و پنج مہ فرمانروائی مین تھی شہ | او دو سال و دو مہ مین ہجگہ خالی نہ تھی بی کارزار

حال حضرت علی مرتضی رض

[illegible]

ملعونہ بولی اوسنگھڑی ہی عقد کی شرط اک یہی
زر اور کنیز غنچہ لب تجھہ سی نہین کرتی طلب
گر تجھکو دہشت ہی کوئی تو اعانت کو تری
شامت جو اس ملعونکی تھی برگشتہ نیت ہوگئی
اقرار کر اس امر کا وہان سے گھر موذی گیا
دار الشرف کی در پہ آ کالوحی من رفع السما
مسجد مین اول آن کی مشغول طاعت کے ہوئی
خطبہ سے اول یہ کہا کای ماہ طاوسی لقا
بولی شہ مسموم تب ای سرور عالی نسب
روکر کی انسر کہ طرف شبیر سے شاہ نجف
دست ادب تب باندہ کر کی عرض یوم مستمر
یہ سنکے شاہ لافتا کرنے لگے خطبہ ادا

درگوزر کر قتل علی پیر اگر ہے خواستگار
ختم سخن ہے اوسپہ کر قتل شاہ ذو الفقار
دیتی ہون ہمراہی کئی اور تیغ بھی زہر آب دار
راغب ہوا وہ شقی شیطان ہوا انبساز کار
تماشہر مین داخل ہوا منصور شیر کردگار
مرکب سی شاہ لافتا اوتری بعز و افتخار
پڑہ کر فریضہ چڑہ گئی ممبر پہ شاہ نامدار
قل کم مضی من شہر نا کم من لیال و النہار
جمع و عشر اگذرے ہین اس شہر سی ای شہریار
بولی کہ ای شمس الشرف قل کم بقی عند الشمار
اس ماہ سی ثلث عشر باقی ہین شاہ روزگار
پڑہ حمد ذات کبریا نعت رسول کردگار

نماز ادا کرنا حضرت امیر المومنینؑ کا بیچ مسجد کی اور پڑہنا خطبہ کا اوپر منبر کے اور وعظ کہنا حاضران سے

فرما کی پند و وعظ کو بس آگئی منبر سی فرو
اوس بزم سی شاہ نجف داخل ہوی دار الشرف
اٹھارہوین رمضان کی دن ہو چکا جب منقضی
اوسرات خیر الاوصیا تھی صرف طاعات خدا

ہو رخصت حضار گویا دلبران کامگار
تھی گہر مین شادی ہر طرف شادان سبھی خرد و کبار
اونیسوین شب آگئی کیسی شب تاریک و تار
ایوان سی تا صحن سرا آتی تھی اودہر او دہر بار

حال حضرت علی مرتضیٰ

وہ تیغ خصم بد گہر بیٹھی خم محراب پر — دو ہو گئی از حد گزر خالی گیا کافر کا وار
تب ابن ملجم روسیہ دی بغض کو دلمین جگہہ — آگر قریب پشت شہ چھپکر ہوا وہ بد گذار
خندق کا فرق شاہ پر تھا زخم شمشیر عمر — بیٹھی اوسی جا آن کر مرتد کی تیغ زہر بار
پیری یہ شمشیر شقی تا زیر پیشانی ہوئی — اوس قبلہ کونین کی محراب ابرو زخم دار

بیان عالم غشی حضرت امیر المومنینؑ ضرب شمشیر سے درمیان مسجد اور اوٹھا لیجانا حسنینؑ علیہ السلام کا جناب موصوف کو بیچ گہر کے

وہان ضربت کاری لگا بہاگا وہ ملعون بیحیا — فرق مبارک سی ہوا یان خون کا جاری آبشار
اک پڑ گیا عالم مین غل زخمی ہوا ہادی کل — باغ نبی کی سرو گل شبیر و شبیر اشکبار
دولت سرا سے دوڑ کی مسجد مین آئے او گہری — دیکہین تو اب فرق نبی جاری ہی خون کا رود بار
حضرت کی دونو دلربا لیکر مبارک دست و پا — دیتی تہی بوسہ سر جہکا ملتے تہے آنکہین بار بار
طاری تہی حضرت پر غشی نا باب تہی تاب مشی — اور زخم سی اید اکشی تا نفس سینہ کا تار
پاکیزہ لا کر اک عبا اور اوسمین حضرت کو لٹا — ہر جا بہ گوشہ کو اوٹھا لیوان مین لائے دل فگار

آنا جراح کا واسطی علاج کی اور گرفتار ہو آنا قاتل ان کا اور منع فرمانا حضرت کا قتل کرنے اونکے سے

اک بستر و بالین لگا دی شیر حق کو اوسپہ جا — جراح دانا کو بلا چارہ گری بیٹھے خواستگار
دیکہہ اوسنی زخم شاہ کو سینہ سے کہینچا آہ کو — بولا تف اوس گمراہ کو جسنی کیا یہ زشت کار
یہ زخم ہی جس تیغ کا زہر آب ہی اوسکو دیا — اوسکی اثر کا جابجا ہے مغز جا نمین انتشار
وہ کر کے تکمیل دوا دار الشرف سی گہر گیا — اتنی ہی مین قاتل بہی بند ہا آیا ذلیل و شرمسار

حال علی مرتضیٰ ع

وصیت حسنین کو تابوت کو بیجانا

حال حضرت امام حسن

فردوس کا لا کر کفن کفنا کی نورانی بدن — حسنین لاش بوالحسن لیکر چلے زار و نزار
جاتی تھی وہ گریان چلی گیسو پریشان سر کھلے — ناگہ پہاڑ نکی تلے اک دور سی اوٹھا غبار
نزدیک پہونچا جب ذری اوس سے نشان حیدری — رخ پہ نقاب اخضری ظاہر ہوا محمل سوار
جب اول منزل ہوئی رحمت جنازہ کی پڑی — پڑھ کر نماز اوسنی بہی کی درخواست لاش شہریار
حسب وصیت شاہ کے تابوت شہ دیکر اوسے — سر برہنہ کرتے چلے ناخن سی چہرہ نکو فگار
رو رو کی کہتی ہر زمان تبلاؤ ہمکو یہ نشان — تو کون ہی ایسا جوان کیا تجھکو ایسا ہمسی کار
لاشہ ہماری باپ کا ہی تو لئے جاتا چلا — دکھلا تو اپنا رخ ذرا بہر خدا اے شہسوار
یا سنکر جب مطلق ہوا بیچین ہو غم مبتلا — کر کی نقاب چہرہ و لسے تکنے لگے بے اختیار
پردہ جو رخ سی وا ہوا یکبارگی دیکھیں ہیں کیا — ہین شہسوار لافتا ہین آپ شاہ ذوالفقار
ہین خود علی مرتضی شان ظہور کبریا — دست ید اللہ مین رکھا تابوت شبیر کردگار
یہ دیکھ شان حیدری یہ معجزے پیغمبری — یہ قدرت ذات بری قدمون سی لپٹی آہ زار
روز و شب صبح و مسا دو نوشہ پر دوسرا — رہتی ستھے فی دار العزا صرف بکا و اضطرار

روایت خلافت شاہ زمن حضرت امام حسن علیہ السلام و بر تخت امامت کی اور کہانا سم حضرت موصوف کا ہاتھہ ایک مخذول سے

ہی چرخ اخضر پیرہن نیلی خیم زنگار بار — ہی رحلت خصمت حسن مسموم خصر روزگار
آول گل باغ علی دویم امام ابن الولی — آل عبا کا تیسوھی اور پنجتن کا جزو چار
ریحان گلزار نبی نعمان بستان علی — لمعان نور احمدی فرمان فضل کردگار
ہم رحمت خیر الوری ہم شان خیر الاوصیا — ہم ہمت خیر النسا ہم خلق آبائی کبار

در و شکم جسدم ہوا سم کا اثر تھا جسپر ہوا
وہ خاک تھی خاک شفا دفع الم فوراً ہوا
بالاتفاق یکدگر لکھتے ہین ارباب سیر
آخر ارادہ یہ کیا موصل سے خوش آب و ہوا
موصل مین آکر شاہ دین یکجا ہو خلوت گزین
مسجد مین ہنگام دگر تشریف لائے بشتر

روضہ پہ اپنی جد کی جا کی خرزتن خاک مزار
سم کا جگر خا اجرا ہوا ہین ہوا ہفت بار
ان تہلکون سے پیشتر رہنے لگی معلول از ان
نقل مکان تبدیل جا اوسجا ہو چندی اختیار
با چند صحب اسمین اک گھر کیا بیت القرار
خلق خدا پر رحم کر کے تھے نماز آموزگار

مجروح ہونا پای مبارک حضرت امام حسن عم کا ضرب لاٹھی سی ایک شقی کی کہ ساکن موصل تھا اور اوس لاٹھی مین لوہا زہر کا بجھایا ہوا لگا تھا

اک کور باطن موصلی اعمانی بد طینت شقی
اکدن شہر دوسرا مسجد مین پا بالائی پا
اک سمت سی مسجد مین آ پہچان حضرت کی صدا
اندازسی وہ خصم جان رکھکر عصائی بانشان
حضرت الم سی زخم کی مونہہ پہ پھیرت نیرے
حاضر جو تھا چھوٹا بڑا سب گرد حضرت ہو گیا
حضرت نی فرمایا ابھی سزا دیگا خدا
ظالم کو فرما کر رہا جراح کامل کو بلا
شدت پہ تھا ہر دم الم پہونچا تھا زانو تک ورم
جراح نی یہ دیکھہ کر ہاتہ اپنی مارا فرق پر

تھی آمد و رفت اوسکی بھی حضار مین پایا بار
بیٹھی ہوئی کچھ مسئلہ فرماتی تھی سفر و کار
کور انہ اوسجانب کو جا یہ مکر لایا نابکار
پائی امام دوجہان زخمی کیا ہو کر شرار
... فرمانے لگے یہ کیا کیا بیہودہ کار
چاہا کہ دین کو سزا تیغ و زجر و گیر و دار
اعمال بد سے نا سزا دیگا یہ روز شمار
دکھلا یا زخم پشت پا چوتا کف پا تہا گذار
شامل لہو کی دمبدم تہا زخم پا زہر آب بار
بولا یہ آہ سرد بھر ہیہات و حسرت صد ہزار

حال حضرت امام حسن رضہ

جب اوسکو راضی کر لیا مروان کو آمرده دیا — اوسنی حوالی سم کیا پوشیده لائی بد شعار

کہلانا خرمای تر سم آلوده اسما کا حضرت امام حسنؑ کو براہ مکر کے اور پیدا ہونا درد شکم حضرت کو

اکدن جناب مجتبیٰ اسہلاً بتر وصحیح ہوا — آئی سوی دولت سرا جسجا تھی اسما خانه دار
کی عرض کای شاہ عرب حاضر ہین کچہ تازہ رطب — میلان خاطر ہو تو اب حاضر کرے خدمتگذار
حضرت یہ بولی خوب ہی خاطر کو بھی مرغوب ہے — دعوت کا رد معیوب ہے گر خاطرت خواہد بیار
خرما جو زہر آلوده کر اوس ونکو رکہی تہی دہر — بہر نشان خرمای تر او نمین ملائے ایکبار
جلدی سی لای بہر کی خوان پیش امام دو جہان — ہمسفره تہی خود بھی وہان وہ نو تہی با ہم مو خوار
خاطر سی کرتی بیگمان شہ رطب بالین نوش جان — دینی کو دہو کا وہ بھی وہان کرتی تہی خرما زہر دار
بی زہر تازه تر ثمر کہاتی تہی چن چن حیلہ گر — اور آپ اوسی بیخبر ہم ساده وہم زہردار
کہاتی ہی درد جانگزا البطن مبارک مین اوٹہا — کہینچ اوس سے ہاتھ اپنا لیا درد شکم سے بیقرار

شفا پانا حضرت امام حسنؑ کا برکت خاک شفا روضہ نبوی سے

اوسکی شقاوت جانگزا اوس سی ہنو لی کچہ مگر — اوٹہ وہانسی دل آزرده تر آئی نبی کی تا مزار
خاک مزار احمدی تن سی ملی کچہ نوش کی — تاثیر سے اوسکی ہوی حاصل شفا جان نثار
اوسدن سے آمد رفت کا قطعاً اوٹہ ایا سلسلہ — جاتی نہ خود وان مطلقاً نہ خواہ اوسکو حکم یار
عر وانکو جب پہونچی خبر وہ سم ہوا نا کارگر — الماس خونین سوده کر با عقد لعل آبدار
اوس درمیانی کو بلا سونپا کہ دی اسما کو جا — اوسنی کہا جو کچہ کیا آیا غضب بر روی کار

خواب مین دیکہنا حضرت امام حسنؑ کا خاتون جنت و مشکلکشا ع کو

ہجرت سی خمسین سال جب ماه صفر شہر عرب — او نیسوین ۱۹ شب آئی تب یہ مہر لا یار وفگار

حال حضرت امام حسنؑ

کی عوض خدمت یا نحی چشم مبارک تو ابہی … ہین شکر خوابی مین تہی راحت سہی ہمدوش کنار
بالین شہ سی اوٹھہ ذرا مسجد تلک ہو نہین گیا … اتنی ہین یہ کیا ہو گیا واقعہ ای وا روزگار
یہ سید مظلوم سی مسموم فرمانے لگے … تہی والدین و جد میرے رو بیا مین سب ہمکنار
ہر اک مجہی چہاتی لگا کہتی یہی تہی بر ملا … روز فراق آخر ہوا گذرا زمان انتظار
کوتہ ہوا طول تعب وقفہ نہین باقی ہین اب … ہم تم بہم ہو کر کی شب دیکہین گی جنت کی بہار
تشنگ مین جو نکا خواب سی تہی عطش مفرط تاب سے … چاہا کہ ہون سیر آب سی کرتی ہی لب تر اکبار
ادس آب مین ایوا اخا کیا جانئی کیا زہر تہا … جس سے جگر ٹکڑی ہوا دل ہو گیا سوراخ دار
شبیر سن یہ ماجرا گہبرا کی کوزہ کو اوٹہا … بہنی لگی مونہہ سے لگا تا حال ہو میرابہی زار
یہ دیکہہ بابا شہ نی جب بولی ہوا یہ کیا غضب … جہینا جہپٹ کر اونسی تب توڑا زمین پر اوسکو مار
ایک ایک بوند اوس آب کی جس جس جگہ اوپر پڑی … وہ ارض شق ہو ہوگئی شباخ شباخ و درز دار

نکل پڑنا بہتر ٹکڑی ہو کر جگر حضرت امام حسنؑ کا دہن مبارک سی وقت قی کی تاثیر زہر سی

جب ورد مستولی ہوا غشیان طبیعت نی کیا … اک طشت پیش رو منگا اوس مین جہکی ہو جو ناچار
جسوقت قی کرنی لگی ٹکڑی جگر اور تلب کے … آتے تہی پی در پی چلی حلقوم سی بے اختیار
ہفتاد و صد قطعہ جگر منہہ سی برآمد شد جب … ہونی لگی حالت دگر عالم ہوا آنکہو نمین تار
بہائی سی آہستہ کہا رو کی میری رنگت ہی کیا … کی عوض اخضر ہو گیا حضرت کا رنگ مہر وار
بولی حدیث احمدی معراج کی صادق ہوے … سبزی امیر رخسار کی کرتی ہی صدق انتشار

وصیت کرنا حضرت امام حسنؓ کا حضرت امام حسینؓ کو دربارہ شادی بی بی کبرا ہمراہ حضرت قاسم کی اور فہمائش کرنا حضرت قاسم کو دربارہ اطاعت چچا اپنی کی

حال
حضرت امام حسنؓ

حال حضرت امام حسین رض

کیا کوفیان بیوفا کیا شامیان بے حیا — کرتے ہین بدعت برملا اور کین رین افتخار

ملتی ہین کوفی شامیان باندہی ہین غدر پر میان — دیکر خدا کو درمیان لی ہین بہانسی تیغ کار

اک شخص واحد جان پر اک اپنی گہر مہمان پر — اک بیوطن انسان پر ٹوٹی ہین صدہا و ہزار

ہو گرد کوی و بام پر اور شارع ہای عام پر — کوشک سی اوس ناکام پر کہینچے ہین تیغ آبدار

باوصف تہدید نبی ختم رسول ایزدی — کر قتل اوسی موذی شقی خندق نگن مین لاش زار

کر ظلم سی بیکس کا خون بچون کو باحال زبون — کرتی ہین تاریک اندرون قیدی و قتل گیر و دار

معصوم دونو بیگنہ دونو سفر نادیدہ رہ — مکشوف چون تابندہ مہ مقتول ہین دریا کنار

ای وا نہین ہرگز ابہی ختم ستم بچون پہ بہی — دست جفا مین کوتہی اہل جفا کے زینہار

ہین باغبان اہل کین غارتگر بستان دین — ہی یہ شگوفہ اولین اول ہی آغاز بہار

قہر خدا سی بیخطر دین نبی سے بیخبر — آل پیمبر پر کمر باندہی ہین محکم استوار

ایوای محبت مہ شمع خرد کی خامشی — کیا آل پیغمبر کشی دیکہی جزا روز شمار

یعنی جناب مجتبیٰ مسموم زہر اشقیا — جب ہو چکی جنت گرا شبیر تھے مغموم و زار

بعد از امام دین پناہ شاہ شہیدان شاہ دین — حضرت حسن کے جانشین بر حق وصی ذوالفقار

سلطان دین مصطفیٰ مسند نشین مصطفیٰ — نقش نگین مصطفیٰ مہر نبوت کی نگار

فرزند شاہ لافتا پیوند جان مجتبیٰ — دلبند شیر کبریا شہزادہ دلدل سوار

جان پارہ خیر النسا سیپارہ خیر الورا — تعویذ خیر الاوصیا دلبند خیر الانبیا دگار

غواص بحر لوکشف یکدانۂ در نجف — شمس الضحیٰ شمس الشرف شمس الاسد شمس النہار

مہر نبوت کی وصی ملک ولایت کی ولی — تخت امامت کی علی رخش شہادت کے سوار

حال حضرتِ مسلمؓ

تقدیر پر کر کی نگہہ لی خانۂ کعبہ کی رہ
وان پہنچ کر تا چند گہ بخوف گذری روزگار

شامل بفضل ایزدی آپ اور ہمراہی سبھی
آ مولدِ والدین کی طامحگذاری با اختیار

تا کوفہ پہنچی یہ خبر فرما مدینہ سے سفر
آئی امام بحر و بر مکہ تین با خویش و تبار

ناراست پیمان کوفیان دورِ یزیدی سی بجان
بہرِ امان جان نہان باہم ہو مقبول و قرار

راجع ہو با شاہِ امم کرنے لگے نامی رقم
قطعِ عرائض دمبدم لکھتے بعجز و انکسار

مضمون خلوص و صدق کا ہر خط مین ہوتا یون لکہا
یعنی شہ ہر دو سرا فرما ہین منت ایک بار

جب آئین حضرت کی قدم حاضر ہین سب بیعت کو ہم
گر تیغ زن ہو دین علم ہون سر فدا ہم جان نثار

ضبطِ امامت کا تمہا کم ہو رہا ہے سلسلہ
تم ہو امام پیشوا کم تر ہی واجب گیر و دار

جب ملتمس اس ربط کی عرضِ عقیدت سی بھری
اعیان اہلِ کوفہ سی حضرت مین آئی دہ ہزار

ناموں سی شہ نی پیشتر حسنِ عقیدت دیکہہ کر
کی مشورت باہم گر کر جمیع انصار و یار

فرمایا اہلِ کوفہ سے آتی ہین خط پر خط چلی
بیعت کو حاضر ہیں کہی باصدق دل ہی بیشمار

اور اک گروہِ مسلمین متوطن کوفہ زمین
با چند صحبِ راسخین ہین مستعد کارزار

مجہپر جہاد اب مطلقاً آئی و درستان و احب ہوا
یان پیش کیا جاوی اباہی ترکِ حکم کردگار

از روی خیر اندیشی کی اصحاب ذی تجویز کی
حضرت سی سابق ترکوئی ہو عازم کوفہ دیار

مردِ متین مجتہد مشخص مستعد
راسخ ارادت معتقد صاحبِ جہاد و حرب کار

روشندل صاحب خرد مضمر شناس نیک و بد
ممتاز ذات عزم و جہد ذی سطوت و ذی اقتدار

روانہ کرنا حضرت امام حسینؓ کا حضرت مسلم کو حسب الطلب کوفیان اور
پہونچکر قیام کرنا حضرت مسلم کا مع دو لڑکون اپنی کی بخانۂ ہانی در میان کوفہ کی

[illegible]

بیجرم پکڑ اگر اوسی بند ہوا کی مجرم بند سے — اوس شیخ ہانی پر گئی بیرحم نی کوڑونکی مار
اور اوسپہ جو اک کوڑا لگا کلمہ شہادت کا پڑہا — کی عرض کا ای خیر الوریٰ ای شافع روز شمار
افسوس ہمین تیرے آل کی مین اپنی جان قربان کرے — روز قیامت یا نبی اجرا اسکا دیجیو مین جان نثار
یہ کہہ کی کی خامشی زبان نالہ تہا لب آہ و فغان — مسکین نے دی آخر کو جان کہا تازیانہ کی مار

جانا حضرت مسلم کا مع دو لڑکونکی بخانہ محمد دوستدار آل نبی کی بسبب خوف و پریشانی کی اور خبر ہونا عبد اللہ نابکار کو محمد جان نثار سے اور قتل ہونا محمد کا ہاتھ اوسکے سنیے

مسلم نی یہ جسدم سنا ہانی جو تہا فانی ہوا — گہر جا محمد کے لیا گوشہ بعین اضطرار
شایع ہوئی جب یہ خبر مسلم محمد کے ہے گہر — ظلم نی ظالم بہیجکر حضرت کا چاہا گیر و دار
مومن محمد باوفا آل نبی کا دوست تہا — ہرگز نہ مسلم کو دیا شدت ہوئی گو بیشمار
آخر کو زور و ظلم سے ظالم نے بلوایا اوسے — تا دیر قیل و قال تہی سخت و درشت و ناگوار
یاں تک کہ اک غوغا ہوا دربار مین بلوا ہوا — ہنگامہ اک برپا ہوا چلنے لگے تیغونکی وار
کثرت سی ارباب دغل تہا گرم بازار اجل — قوم کثیری بر اجل تہی سرفروش و جان نثار

جانا حضرت مسلم کا مع لڑکونکی بمکان قاضی دوستدار سید ابرار بعد قتل محمد کے

قتل محمد جب سنا تب کوفیان بیوفا — بیعت شکن ہو دفعتہ یک یک ہوئے رو در فرار
سب ہو گئے یکسر ہوا میدان صفا چٹ ہو گیا — غیر از جناب کبریا کوئی نہ تہا انصار و یار
مایوس ہو مسلم نی تب باعین اندوہ و تعب — آخانۂ قاضی مین شب بیکر و فرمایا قرار
جسدم منادی یہ سنی رکہی نہ مسلم کو کوئی — ورنہ ہی تجویز اوسکی رہی تاراج و قتل و تیغ و دار

چہوڑ جانا حضرت مسلم کا لڑکونکو بخانہ قاضی اور خود تشریف لیجانا بخانہ

روایت
حضرت مسلم

[illegible]

ہو جلد فارغ وردسی ہتھیار سب تن پر سجے — تیغ و سپر ہاتھوں مین لی باہر کو نکلے شیر دار

حضرت کو تنہا دیکھکر ہر سو سے ٹوٹے بدگہر — پڑتے تھے جسم پاک پر تیغ و تبر تیر و کی وار

بہاگ جانا فوج نانجار کا بوجہ دلیری و بہادری حضرت مسلم کے اور مارنا اینٹین کوٹھی پر سی مثل عورتون کی اور عالم غشی ہونا حضرت کو اور طلب کرنا پانی طوعہ سے

ناچار ہو مسلم نی بہی خونریز تیغ مغز لے — اللہ اکبر کہہ کے لی ابر میان سی برق وار

شمشیر لی جبہی جہکا چون صبح مطلع صاف تہا — جیون شمس سے لیل الدجی نامرد کرتی تہی فرار

ہیبت سی شیر تیز کی سبکی شجاعت سلب تہی — مثل شغالان وہ شقی تہی گوشہ جویان ہر کنار

میدان سی ہٹ کر بدگہر چڑہ کر سر دیوار و در — مثل زنان اوس مرد پر تہی خشت زن اور سنگبار

وست و دہان و دوش و بر مجروح تہی تا پا و سر — تا ہمسر و اوس شمس پر سنگ فلاخن کی تہی مار

مینا شکن خارا ہوا مجروح تن سارا ہوا — سر خون لگا فوارہ ہوا سینہ تہا گلگون آبشار

صد شاخ ہر یک ساق تہی قامت کی طاقت طاق تہی — حالت باستغراق تہی نوبت بخاطر انتشار

جب غش کا استیلا ہوا دیوار کا تکیہ لگا — طوعہ سی ایما نا لیا اک جام آب خوشگوار

واندت ٹوٹکر گرنا حضرت مسلم کی پیمانہ آب مین وقت پانی پینی کی اور غشی ہونا حضرت کو اور لیجانا ملعون کا حضرت کو روبروی ابن زیاد کی وجواب دہی کرنا حضرت مسلم کا

حاضر ہوا پیمانہ جب اور لائی حضرت تا بلب — دندان ضرب آزردہ سب ریزان تہی مرد ایثار

لب سی جو پیمانہ ملا لبریز خون سی ہو گیا — بولے کہ اب روز جزا کوثر پہ ہونگی آبخوار

مارا زمین پر جام کو ناکام چہوڑا کام کو — لبہا ی خون آشام کو چہوڑا او ہین قوت بار

اتنی مین غش ہی آگیا ہر سو اندہیرا چہا گیا — سارا بدن تہرا گیا اکثر گرا غفلت سے کار

حال

حضرت مسلم رض

[illegible]

مظلوم کا لی فرق تن محروم از خاک وطن ‖ خندق مین بی گور و کفن تہا ایسا گل بی بی خو [illegible]

روانہ کرنا قاضی کا ہر دو دلبران حضرت مسلم کو ہمراہ لڑکی اپنی کی ساتھہ اونکی قافلہ طرف مدینہ کے اور چہوڑ جانا اوسکا ان لڑکون کو صحرا مین

ای آسمان تیرہ روای چرخ واژون رنگار ‖ کیون آج اس ماتم سی تو ہوتا نہین سیارہ بار

کیون روز روشن کی تپش کرتا نہین تو شب کہین ‖ کیون تیرہ ہوجاتا نہین کیوان غمِ شمس نہار

اطفال انجم کیطرف دیکہہ تو ای بد شرف ‖ ذریت شاہ نجف ہی زیر تیغ آبدار

دو ناز پرور نازنین دو زہرہ طلعت مہ جبین ‖ دونو کی زلفین عنبرین گیسوی ہجاین مشکبار

قاتل کسان ہین طشت مین دیتی ہین نازک گردنین ‖ ہی کہینچتا ہر دم او نہین دیتا ہی جہٹکی بار بار

وارث نعین سنگدل چہاتی پہ بیرحمی کی سل ‖ بچونکے اگر متصل ہر دم سگ دیوانہ وار

جاری زبان و لب پہ ہات ڈاڑہی پہ تہی [illegible] ‖ کرتا ہی بچونکو تلف سگ سیرت و مردار خوار

شمشیر خون بالا علم دوڑ کر ستے ہے لیکر و مبدم ‖ کرتا ہی بچون پر ستم بیرحم ملعون نابکار

بیجان دو جسم مردہ گون کہینچے ہے باحال زبون ‖ بیجرم معصومونکا خون کرتا ہے دریا کے کنار

نزدیک مادر نی پدر نی عم شاہ بحر و بر ‖ نی عم غازی شیر نر نی کوئی بہائی جان نثار

حاکم نہ کوئی دادرس حامی نہ کوئی ہمنفس ‖ نی قوم و کنبہ ہی ہمکیس ہرگز کوئی یاور نہ یار

ہاتہوں مین نی تیغ و سپر قاتل سی نی راہ مفر ‖ بیجانمان بی یاور ہی شمشیر قاتل سے دو چار

بہر امانت کی گہر شبیر کے لخت جگر ‖ دو نو یتیم بی پدر ہوتے ہین عموں پر نثار

یعنی دریغا وا دریغا وا حسرتا و احسرتا ‖ کوفی مین ہی کیا کہر رہا ابن زیاد زشت کار

جب قتل مسلم کر چکا ظالم منادی زن ہوا ‖ طفلان مسلم کا پتا جس گہر مین ہوگا آشکار

[illegible]

حال پسران مسلم

[illegible]

سن ایک کا منہ اک کا شش معصوم دونو ماہ وش	خار و خسک سی رنج کش خاطر پریشان و دلفگار
کانٹو نسی پیراہن پھٹے اور خاک سی چہری اٹے	تھی ہوش سے جانب بٹی خاطر کو تھا انتشار
وہ ماہ نو اوس دشت مین تھی چشم گریان گشت مین	شمس و قمر جیسے ہی دشت مین پابند آلام روزگار
تھا موج زن حیرت کا شط دریا راہ سلامت تھی غلط	تھی شست مین ماہی نمط غرق فرات اضطرار
یاریش جب چھوٹا گرا بیتاب ہو رو رو کہا	بابا کہان واحسرتا جو دوش پر کرتی سوار
چھوٹی برادر کا فغان جو سنکر ہوا مضطر کلان	شمار کی کرکے دیجیان باندھی کف پائے نگار
کہ شانہ گاہی دوش پر گہ پشت گہ آغوش پر	نالہ لب خاموش پر خاطر یہ غم کے کوہسار

رات بہر پہرنا لڑکون حضرت مسلم کا صحرا مین اور نکلنا آفتاب کا اور بیٹھنا اونکا بحالت پریشانی بیچ نخلستان کوفہ کے

صحرا مین ہر جانب دوان چہرہ پہ اشک خون روان	تھا زعفرانی ارغوان گلبرگ تر اور خار زار
تاب و توش جبتک رہی کوشش بہت اپنی سی کی	جب طاق طاقت ہو گئی بیٹھی زمین پر بار بار
جو شب کا رنگ رو اڑا چمکا سپیدہ صبح کا	وہ شمس طلعت مہ لقا کیا دیکھتی ہین اکبار
کوفی ہی کی درمیان ہین آتی نظر ایوان ہین	ہم زیر نخلستان ہین اوس شہر کی قرب و جوار
یہ دیکہ کر گھبرا گئی مونہہ فق ہوا گھبرا گئے	بولی کہان ہم آ گئی وا طالع ناسازگار

چھپنا دونو لڑکون کا درمیان ایک درخت کی اوپر کنارہ فرات کی اور دیکھنا ایک عورت کا اونکو اور قدمون سے لپٹنا اوسکا

جو یان تھی پلجا ہون کہان چھپتی پہر کہان	اک چشمہ دیکھا ناگہان ساحل پہ نخل جوفدار
جای سلامت جان کر پنہان ہوے وان آنکر	چون ذکر باہجان کر اوس نخل کو زنہار دار

حال پسران مسلم

ڈرے ڈر کی مکرِ دیرینہ حاکم کے جورِ قہر سے ۔ لرزاں تھی نام شہر سے ہر دم بطالبِ پزیہار
دختر کا جو معصوموں کو تنہا دیکھ اوس سعیدہ نے کہا ۔ تم خوف مت کہاؤ ذرا ہی رسیانِ پروردگار
مجھکو پیمبر کی قسم کرار حیدر کی قسم ۔ خاتون محشر کی قسم سوگندِ ذاتِ کردگار
گر تمپہ صدمہ ہو ذرا میں جی کروں پہلی فدا ۔ واں تک چلو بہرِ خدا ہی یہ مکانِ خوف دار
یہ سُنکی وہ راضی ہوی لکلی شجر کی جوف سے ۔ تب اونکو آغوش میں لی دونو چلی ہو بیقرار

قیام کرنا حضرت مسلم کے لڑکونکا تہ خانہ مکانِ زوجہ حارث نابکار میں اور سو جانا دونو کا بعد فراغت طعام اور مقفل کردینا دروازہ تہ خانہ کا

تہ خانہ میں لاکر بٹھا کہانا کہلا پانی پلا ۔ اک فرش پاکیزہ بچھا اوسپر دیا اونکو قرار
وہ راتکی جاگی ہوئی آرام پاکر سو گئے ۔ باہر سے اوسنی قفل دی سنگین کیا اخفای کار
تہی مرگ اوس کاشانہ میں پوشیدہ آب دانہ میں ۔ کر قیدِ بندی خانہ میں تنہا دیا لا گہیر گہار

وارد ہونا حارث کا تلاش پسران حضرت مسلم سے اور آنا مکان اپنے کو اور سو جانا اوسکا بعد فراغت طعام بوجہ کسلمندی راہ کے

جب طی ہوی یکپاس شب حارث سگ دیوانہ تب ۔ باہر سے آیا پر غضب مردم گز و مردار خوار
جب زن پہ جہنجہلانی لگا بولی ہوا ہے آج کیا ۔ کہنی لگا مرکب میرا ضایع ہوا اور میں بہی خوار
لینی کو اسپ و زین و زر دوڑا پہرا میں دشت و در ۔ پائی نہ مسلم کی پسر گہوڑا ابہی ڈالا اپنا مار
جو ما حضر موجود تہا جب اوسنی مانگا لا دیا ۔ وہ دوزخی بہی مرہا بستر پہ کر کی زہر مار

آگاہی پانا حارث کا موجودگی طفلان حضرت مسلم تہ خانہ مکان میں اور توڑ ڈالنا قفل کا اور کہینچکر لیجانا دونو لڑکونکو دریا کے کنارے پر

حال پسران مسلم رض

نی کچھ ترا نقصان کیا حاکم کا نی کچھ لے لیا — کچھ دشمنی کا واسطہ کچھ جرم بھی ای ہزرہ کار

حاکم بھی گر دیکھی کری رحم اپنہ بچّے جان کے — کیا ہو گیا ظالم تجھی کیا ہی خدا کی تجھ پہ نار

اوسنی نہ جب وسکی سنی ہو نعرہ زن کہنی لگے — ظالم نہیں سنتا میری ای دادرس پروردگار

کیا مجھسی نادانی ہوئی کیا بیوقوفی میں نی کی — اس بات سی آگہ نہ تھی ناحق ہوی میں شرمسار

اونکو تو خود اِلکار تھا لائی ہیں کر کے التجا — جو کچھ کیا میں نی کیا اُس خوں کی میں ہوں جرمدار

کون ایسا حاکم مہربان کون ایسا حامی الکاہان — میں اُدکو جاوُن کہاں تا ہوں نہ پچی ستمگار

منع کرنا زوجہ و غلام و پسر حارث کا حارث کو قتل اطفال سی اور قتل کرنا حارث کا اون تینون آدمیونکو بعالم طیش

وہ مومنہ یارب زنان تا بجر تھی یوں ہیں ان — کھینچ اوسنی تیغ خونچکان چاہا کہ چھوڑے اوسپہ وار

بیٹی نی للکارا اوسی چھوڑا اسی مارا اوسی — بیٹا نہ تھا پیارا اوسی فرزند و تیغ آبدار

قتل پسر جب کر چکا پھر تیغ لی زن پر جھکا — تھا جو غلام باوفا اس مومنہ کا شیرخوار

پاس ضاعت اوسنی کمر تن کو کیا اوسپر سپر — اوسکا بھی کاٹا اوسنی سر شمشیر پیہم مار مار

جب قتل اُمن وعبد کر لی تیغ بُران خونمین تر — بچّون پہ دوڑا بدگہر مردود ناشایستہ کار

وہ عاقبت خیر اوسگھڑی بچّون کی اوپر جا گری — آئی جو تیغ اوسپر پڑی قیمہ ہوی وہ جان نثار

وہ مومنہ جب سر جُھکی تب جاریہ حائل ہوئی — ظالم نی مارا اوسکو بھی اور سر لیا تن ہی اُتار

جانا دونو لڑکونکا دریا پر واسطی وضو کی اور کھینچ لانا حارث کا دونونکو اور قتل کرنا اونکا

بچّون نی دیکھا خون بہا گھبرا گئی شُشدر ہوا — چہرونسی رنگ اُڑا اور ہو گئی تن رعشہ دار

حال حارث ظالم

حاکم سے کار بدی اور مارا جانا حارث کا

فصلی مین کلب نوحوک کی آخر کو مہمان کر آوری ۔ باری شفقی کو آگر دی ہیکو ادیا انجام کار

مارا جانا مشکور محافظ زندان کا بمقدمہ طفلان حضرت مسلم کی

کرتا ہی اک راوی رقم مسلم سدہار ی جب عسم ۔ بیکس اسیران الم مظلوم کی دو گلعذار

پابند حیرانی ہوی قید پریشانی ہوئے ۔ محبوس زندانی ہوئی جون یوسف دور از دیار

روتی بلکتی ہر زمان کرتی بہم آہ و فغان ۔ بیخواب چشم خونچکان بیتاب جان بیقرار

کر کر کی یاد غم واب جون ابر روتے روز و شب ۔ ہر دم گرفتار تعب ہر لحظہ تہا رونے سے کار

کہانا نہ کہاتی اک ذرا نی آب سی لب آشنا ۔ رو رو کی دن کرتی ادا دیوار و در سے سر کو مار

مشکور زندان بان جو تہا غمخوار آل مصطفی ۔ محبوس اونکا دیکہنا تہا سخت او سپر ناگوار

ہر وقت تہی فرصت مگر کہول اکی تب زندانگر ۔ چپکی رہا دونو کو کر دلسی اوتار اغم کا بار

معصوم ہمراہ بدر ٹہری جو تہی قاضی کی گہر ۔ دیکہا تہا وہ ہی رہگذر اکر وہین پکڑ اقرار

حاکم نی جب وقت سحر اخبار سی پائی خبر ۔ زندان سی مسلم کی پسر غایب ہوئی تا آشکار

مشکور کو فورا بلا تہدید سے کہنے لگا ۔ کیونکر ہوئے قیدی رہا دشوار تہا اونکا فرار

بولا وہ مرد با صفا حبس انکا مجہپر شاق تہا ۔ چہوڑا امین کر خوف خدا البتہ ہون تقصیر وار

یہ سنتی ہی ا ظلم لعین ناخوش ہوا اور خشمگین ۔ جلاد بلوا کر وہین آخر کیا اوسکا بہی کار

اوسکی تو قید زندگی توڑی نہ افزندگی ۔ پابند سر تا بندگی ملعون ہوا شیطان شعار

مجرا کرنا خادمان جان نثار حضرت سید سرورا علیہ السلام کا اور جنگ طلب کرنا عمر سعد ملعون کو فیونکا حضرت سی اور روانہ ہونا حضرت امام حسین ع کا مع عزیزان کوفہ سی کعبہ کو

امی خاص ارباب امم ابن علی کے دوستدار ۔ ہی وقت مجرای خدم کرتی ہین خادم جان نثار

الا ہمین ارشاد ہوجا ابن مرجان شہ سی جو — اسخن کی ہون پاداش جو حضرت سی ہو مامور کار

شہ نی اونھین جہاتی لگا فرمایا یہ کہتی ہو کیا — سیری لئی یہ ماجرا آیا نہین ہی جا بی عبار

لازم نہین یان کیف وکم آگی ہی وا جب ہی قدم — میدان ہی اور جانباز ہم اب جو رضا کردگار

دوچار ہونا لشکر حضرت امام حسین کا لشکر حاکم شام سی

یہ گفتگو تہی درمیان جو فوج کوفی ناگہان — با رایت نکہت نشان جو شندہ ابر تیرہ وار

اک دور سی آئی نظر جو پن باد صرصر تیز تر — کینو نسی دل کی سر بسر منہ پر سپرہای عبار

آئی ادہر تہی رہ چلی سبقت ادہر بہی تہی پیشتر — در خوردہی تاہو گئی لشکر ہوئے باہم دوچار

پیشین کا او سدم وقت تہا اوتری امام پیشوا — پڑہ کر نماز ظہر تا ہون جانب منزل سوار

حاضر آنا حر سپہ سالار فوج شام کا بخدمت حضرت امام حسین علیہ السلام کی اور مشورہ دینا حضرتکو واسطی واپس جانی وطنکی

حر آفرین حبشیں عدو دیکہ آپ کو کرتی وضو — دوڑا ادائی فرض کو پیش امام ذو وقار

پاس آگی جب مجرا کیا فرما کی شہ نی مرحبا — پوچہا کہ یاری کو چلا بولا براہ کار زار

لاحول تب شہ نی کہا حر سنکی شرمندہ ہوا — جب فرض ہم شین پڑہ چکا شہ سی ہوا منت گذار

ای نور چشم مصطفی حضرت کی قتل و گشت کا — اسطور سے مضمون بند ہا سنئی ذرا ای تاجدار

فوج آئی جب تک شام سی بہیجا ہی مجکو اسلئی — لشکر کی گہیر ہین رہے تا خیمہ دولتمند ار

ہی مصلحت ترک عزا اسجا سی پہرنا ہی بجا — یہ مجہسی کہئیے بر ملا یان ہین حرم محمل سوار

تو اپنا لی خیل و خدم کر فاصلہ سی جا خیمہ — تا دور ہون اونسی حرم ہین یہ گروہ پردہ دار

ذکر لشکر حضرت امام حسین و کوفیان

خیمہ نصب کرنا حضرت امام حسین کا بمیدان کربلا اور مقیم ہونا مع عزیزان بتاریخ دوم محرم الحرام

معرکۂ جنگ حضرت امام حسین ع

راہ لانی پانی لشکر امام نامدار کی بند کردینا ابن سعد نابکار کا تاریخ ۹ محرم الحرام و غلبہ تشنگی عاید ہونا سبھون پر

سبط پیغمبر نی کیا جسدم ابا ئی مطلقا — تب ناریون نی طیش کہا کی بند راہ رود بار
دو روز بندش آب کی فرزند پیغمبر پہ تہے — تہا جو ہجوم تشنگی تہی جان بلب خورد و کبار
روز نہم کی صبح کو بن سعد لی خیل عدو — میدان مین آیا جنگ جو ہمراہ مین شہر دین کی خود
تشنی رکہی حرب عمر موقوف بر روز دگر — تا کر کی طاعت مین سحر اوس رات ہون شب زندہ دار
جتنی موالی ساتہ تہی اک اک سی فرمانی لگی — ہین یہ فقط دشمن میرے انکو نہین کچہہ تمسی کام
اک شب کی مہلت آج ہی کر جاؤ تم منزل کو طی — اس تہلکہ مین تابکی بربادی و مرگ و مضار
جتنی رفیق و خویش تہی مخلص مروت کیش تہی — سب باارادت پیش تہی کرنیکو اک اک جان نثار
کی عرض ای سبط نبی یہ ہمسی ہوتا ہے کوئی — بیعت کی پہر تجدید کی مرنی پہ ہو کر استوار
فرماکی حضرت نے دعا گر زیب تن رخت صفا — ہونی لگی گرم بکا مصروف یاد کردگار
صبح قیامت کی وہ شب طاعت مین گذری سب کی سب — تا صبحدم تہی یاد رب با دیدہ ہای اشکبار

میدان مین آنا لشکر شامیان و کوفیان کا واسطی جنگ کی و مقابلہ کرنا لشکر حضرت امام حسین علیہ السلام کا

چمکا سپیدہ صبح کا گردون ہوا رایت کشان — ہل من مبارز کی صدا میدان سی آئی ایک بار
پرہول طبل جنگ تہا اسپونکا ضیحہ جانگزا — لشکر کا غل وحشت فزا فوجونکا یورش حشر وار
سجاد سی برخاستہ کی تیغ و سپر درخواست کی — تن پر زرہ آراستہ کی خیمہ سی نکلی شہر یار
آئی جو بیرون خیم دیکہا کہ سب خیل و خدم — با رایت و طوع و علم صف بستہ ہین کب سی ا

سعید انہین جسبجا ڈرگیا سام و نریمان ہٹ گیا
بہمن کا پتہ پہٹ گیا رستم اوڑا سیمرغ وار

سر اور طمانچہ بانڑہ اک چو ملکی کا ہاتہ تہا
سر مکہہ ہزار رزن سی کہڑا ایک ایک اڑ تا تہا گوہار

بہمنڈا ر مارا جسبکی جا بہٹ کر تغار اہو گیا
دوزخ کی اوڑہ بہاگی ہوا لبس کہل گیا اسفل کا عار

آیا کوئی گر ہاتہ سہی بس ساتہہ ہی تہی ہٹ گئی
انچی اور انی کو وہی خود بنگیا تیغی کی دہار

جسوقت بولا یا علی غولو نمین ڈالی کہلبلی
خود سیان سی اوگلی چلی سیف دو دم جون ذوالفقار

سب فوج گہونگہٹ کہا گئی تا ارض کروٹ کہا گئی
صف ستی کہ پالٹ کہا گئی مار اکڑ کر جبکہ وار

جب قتل و کشت و حرب کی نوبت بڑی حد سی ہوی
شرمندہ ہو فوج شقی یکہ یہ ٹوٹی ایک بار

تیرانہ شمسیر آزما غولو نمین در آتا جو تہا
اک سنگ صفت نامرد کا آیا جبین پہ اسکی وار

کا سر ہوا سر کا جدا گہوڑی سی غش کہا کر گرا
شہ کو پکارا سید اادرک بجالی شہریار

سنتی ہی شہ حر کی صدا بالین پہ آئی و نعرۃ
سر خاک سی اوسکا اوٹہا زانو پہ رکہا چشم زار

فرمایا ای حر آفرین بولا با آواز حزین
ہو مجہہ سی راضی شاہ دین بولی بجا ای جان نثار

تجہہ سی خدا راضی ہوا راضی رسول کبریا
تو نی علی کو خوش کیا خوش مجہکو ای شائستہ کار

سن شہ سی تقریر خوشی خوش کر وداع زندگی
جنت کی حر نی راہ لی حضرت کو چہوڑا اشکبار

ذکر شہادت حضرت حر علیہ السلام کا و مقابلہ کرنا فرزند و اخی و عبد حضرت حر کا ساتہہ لشکر کفار کی اور مارا جانا تینون شخصون کا ہاتہہ ظالمان سے

یہ دیکہہ فرزند و اخی غیرت مین آکر عبد بہی
ایک ایک نی شمشیر لی تینون نی ماری چہپہ زار

جب تیغ و تیر و گرز لی چو گرد سی دشمن جہکی
فردوس کو راہی ہوی مقتل سی تینون اکبار

ہو غور فرمادلین شہ تب بشر طاق خیمہ گہہ
پاکیزہ سی صاف ایک جگہہ ارض ارم سی ہمکنار

شہادت حضرت حر علیہ السلام

ای اخی قائم رہو نعمت رہی یہ برقرار
آراستہ چپوٹو کو کر بنو ہوا کی مرنی پر کمر
سازو یراق پر گہر و حلیہ مرصع زرنگار

شہادت پا نا مصر دو بہائیون حضرت
سید ابرار عون و جعفر گوشہ ہای زینب زار کا

دو نو جوان محبوب کو دو جان سے مرغوب کو
در دو ماہ خوش اسلوب کو زینت سی کرکے تیار
بہیجی مین قربانگاہ مین جانی مین سیف آبدار
اتنا ہی مہر و ماہ مین رنج کسوف روزگار

روایت شادی حضرت قاسمؑ

ملتی ہین ساری خاک مین خار و خس و خاشاک مین / گلچین خزاں انکی تاک مین بیٹھا ہی زیر شاخسار
ماتم ہین شاہ کربلا سوسن نمط نیلی قبا / خونبار چشم کحل سا چون لالہ سینہ داغدار
جاتی ہین میٹی بہانجی ماموں پہ کوہ اندوہ کی / تنہا رہین شیون پڑی دو بیار ہین آہونکی مار
یعنی بنات شاہ کربلا جو حرم غلام باصفا / ابن واخی و عبدالله ہو ہو چکا اک اک نثار
عون اور جعفر نوجوان حضرتکی خواہرزادگان / نوبادۂ باغ جنان گلزار جنت کی بہار
مرجان مژگان حسن ہر آہی دلجونکی رتن / لعل بدخشان مین دُرِّ مکنون آبدار
تنہائی شاہ امم اد یورش فوج ستم / کھاتی تھی دونو دلمین غم جب دیکھتی تھی باربار
ڈٹ کر مسلح ہو گئی تیر و سنان کی سامنی / غیرت سی اونکی دلمین تھی از بسکہ ہجوم خارخار
لیکن میانستی نہی فوج مخالف پر جھکی / دریا پہ جاری کر دئی خون وان کی جویبار
جس صف پہ گھوڑی چھیڑ کر جھکتی تھی مثل شیر نر / بادل سا جاتی پہاڑ کر اوس صف کی باہر برق وار
از بسکہ ضربت لئی خالی کوئین بہر بہر دئی / واصل جہنم کی کئی اہل جہنم بیشمار
حیدر کی دو شمس و قمر تھی گرم جانش یکدگر / تھا دشت روشن سربسر فوج سیہ دلیل تار
یکسو تمازت شمس کی یکسو ہجوم تشنگی / سوزندہ جوش مردمی تابندہ صحرا تفتہ وار
تھی زیر پای نازنین چون تابہ آہن زمین / لب پر زبانین آگئین پڑ پڑ گئی حلقومین خار
تفشیدہ جان بیجان کرے تھی غش کیحالت مین پڑی / نامرد سب جھک جھک پڑی اک ایک پر سو سو ہزار
اوس تشنگی مین ہو گیا باران تیر اشقیا / گھیری تھی چون ابر بلا از بس سپیر رو بر کنار
کوثر کی چشمہ کو گئی دریا عطش کا پیر کے / بحر شہادت مین ہوی دو دُرِّ یکتا غوطہ خوار
جب سوی میدان دغا شہ نی یہ دیکھا واقعہ / باصاحب رایت چلا وہ سید عالی وقار

[illegible]

گہ مثل شبنم دیر تک حیران بازی فلک | گہ دیکھ ہر سو یک بیک جون چشم انجم اشکبار
تھا عقد جو نوشاہ کا تھا قرب مہر و ماہ کا | تضمین تھا مصرع آہ کا مصرع تمنا ئی کی جا
اور ٹھا مین سی جب بھی گلشن کو کیا رونے بھی | ہی مسند نوشتہ یہی آنکھو نمین ان دلہن کی تار
دیتا ہی دھوکا گویا آرام مین نوشہ گیا | ہی گاؤ تکیہ پر پڑا خالی و دوشالہ گل انار
مسند ہی خالی مسند نشین اور آرسی مصحف وہین | نوکدخدا دولہن حزین شادی کی دلدن اور زار
اہل طرب اہل عزا ہی حسرت و ماتم بپا | مشہد بنا پروانہ کا دولہن بنی شمع مزار
عشرت کدہ ہی غمکدہ خلوت سرا ماتم سرا | شادی مین شیون پڑ گیا دن ہو گیا تاریک و تار
جب غنچہ ہای جعفری ٹوٹی بباد صرصری | باغ حسن کی خاطری سایہ ہوی بر برگ و بار
قاسم ع جوان نوکدخدا بر مین شہانا بیاہ کا | رنگین حنا سی دست و پا سہرے سے چہرہ نور بار
گلبرگ شربت نوش مین تنگ تبسم جوش مین | جون شمع قدس آغوش مین شادی کا خلعت زرنگار
تھا عطر سی جیب قبا دامن تلک ڈوبا ہوا | آغوش مین نام خدا زیبا گل خوشبو کی بار
پوشاک مین مہکی ہوی ورثہ مند خوشبو عنبری | نکہت سی جسکی بہشتی ہو روح کو بی اختیار
بازو پہ جوشن زیب تن خشان مرصع نور تن | گرد استوا کی حلقہ زن تھی سبعہ سیارہ وار
انگشت مین انگشتری شادونی کی زیبا لیتی سہرے | جون زہرہ پوشان مشتری انگشت نوشہ با بہار
ہو منھ پہ زیبا رنگ پان لخون کن خونین دلان | جیب شفق سے ہو عیان جون ماہ نو کم آشکار
پھولی ہوئی منھ پر شفق ابرو کی کج ماہ دو شق | چہرہ حیا سی پر عرق ماہ جبین ستارہ بار
رنگ بشاشت رنگ مین حیا ہو کی دامن تنگ مین | جون گل ز رخصت تنگ مین پہلو سمٹا تا نہار
حسرت بھری ارمان بہرے شادی کی مسند چھوڑ کر | ہر سو حیا مین مرنی چلی سب حسرتو نکو دل مین مار

بیان وقت شہادت حضرت قاسم علیہ السلام گلگون کفن مقبول انام

شہادت حضرت قاسم ع

[illegible]

شہادت حضرت عباسؑ

اے غازیان ملک غم صاحب نوایان الم
ہے آج محشر گھر بہ گھر گرا حیدرؑ کا پسر
ہم بازوے نجم الشرف کشاف بحر لو کشف
جاتا ہے عباسؑ علیؑ گریان سکینہؑ دل جلی
نازل ہوئی کیسی بلا آئی قیامت بر ملا
روے ضریح اندوگہین ممبر بجان ہم حزین
غازی تو ہے قربان شہداست بلا گردان شہ
یعنی غم قاسم سے جب سرور کا آیا جان بلب
اس داغ سوزان سے اوٹھا چون شیر گردون کیا
فرما کے مغفر زیب سر چار آئنہ ہمدوش بر
یکسو حمایل دوش کا تیغا الیمانی کیا
باکام افعی ہمزبان باموج آتش توامان
جوہر کی جوشش ابر سے ابر سیہ پیکر ہوئے
افشان کمند خصم جو روے زرہ پر یکسو
ترکش میں مار تیز پر خفتان شکن تیر دو سر
پنجہ میں تھا البرز سان اک آہنی گرز گران
تھا سایہ افگن دمبدم تارک پہ طاؤسی علم
بالا بلندی میں الم فرق پر سیف دو دم

نفرین کن اہل ستم اہل ولا پر سرشار
دنیا سے کرتا ہے سفر عباسؑ غازی نامدار
ساقی کوثر کا خلف سقاے بیت شہریار
شبیرؑ کو ہے بیکلی ٹوٹی ہے بازو زوردار
ہے صاحب رایت چلا باراحت گردون قرار
غم سے علم گردون خمیدہ موتنہ پر او داسی آشکار
ہردم زیارت خوان شہ شبانہ شہید وار
دن ہو گیا کہرا کا شب گھر ہو گیا دشت دیار
ماہ بنی ہاشم جو تھا فرزند شبیر کردگار
پشت مبارک پر سپر مہر علیؑ بند استوار
رونہ بر میں ڈوبا ہوا پشت خمیدہ موج ملک
با چشم ضیغم ہمعنان با برق سوزان ہمکنار
با آتش سے آب تاب کی تابندہ برق بیقرار
رستم کی قلاب گلو سہراب کی گردن فشار
فرمان میں قربان کمر پیچان کمان حلقہ دار
سر کوب گردان جہان با بہمن اسفندیار
طوبی نگلزار ارم طاؤس جنت مرغزار
پرچم برنگ طرہ خم جیون کاکل مرغولہ دار

مخزون صد اعباس کی ناگہ جو حضرت نی سنی | دست مقدس سی گئی شہ کی عنان اختیار
شبدیز کو مہمیز کر بالین پہ آئی چشم تر | سوی اخی پر موتہہ کو دہر گریان ہوئی زار زار
سنکر فغانِ شاہ دین دین کہول چشم خون فشان | بس دیکھہ حسرت سی ہین کی جان بہائی پر نثار
جام شہادت سی جو وان غازی ہو سیراب جان | تہی صورت بسمل طپان لاشی پہ سرور بیقرار
لاشی کو مقتل سی وو اٹھا لاکر شہید و غمزدہ کہان | خبت کی لشکر کا گیا صاحب لوائے فتح یار

رخصت طلب کرنا حضرت علی اکبرؑ لخت جگر حضرت امام حسین علیہ السلام کا واسطی جنگ دشمنو کی باپ اپنی سے

ای دیدہ فرش انجمن کر اشک خون سی لالہ زار | اوج انبوت کا چمن گریان ہی بنشانِ بہار
شبیر کا اکبر خلف نوبادہ باغ نجف | ہم ہیکر شمس الشرف مکسوف ہی نور دیار
جیب سحر شیون سی شق خون پاش دامان شفق | اطفال انجم رنگ فق بادِ شمالی خاکبار
رقت مین شمع انجمن سب کربلائی پیرہن | دیوار و در ہین سنگ زن محراب و ممبر لرزہ دار
ہین سینہ شق صف زمین شیون مین تا جنت نشین | اہل عزا اندوہگین بزم عزا محزون و زار
یک یک سلامی سایبان سر و چراغ انکہو میں جان | ہین جلجلی نوحہ کنان اور تمتمی تعزیہ دار
قندیل در و دل بلبلہ فانوس خانہ نقش سبکی سب | شمع سحر رخصت طلب شبستان تخت زرنگار
کی اشک مروارید سی زاری ضریح پاک نی | ماتم سی ہین فرزند کی رقت مین شاہ نامدار
عابد گریبان چاک ہی بانو کی سر پر خاک ہی | زینب پھوپھی غمناک ہی اہل حرم زار و نزار
یعنی صف ناوردسی میدان گیر اوردسی | ہمدستی دور خوردسی تیر قضا کی دلفگار
صاحب علم جب اوٹھہ گیا لشکر کا مطلع صاف تہا | شہ کا علی اکبر سوا کوئی نہ تہا غمخوار و یار

روایت حضرت علی اکبرؑ

یکسر گریبان چاک تھی با دیدۂ نمناک تھی
سلطان برے خاک تھی روتی تھی اپنی زار زار

طاری تر لیعی آفات تھی آنکھوں میں نکی رات تھی
غم سی عجب حالات تھی شیون کدہ تھا روزگار

اون سب کو بیکل چھوڑ کر علیہ رو خاک پر
میدان میں کھوڑا انیکو سر خیمہ سے نکلا بیقرار

سوار ہو کر جانا حضرت علی اکبر کا بمیدان وغا اور مقابلہ کرنا دشمنوں سے

حاضر در دولت پہ تھا برش عقاب باد پا
شاہین پرش پر رشک ہما سیمرغ گش عنقا شکار

برگستوان زر سی تھی زیبا کفل ناکیسرے
خرطوم جون منقار سی طاؤس کی تعلیق مار

تعویذ پر ہیکل کی یان بدر و مہر نو غش کنان
طرہ پہ کلغی کی وہان عقد ثریا تھا نثار

محبوبوں سی سر سبز تھا اک پری کی شکل پر
لجگاہ اور زرین جہنور بال پری سی ہمکنار

زر و زرین خوشنما جلوہ میں عالم نور کا
اورنگ طاؤسی پہ تھا جون مہر جم نور بار

و اس کو جب گردان کرنے لگا اکبر سوار
او سدم شہ کونین پر تھا طرفہ حال اضطرار

ہنگام تودیع پسر دلخستہ با مژگان تر
پڑھ پڑھ دعائیں با اثر کرتی تھی گرد اوسکی حصار

کر اوسکو تفویض خدا کرتی تھی حق سی یہ دعا
فوضتہ یا ربنا احفظہ من شر الشرار

آداب شہ لا کر بجا اکبر نے چھیڑا بادپا
ہونے لگا پایان دم ہوا دان خاکسی اوٹھا غبار

آیا جو ہمشکل نبی با صولت پیغمبری
دیکھ اوسکی حملے حیدری لرزان ہوئے سب نابکار

تھا لشکر کفار میں اس خوف سی شور و شین
آیا تھا بید حسین آیا رسول کردگار

اکثر کا رنگ زرد ہوا اوڑا اکثر کی لرزان دست و پا
اکثر امان جو بر ملا اکثر مہیائی فرار

شکل ہمیبر دیکھ کر لشکر ہوا زیر و زبر
گر گر گئی تیغ و تبر مر مر گئی خذلت شعار

یہ دیکھ حالت فوج کی تب زادۂ سعد شقی
باماندگان مابقی کہتا تھا با آہنگ جار

روایت حضرت علی اکبرؑ

شہادت پانا حضرت علی اکبرؑ کا

چون نکہت گلشن ہوئی روح اوسکی راہی خلد کی — باد خزان سی لٹ گئی باغ امامت کی بہار

لاشہ جگر گوشہ کالا گنج شہیدان مین رکھا — شہ نی شہید و نکی کیا شہزادیکو شمع مزار

یون ہوگیا جنت نشین اکبر سا فرزند حسین — وہ یوسف شیرین زبان وہ نوجوان گلعذار

نورس گل باغ علی شاخ جوان یون اگئی مرگ جوان — آغاز فصل عنفوان دیکھا یہ رنگ نوبہار

از بس غم اکبر مین تھی حالت تبہ شبیر کی — مجروح تھی روح نبی جان علی تھی بیقرار

حالت غیر ہونا حضرت علی اصغر لخت جگر حضرت امام حسین علیہ السلام کا بسبب تشنگی کی اور لیجانا حضرت امام حسینؑ کا حضرت علی اصغرؑ کو آگی دشمنو نکی اور طلب کرنا پانی کا واسطی اونکی

ای بلبل آزردہ جان زار گل تد سی ہزار — قمری شمشاد جنان طوطی مشہد مرغزار

شبیر کا خندان چمن شاداب گلزار حسن — ہی غارت باد فتن تاراج فوج انتشار

کیا ہی رضای ایزدی کیا ہی قضای لم یزلی — ضایع ریاض احمدی دست سموم روزگار

گل ہوچکی وقف زمین لالہ ہی فنا کستر نشین — ب شگفتہ غنچہ بھی نہین تھی ہر روش شاخسار

نورستہ گل لبتہ لب اصغر صغیر غنچہ لب — کمایتر صرصر تشنہ لب گرتا ہی بارے خارزار

غنچہ تو ہی خون در دہان گل غمسی چیب جان در — نرگس بحیرت دیدہ بان سرو چمن تصویر وار

سوسن کبودی پیرہن نعمان بداغ سوختن — دست بنفشہ موی کن آتش فشان آہ چنار

داودی وجامہ دری عباسی وشیونگری — سینہ کنی جعفری صد برگ جیب تار تار

شق جیب جان نسترن فق رنگ روئی یاسمن — یلمق بدوش گل کفن زنبق سر بالای ار

بید غم دل ریحان تر برگ حنا پر خون جگر — پرآب چشم نیلوفر تار غم گلہای نار

بگرفتہ دل غم سی تھی باحالت ابتر سہی — شبنم باغوش تھی چون ابر نم اشکبار

شہادت حضرت علی اصغرؑ

[illegible]

آلات حرب و ضرب کی آراستہ جب ہو چکی
بالین عابد بیمار کی رخصت کو شہ نامدار
مکشوف علم شہ او سکی دل روشن پہ کر
اور ان عابدین کی ذات پر کی امامت کا مدار
فرمایا اوس نور نظر مین رحمت خصم از ار دین
بیمرو تحملی ہی ہیتین غالب ای اے شاہ شہ کار
یہ عقل و دین وداد کم گشتہ کرین گی اشتہار
شان ید اللہی کو تم نے علم کرنا زینہار

ہی صرصر خاطر شکن مصروف تاراج چمن	ہین یاسمین و یاسمن غلطان سر خاشاک خار
ترک سموم پر جفا از بس ہوا تیغ آزما	خون شقایق سی ہوا صحن گلستان لالہ زار
بالا بلند ارغوان با سرو رعنا تو آمان	مجروح شمشیر خزان مقطوع ہی تا شاخسار
شمشاد فردوسی چمن شمع بہاری انجمن	ہی بحر خون مین غوطہ زن افتادہ طرف جویبار
نو غنچہ گل نیم وا گہوارہ پرورد صبا	آغوش گلبن سے گرا وا غنچہ سی نا امیدوار
تا بہمن سفاک دی آئی ہوا ہے ماتک رے	یا سبزہ بیگانہ ہی پامال جنگ روزگار
گلشن ہوا ارا الم غارت ہوا سی یکقلم	ہین سیف سیفی سی قلم ہر گل پیادہ یا سوار
جیش تباہی کا ہی غل ریزان ہا چین بر گل	باقی ہی اک سلطان گل تخت چمن کا تاجدار
وہ گل ہی گلشن سے جدا نرگس نمط سر تا بپا	واسوہی گلچین قضا رکھتا ہی چشم اشکبار
وہ سرو ہے رحلت گزین قمری ہی خاک نشین	تیار ہی جسکی تئین طوق گران گردن فشار
ہو خسرو گل نی فسون جاتا ہی گلشن سی وطن	رہتا ہی چشم تر سی خون گلگک پریشانی نگار

جانا خیمہ مین حضرت امام حسین علیہ السلام کا واسطی رخصت لخت جگر حضرت عابد کے اور آراستہ کرنا سامان جنگ کا اوپر جسم اپنے کے اور رخصت ہونا مرکب سے

صبح شہادت ہو چکی اک مہر و انجم نثار	تنہا ہین شہ تحت السما کالشمس با پایان النہار
جون صبح صادق سینہ شق آغوش ہم جیب شفق	چشمان تر خون مین طبق اشکو نسی امن لالہ زار
دیکھا تو وقت جنگ ہی فرصت یہ عرصہ تنگ ہی	ضبط و تامل ننگ ہی صبر و توقف شرم و عار
وہ سرگروہ جاہدین عالیجناب شاہ دین	بہر وداع عابدین خیمہ کو آئے دلفگار
فرما کی تجدید وضو بیٹھی دعاگو قبلہ رو	خادم سی فرمایا کہ تو لانا سلاح کارزار

معرکہ
حضرت امام حسین
علیہ السلام

[illegible]

فورا جلوہ دار قضا لایا برابر باد پا ++	دیکر رکاب زین مین پا راکب ہوا وہ شہسوار
فرمان حق سی ایک بیک کرنی کو سرور کی کمک	حاضر ہوئی جن و ملک باندہی دو جانب سی قطار
خیل ملک سدرہ نشین با حضرت روح الامین	نازل ہوئی طرف یمین اکدستہ ابلق سوار

حاضر آنا فرزند جعفر پہلوان کا مع فوج جنیان کی خدمت حضرت امام حسین علیہ السلام مین واسطی جنگ کی دشمنو نسی اور منع کرنا حضرت کا اور کلمات یاس لانا زبان مبارک پر

فرزند جعفر پہلوان باجنس قوم جنیان	بہر جدل لبستہ میان حاضر ہوا سوئی لسیار
سر حلقہ کروبیان ہو دست بستہ بر میان	شہ سی ہوا منت کنان بہر رضای کارزار
حسن شاہ دین عرض رضا کرنی لگی منع وابا	یان بہی فقط انکار تہا وان تہی منت بیشمار
تا دیر یہ تکرار تہی وان امر خواہی یان نہی	مطلق نہ جب رخصت ہوئی خامش ہوا مایوس وار
تب بادشاہ جنیان قربان شہ ہو کر بجان	شہ کا ہوا یون مدح خوان کا خسرو عطشی یار
ہو تم شہ کون و مکان تم ہو امام انس و جان	تم ہو کریم دو جہان تم ہو حبیب کردگار
ائی شہسوار کربلا زعفر جو تہا والد مرا	سو حیدر کرار کا تہا بندہ خدمت گذار
مین خانہ زاد اس گہر کا ہون مسکین گدا اس در کا ہون	خاک قدم سرور کا ہون ادنا غلام جان نثار
ای سرور عالی مجہی امید انکی رخصت ملے	اس قوم ناہنجار سی اکدم مین لادون دمار
حضرت کی فرماتی ہی جہٹ باشکر خیر وہ چہٹ	تختہ زمین کا دون الٹ کردون نگون نا مسبار
شہ نی یہ فرمایا اوسی ایزد خدا ائی خیر دے	لیکن نہین لازم مجہی یہ امر کرنا زینہار
تم جنیان وہ آدمی تمسی او نہین نسبت نہین	ہر چند ہین اصحاب کین ہر چند ہین مردود کار
اور اب غزا کیا زیست کا کوئی نہ جب اپنا رہا	تنہا جیئی بہی ہم تو کیا یہ زندگی ہی ناگوار

معرکہ
حضرت امام حسینؑ

شہادت حضرت امام حسین ع

جو سر لیا زیر تبر تیرچی اوڑ اٹہ لے سر سبر — اک ہاتہ مین ہی سہوئے کرپس کہل بشکل انار
خنجر لوکیا اک گردہی جس شخص کی اوڑ کر پڑی — خون چلنے ٹٹنے کو ننگی کنعار کی خنجر کی دہار
چمکا کی جب ختلی سمند انداز کی ہر سو کمند — اعدا ہوئی سب وست بند اوس سی ہوی جو جو چار
باندہ اونکی دست کار کو از بسکہ بہیجی نار کو — پہنادی کفار کو محشر تلک لعنت کے ہار
جس خصم سی مرکب بِلا شاہ ید اللّہی مین آ — ٹپکا سر زین سی اوٹہا اوٹہا نہ میدان سی غبار
گہوڑیکو جہکا کر گئے جسطرف دشمن مر گئے — لاشون سی ہر سو بہر گئی میدان انکی آغوش و کنار
آئی جدہر بازو کشا اک زلزلہ سا پڑ گیا — واقع ہوا یہ تہلکہ فوج عدو سے ایک بار
زو چہوڑ کر زو تیر کی یکدست وہ شمشیر کی — میدان مین جو تکبیر کی نوبت ہوی تا دہ ہزار
عرصہ مین جو اوس پاس کی اعدا کی تیغ و تیر سے — اوس پاک تن پر آ گئی زخم و جراحت بیشمار
تیر ونکی پر رو در ہوا زخمون کی مونہ چون لادا — بازو ہوا بال ہما تا نہی ہوا طاؤس دار
اسن جا تمازت شمس کی وسن جا ہجوم تشنگی — زخمون سی پایان انداز تہی خصمون سی ان بیکار و کار

شہادت پانا حضرت سید الشہدا امام حسین علیہ السلام کا بدشت کربلا اور تاریک ہونا جہان کا اس ماتم سی اور نیز حال کشتہ ہونی عبد اللہ برادر زادہ حضرت کا

اتنی مین دن ڈہلنی لگا خورشید برگشتہ ہوا — ہاتف نی دی اک صدا کا ای مصطفی کی یادگار
وقت نماز آیا قرین حکم جہاد اسدم نہین — پڑہی نماز آخرین ای مرتضی کی ورثہ دار
ای شہسوار لافتا ور امامت جتبا — وعدہ کو اپنی کر وفا ای صادق القول و قرار
جو عین اوس گہمسان مین آئی صدا یہ کا نمین — چلتی تہی یا میدان مین یا میانمین تہی ذوالفقار
اک صاف سی جا دیکہہ کر گہوڑے کو ٹہہرا دیا — دان خانۂ زین سی اوتر بیٹہے بیاد کردگار

عاشق خدا کی ذات کا ٹکری رہ حق مین ہوا / ابن جناب لافتا فرزند شاہ ذوالفقار
بیحد جراحت تن پہ کہا مجروح مرکب سی گرا / راکب نبی کی دوش کا شہزادۂ دلدل سوار
شاہنشہ کوثر عطا بیکس لب دریا ہوا / لب تشنۂ الحمد بہ اشنا مقتول با خوں تیار
دریائی خونمین خشک لب کیسی ہوئی سیراب / کیا کیا شجاعان عرب اوس شاہ کی تہی خوار دیار

لوٹ لینا کافرونکا اسباب حضرت سید الشہدا علیہ السلام کو اور جلا دینا خیمونکا اور چہین لینا بی بی سکینہ کی بالیونکا کان سی اور ظلم و ستم کرنا عابد بیمار پر

بعد از شہادت شاہ کی ہونی لگی غارتگری / خود و جہلم سر سے لی بکتر لیا تن سے اوتار
توڑا علی بند سپر جوشن نکالا کہینچ کر / کہولا کمر بند کمر کہینچا دوال زرنگار
نیزی کو لی بہاگا سنان بن سعد ترکش اور کمان / شمر لعین خنجر کشان خونی کمند تابدار
بہر یزید دوزخی شمشیر شہ حرمل سے نے لی / قبضہ مین مرتد کی گئی شاہ نجف کی ذوالفقار
تہی بہترین اسلحہ تن پر جو داودی زرہ / تہی شیشش کی اوس پر نگہ تکتا تہا ظالم بار بار
چار آئینہ اک تیرہ رو کہینچ تہا برسی اکیسو / البرز پیکر گرز کو کرتا تہا اک کاندہی کا بار
ڈالی تہا کوئی سگ صفات اوس شہ کی دستار بلند / باندہی تبر سر کوئی کہات اور کوئی لگی سوار اسپ
دیکہہ اون لعینونکو فرس ماکر کی اپنا دست رس / ملک کی خون چہرہ سی لس خیمہ کو دوڑا اشکبار
دیکہہ اوسکو خونمین تر تر اہل حرم خستہ جگر / رونی لگی سر پیٹ کر دا حسرتا کر کی پکار
تہی اس مصیبت مین حرم جو یک بیک اہل ستم / تیغین گئی پرخون علم خیمہ پہ لوٹی نابکار
زر بفت کی خیمونکو بہی جب ناریون نے آگ دی / گلزار ابراہیم کی جہ مین ہوئین نخل شرار
جو کچھ اثاث البیت تہا پہونکا لٹا غارت کیا / یانتک کہ دُر بہی لی لیا معصوم دختر کا اوتار

حال ظلم فرقۂ کفار
و مظلومی عابد بیمار

کتنی ہین سر تن سے جُھدی جو نہین ہیٹ ڈوبی ہوے
تب دیکھ خلقت شہر کی او نکی اسیر ہی کسی
آخر کو سب ذی عز دی دار الخلافت کو گئی
پہر اون اسیرو نکی سحر فرق شہید ان ساتھ کر
شیرین کنیز شاہ تھی آزاد وہ و لتخواہ تھی
ہو نگی تیری مہمان ہم اگر وز با اہل حرم
یعنی ستم پیشہ جو تھی ہمراہ اہل بیت کے
اوس سمت قافلا کاروان تھی خلق نظارہ کنان
دیکھی تو ہی قیدی ہوا شہزادہ ہر دو جہان
گیسو سر شاہ اُمم اور کتنی سر بکیسر قلم
یہ دیکھ صورت اوسگھڑی حالت تبہ ہوگئی تھی
گھٹتی ہی یہ بیاجرا شیرین کو جینا تلخ تھا
مُنہہ نوچتے سر پیٹتے پاوں خراوی کی گرے
لی لی کی ناقون کی قدم ملتی تھی اور ہیر چشم نم
گہ سینہ زن عریان سر پہاڑی گریبان سر بسر
ہر چند حارث دیدہ بان تہدید کرتی ہر زمان
ہر دم غضب سی ہانکتی وحشت سی سر جہانکتی
ازبسکہ وہ بیجان تھی بیتاب جان اوس آن تھی

ہمراہ اہل بیت کی آتی ہین نیزون پر سوار
اک عالم رقت مین تھی شیون تھا اطراف کنار
اک شب وہان قیدی رہی بی آب و دانہ سوگوار
بہیجا سوی نحس البشر وخستہ و محزون زار
رہتی میان راہ تھی تہا شاہ کا اوس سے قرار
سو اپنا وعدہ ہی ستم ایفا کیا یون ایکبار
اوس بیہ مین قہار وہ ہوئی جیسا تھی شیرین خانہ دار
تا سوی شیرین ناگہان آیا بروی رہ گذار
آل نبی زاری کنان ناقونپہ عریان سر سوار
تلوار مین خون آلا علم یک حشر گو یا رو بکار
رڈتی ہوئی شیرین کو دی تب یہ خبر ناخوشگوار
مونہہ پیٹ سر چاک اوڑا دوڑی فغان کش آہ کار
قربان سر ہونی لگی اور شاہزادی کے نثار
لب شعلہ زا آنکھون مین نم گرد حرم پروانہ وار
مجروح دل خستہ جگر یارب زنان بی اختیار
کرتی ورانا وسیر بان دست جفا خذلت شعار
جاتی تھی خاکین ہانکتی ملعون سیہ دشمن مسار
پروانہ سان قربان تھی شمع ولا پر جان نثار

حال شیرین کنیز حضرت سید الشہداء کا

گشتہ ہنکی سر لی اشقیا چون شمس نیزون پر چڑہا ‌ ‌ زین العبا کو پیادہ پا لی ہی چلا بر روے کار

شمیرن نی شوہر سی کہا یون قید شہزادہ چلا ‌ ‌ آل نبی ہین لی روا بی مونس وے غمگسار

پہونچنا حضرت زین العابدینؑ کا مع اہل حرم شہر کوفہ مین روبرو یزید پلید کی اور خوش ہونا اوسکا اور قید کرنا آل مظلومونکو بیچ ایک قید خانہ تنگ و تاریک کے

قیدی حرم جاتی ہین یہ ہی ستم ہی ہی غضب ‌ ‌ بیٹھون مین کیا پردہ مین اب ہی ناسزاوار دنیا کا کار

مجھکو طلاق اسوقت دی باہر کر اپنی عقد سے ‌ ‌ شہزادیونکا ساتھ لی تا خادمہ بہی ہو نثار

آخر کو وہ تفتہ جگر شوہر کی گھر کو چھوڑ کر ‌ ‌ پا برہنہ عریان سر ہمرہ ہوئی با چشم زار

طی کر گئی جب راہ سفر وہ بیوطن خونین جگر ‌ ‌ تا شام پہونچی آن کر خاطر پریشان و دلفگار

گذری خبر خود کام کو آئی ہین بندے شام کو ‌ ‌ تب کر کے بار عام کو جاری کیا یہ اشتہار

آئین کرین سب شہر کو بازار و باغ و نہر کو ‌ ‌ کر دین مرقع دہر کو آرائیش سی خلد وار

تزئین کوی و بام ہو زرپوش خاص و عام ہو ‌ ‌ چون صبح شہر شام ہو حاضر ہو تخت زر نگار

شارع سی اہل بیت کو ہنگامہ اردو مین ہو ‌ ‌ قلعہ مین لائین روبرو با فر تہائی خون عصار

ناگہ اسیران حرم پژمردہ خاطر چشم نم ‌ ‌ زنجیر پای حزن و غم ناقہ سوار اضطرار

در کشیر حال زار سی محزون دل افگار سی ‌ ‌ آئی سر بازار سی با چشم ہای اشکبار

پہونچی ور ساعات مین وہ مبتلا آفات مین ‌ ‌ بلوہ ہین اک حشرات مین سر پی ردا نا دستوار

تہا بام و در پر جا بجا ہنگامہ محشر بپا ‌ ‌ تہی جمع اک خلق خدا گریان کوئی کوئی انزار

خصمان دین ندان خندہ اہل ولا بحرم قید ‌ ‌ فرحت سی چہرہ ناامید آنکہین تہین خونبار اشکبار

مقنع نہ تہا بالائی سر مرقع کی جا خاک گذر ‌ ‌ منہہ پر نقاب بکھر گر موئی سر و روے فگار

حال حضرت زین العابدینؑ و اہل حرم

...بلا آفات تھی آفات مین آفات تھی
...ن اگر رات تھی اک اک گھڑی روز شمار
...شب کٹ گئی پھر صبح جب طالع ہوا
...تن کی زندان ہوا اوسکا قرار
...زنجیری و گر دیوان مین اونکی پاؤن
...سبکو دیا آفتی کا بار

...ن کا موجب حکم یزید پلید پر
...کہ ایک شخص قوم نصارا قاصد
...درنے آل عبا سے

لبہای شاہ کربلا اک چوب سی کرتا تھا وا
وہ لب کہ خیر مصطفیٰ دیتی تھی بوسہ بار بار
اک قاصد انگلستان کا وہان آیا قضا
دیکھا اوسکی بی ادبی ایمان بولا کہ ای بیہودہ کار
ہی یہ سر سبط نبی بی بخشش خویش سے
دیکھا ہی کیا اکا ای شقی اسکا ہوی افتخار
اسکو محمد مصطفیٰ فردوس سے لاتی تھی
دوش مقدس پر چڑہا پھرتی تھی کرتی افتخار
گاہی جبین گاہی دہن گاہی گلو گاہی بدن

حال ظلم یزید پلید

یعنی سکینہ غمزدی جاگی کئی و نزات کی — رو رو کی اک شب سو گئی یاد پدر مین بیقرار

رویا مین لگتی آنکھ کے بابا نظر آئی اوسے — بس دوڑ جا لپٹی گلے بیتاب ہو بے اختیار

حضرت نی اوس مغموم کا دیکھا جو منہ اوترا ہوا — اور خون سی سر تا بپا کرتہ گلے مین و اغدار

اوس گل کو لپٹا کر گلے رو رو کی فرمانی لگی — کرتہ مین ڈہبی خون کی کیسی ہین یہ ای دلفگار

کی عرض اوس معصوم نی مظلومہ مغموم نے — نزمہ میرا اک شوم نی حضرت کیا ہے زخمدار

لیکن بڑا غم ہی مجھی اعضائی اقدس آپ کے — کس بے ادب کے ہاتھ سی ہین بجز خونین غرطہ خوار

کچھ ایذ نون سی ہشیتر آتا نہ تھا اسیجا نظر — کیسا مبارک حلق پر ہی خط گلگون آشکار

کہنی لگی ای غمزدی ایام طفلی مین کبھی — اے ستر لیفی میری کرتہ سیا تھا ایکبار

جب مجھکو وہ پہنا دیا اوسکا گریبان تنگ تھا — دب کی گلی پہ خط پڑا اب اوسنی دکھلائی بہار

یہ گفتگو آپسمین تھی جو چشم دختر کھل گئی — پائی نہ صورت باپ کی تب رو اوٹھی اک آہ مار

جب وہ ہوئی گرم بکا زندان مین اک محشر پڑا — سنکر یزید بیحیا سونی سی چونکا نابکار

اطلاع پانا یزید پلید کا دیکھنی خواب و بیقراری بی بی سکینہ سے اور روانہ کرنا سر حضرت سید الشہدا ع کا آگی اوسکی اور جان بحق تسلیم کرنا سکینہ کا سر کو دیکھ کر

پوچھا یہ شور و غل ہی کیا خدام نی اوس سے کہا — رو یا کا سارا ماجرا گذرا تھا جو تشریح وار

بولا سر شبیر کو اک طشت زرین مین رکھو — لیجا کی اوس دختر کو دو تا دیکھکر پاوی قرار

رکھ طشت زرین اوسکی ہی لائی سر سبط نبی — جسجا سکینہ قید تھی ملعون کی خدمتگذار

رکھی ہوئی اک خوان مین لائی جو سر زندان مین — بس مو گئی اک آن مین وہ تیرہ شب روشن نہار

غمگین سکینہ آن کر شکل پدر پہچان کر — رکھ لب پہ لب افغان کر بس ہو گئی سر پر نثار

جب وہ بھی جیسی جا چکا ملعون یہ غرور ہا ہو چکا — بولا کہ بس جگر اُچکا قیدی رہین پابند زار

جشن ترتیب دینا یزید پلید کا بخوشی قتل حضرت امام حسین علیہ السلام کی اور بلوانا حضرت زین العابدین کا مع اہل حرم کی آگے اپنی اور گریہ وزاری کا اہل حرم کا

لکھتا ہی اک راوی یہاں جسدم حرم کا کاروان — پہونچا بسان مجرمان پیش یزید نابکار

ملعون نی طرح جشن کر لی سبط پیغمبرؐ کا سر — رکھوا دیا بالائی در نازان لعجب وانتخار

مسند پہ بیٹھا بیچیا دربار عام اک ہو رہا — زین العباد زنجیر پا بی لبس کہڑا التصویر وار

اور اہلبیت مصطفیٰؐ بلوہ مین بیٹھی بے ردا — اپنی سرون پر خاک اوڑا رونی لگی سب ڈاڑھ مار

لیجانا شیرین زوجہ حاکم شام کا اہل حرم کو مکان خود دیوان عام سی اور عذر خواہی کرنا

یہ سنکی شدت اوسکہڑی زوجہ یزید شوم کی — سر برہنہ آئی چلی دیوان مین روتی زار زار

بی پردہ دیکھہ اوسکی تئین بولا غضب سی وہ لعین — کیون تو نی ای عفت نشین مجھکو کیا رسوا و خوار

وہ بولی جب سنا ای شقی زینب سی کیا ہی افضل تہی — عزت رسول اللہؐ کی بی پردہ دربار مین یہ دہ دار

یہ کہہ کی زینب پاس آ اور خاک سی وسکو اوٹھا — با فرق شاہ واقربا گہر لیگئی خدام وار

ملعون کی ڈر سی غرض باندہ اپنی مرنے پر کمر — اک اک کی رکہہ قدمون پہ سر دلسی ہوئی خدمتگذار

گہر مین تو یہ مضمون بندہا باہر کا یہ نقشہ ہوا — یعنی وہ روز جمعہ تہا بولا اذان کا عہدہ دار

حاضر نمازی تہی جو وان عابد سی کہی یکزبان — تم ہو امام دوجہان ای مقتدائے روزگار

ادای نماز کرنا حاضرین دربار کا بامامت حضرت زین العابدین ؑ اور خطبہ پڑہنا حضرت ممدوح کا بالائی ممبر اور حالت غیر ہونا حاضرین جلسہ کا سُنکی خطبہ

پڑہکر نماز ای رہنما فرمائی خطبہ ادا — اُمت برائی اقتدا اسوقت ہی امیدوار

حال جشن یزید پلید و رخصت اہل حرم کربلا

سجاد نے بعد از تجہیز و تدفین کا ساماں کیا	خرد و کلاں قبریں کہدا تہا ہوا مصروف کار
وہ خاک نشین لاشی اٹھ چالیس جنکی سر کٹے	زخموں کی کیسر منہہ سے چہٹے سب مومن کی امیدوار
ہر ایک تن سی سرِ بلا دوش مطہر پر اوٹہا	گنجینۂ خیر النسا مدفون کیا باچشم زار
امداد کو عابد کی آیا مرتضیٰ و مجتبے	تجہیز و تکفین میں ہوا شامل رسولِ کردگار
خیمہ جو تہا بیت العزا بیٹہی تہی زینب جمع کیا	روح بتول پارسا رونے کو آئی سوگوار

دفن کرنا حضرت زین العابدینؑ کا لاشہائی شہیدان کو اور زیارت پڑھ کر روانہ ہونا طرف مدینہ منورہ کے

جب دفن لاشی ہو چکے کشتی لحد میں سو چکے	اور رونے والے رو چکے سب بن چکے نقش مزار
اشعار اک اک قبر کے سیراب کر کے اشک سے	جنت نشین جنت گئی با دیدہ ہائی اشکبار
پڑھ کر زیارت عابدین با خاطر اندوہگین	ہو یا حرم ناقہ نشین وانسے چلے یثرب دیار
ملول مسافت قطع کر خاطر حزین خستہ جگر	لب خشک با چشمان تر پہونچی مدینے کے جوار
شہر وطن کی پاس آ خیمہ سیہ برپا کیا	اور ترا حسینیؑ قافلہ غمگین پریشان روزگار

داخل ہونا اہل حرم کا مع حضرت زین العابدین علیہ السلام کی مدینہ منورہ میں اور خبر پاکی آنا بی بی صغرا کا مکانسی اور برپا ہونا ماتم کا اوس مقام پر

صغرا کو جب پہونچی خبر آئی حرم خستہ جگر	سُنتی ہی یہ بی پاؤں سر دوڑی گیسو پریشان
غم سی گریبان چاک تہی بالوں پہ سر خاک تہی	با دیدۂ غمناک تہی ہونٹہوں پہ آہ شعلہ بار
ساتہ ام سلمہ بی بی ردا ناموس ختم الانبیا	ماہ بنی ہاشمؑ کی ماں تہی اک یمین اور ایک یسار
ساری زنانِ ہاشمی صاحب حیا پردہ نشین	ساتہ اوسکی ننگی سر ہوئین سر پیٹتی بی اختیار

حال زیارت مدینہ منورہ

رقت کی شدت ہوگئی غیر اونکی حالت ہوگئی
بر پا قیامت ہوگئی لرزہ عجب آئی تہا مزار

آخر اوسی احوال سی وہ دلجلی ماتم زدے
در پر خیمہ مسموم کی پہونچی جگر افگار و زار

قربان شہ ہونی لگی سر پیٹنی رونے لگے
رو رو کی جی کھونی لگے کرنی لگی سینہ فگار

قاسم کی ماں دولہن کولی پابرہنہ اور سر کہلی
چہرہ سی خاکستر ملی بالین پہ آئی اشکبار

کی عرض ای صاحب کبیر قاسم تو حسب الحکم کی
مہندی کی دن جنت گئی غم نکی در پر ہو نثار

حسرت بہری ارمان بہرے تو کشتۂ اہل ستم ہوگئے
بیری رولانیکی لئی یہ ہو رہی ہی یادگار

ناشاد دکھ پائی ہوئین بیٹی کو کہو آئی ہوئین
بیوہ بہولائی ہوئین بہرنی کو دکھ رونیکو زار

جب یہ بیان اوسنی کیا روضہ میں لرزہ پڑ گیا
واحسرتا واحسرتا واحسرتا کی تہی پکار

کہتی حسینا واحسن ژولیدہ خاطر مرد و زن
سب کربلائی پیرہن آئی سوئی دار القرار

کہولا در بیت الشرف وان فرش کی ماتم کی صف
در تربت شاہ نجف لی سوگ بیٹھی سوگوار

کرتا ہی راوی یون رقم تا زیست سب اہل حرم
تہی مبتلائی درد و غم محزون ملول و چشم زار

پوشاک و غسل و شانہ سب تہا تلخ جون ناممطرب
یارب بلبیب تہی روز و شب شیرین ان ناخوشگوار

اور حضرت زین العبا تا وقت عمر با بقا
رہتی تہی پہر وقت لگا با حزن و غم لیل و نہار

نی میل دل سوئی غذا نی سیر شرب آب تہا
نی لب پہ آتا مطلقا زنگ تبسم زینہار

بدعت کرنا نحس الغشر کا مدینہ میں اور قضا کرنا اوسکا اور تخت نشین ہونا مروان کا بجائی پدر اپنی کی اور بدعت کرکی مرجانا اوسکا

بعد از شہادت شاہ کی تبیس ۳۲ سال اوس زار نی
جور و ستم کیا کیا سہی جسکا نہین حد و شمار

یکبار خود نحس البشر آیا مدینہ قصد کر
سب کیا زیر و زبر غارت کئی خرد و کبار

شہادت حضرت زین العابدین ع

جان بحق تسلیم کرنا حضرت زین العابدین علیہ السلام کا بسبب زہر دلوانی حاکم ظالم کے اور مسند نشین ہونا امام محمد باقر علیہ السلام کا بجائی اونکی

یعنی تبرکہ کے نہین تھی الابدال انکی تئین
حضرت کی رہ دینی کو ضرر دیتے کی طور و طرز پر

ظاہر تملق ولیکن کین کی مکر سی صلح آشکار
بھیجا اباز ہر آلودہ کر اک عمدہ زین زرنگار

بھیجنا عبد الملک حاکم کا تحفہ زہر آلودہ واسطی امام باقر علیہ السلام کی بظاہر محبت کی اور قضا کرنا امام موصوف کا تاثیر سم مذکور سے

حضرت نی دیکھ اوسکو کہا واللہ ہو مخفی جا بتا
لیکن مقدر سی ہی پایان کو آئی عمر بھی
جابر کی آخر حکم سی متنفیوں نی زین کولی
ہوتی ہی راکب اسپ پر سم نی کیا فوراً اثر
دو روز تھا کامل ورم اور شدت درد و الم
صبح سوم جسدم ہوئی اور ساتوین ذیحجہ کی
ہو عازم دار البقا گلزار جنت کو گیا

جس جسم سی ہی یہ بنا جس زہر سی ہی زہردار
اب جو رضائی ایزدی اور جو قضائی کردگار
پشت فرس سی باندھکی شہ کو کیا اوسپر سوار
جسم مطہر سر بسر لایا ورم بے اختیار
کرب و تعب تھا دمبدم تاپ و تعب بیش از شمار
روز دوشنبہ وہ ولی اوس سی بحال اضطرار
چھوڑا انظلم اشقیا دار جہان ناپایدار

مسند نشین امامت ہونا حضرت امام جعفر علیہ السلام کا اور منزل فردوس قبول کرنا حضرت کا کھانی انگور سم آلودہ مرسلہ حاکم نابکار منصور عباسی سے

بعد از امام پنجمین جعفر رئیس صادقین
صدر امامت پر ہوئی رونق فزا اعزاز سی
اوس کبریائی نور کی دیکھی جو اکثر معجزے
منصور عباسی شقی سن سن کرامت آپکی
بلوا مدینہ سی کشان ہونی لگا ایذا رسان

برحق امام مومنین سلطان با عز و وقار
ہردم امور دین مین تھی فرمانروائی کا مدار
خادم جناب پاک کی رہتی تھی اکثر جان نثار
اندیشہ تخت شہی کر ولیکن وہ بدروزگار
شمشیر کش ہرزمان تھا درپی خون بار بار

شہادت حضرت امام باقر و امام جعفر و موسیٰ کاظم

جعفر امام رہنما جب خلد کو جنّت ہوا
موسیٰ کاظم پیشوا ہفتم امام نامدار

جلوہ افروز ہونا حضرت موسی رضا علیہ السلام کا مسند امامت پر اور راہی جنت ہونا حضرت کا زہر خورانی ماموں حاکم نا ہنجار سے

سلطان کاظم جب ہوا عازم ریاض خلد کا
کثرت سے تھی معجز نما منقاد اک عالم ہوا
ماموں جو ہارون کا پسر تھا حاکم بیداد گر
کید و فریب و مکر سے مکار کتنی بھیج کی
تا آنکہ شہ ناچار ہو پھر سفر طیار ہو
جب طوس میں داخل ہوئی ماموں نے مکر و زور سے
خلع خلافت کر گیا یہ حق ہی حضرت آپ کا
او سچا مصر وہ شوم تھا اسچا ارادہ مطلقا
تھا مضمر ماموں شقی سطوت سی شاید آ گئی
کہنی لگا تب وہ شقی ہو عہد کی پیری دلی
شہ کا ہوا آزار جو تب شاہ نی ناچار ہو
یاں حرف شان رحم تھی یہ بات ہوتی تھی کوئی
او لٹا جو مضمر خصم کا وہ قہر کا باعث ہوا
اک خوشۂ انگور تر پروردہ سم سر بسر
اصرار اوسکو نقل کا اور آپکو مطلق ابا
خاطر سی اوسکی آپ نی دو تین دانہ کھا لئی

تھی جو علی موسی رضا شہ کی وصی کامگار
شہرہ زبس تقدیس کا پہونچا باطراف و کنار
اس بات کی سنکر خبر حاسد ہوا بی اختیار
تشریف لانی کی لئی تکلیف دہ تھا بار بار
روضہ پہ جد کے زار ہو تربت سی لگکی بیقرار
اعزاز پر بیحد کئے بیرون ز اعداد و شمار
ظاہر میں فرط التجا باطن میں کثر اعتبار
جبتک نہ حضرت نی کیا اقبال اوسکا زینہار
ہو خلق کو ایذا سی اور آپ کا کسر وقار
کی شہ نی اوسکی بہی نفی آیا غضب میں نابکار
جایز رکہا اوراہر کو بی عزل و نصب و گیر و دار
رحمت سی افزوں تر ہوئی خلقت میں قدر شہریار
ملعون نی اکدن طیش کہا بلوا کی باوا رو اک
رکہا سبیل ماحضر پیش امام ذو وقار
بولا کہ مجہ سی شک ہی کیا با این نیاز و افتقار
ہوتی ہی نیچی حلق سی سم کر گیا اعضا میں کار

شہادت حضرت موسی رضا و حضرت محمد تقی علیہ السلام

ذکر ولادت حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہ السلام و مخفی ہونا اونکا و امید ظہور آیندہ

حال حضرت محمد تقی و حضرت امام عسکری و حضرت امام مہدی آخر الزمان

اونچہ کر معین خستگی دار المحن کی راہ لی … شدت سی وجع درد کی واصل ہوے با کردگار

شمع امامت جب تقی لمعان نور ایزدی … کر ترک دنیای دنی ناگہ ہوے رحمت جوار

جلوہ دینا مسند امامت کو حضرت محمد نقی علیہ السلام کا اور تشریف فرمانے جنت ہونا تاثیر سم سی

روشن چراغ احمدی حضرت علی ہادی نقی … ہو تخت دین کی مشتگی تہی رونق یثرب بار

اجداد وش آبا صفت شان نزول مومنت … با فر نورشان ابہت تہی نور بزم اقتدار

ہوتی جو تہی جلوی عیان روشن روان معانی دلان … با صدق دل پروانہ سان تہی سر فروش و جان نثار

شایع جو یہ شہرت ہوئی متوکل موذی شقی … سوزش سی کین و بغض کی جلنے لگا بے اختیار

بہجوا کی کافر تیرہ دل تاکید لکہہ کر متصل … یثرب سی گر کی منتقل بلوا تا کید ہزار

بابست سالی و چند مہ بین السواد ساجرہ … اوس شاہ کو رکہا نگہ بی بند یا پابند وار

آخر یہ کی مکر دغا اک معتمد موذی جو تہا … ہم معتمد اوس شوم کا ہم اہلکار نابکار

ہاتہون سی اوس بدبین کی مولای دنیو زہر دے … اوس شمع بزم قدس کی عالم کیا آنکہون میں تار

سن چار و پنجاہ و دو صد اخر جمادی الاشد … تہا مومنون کا روز بد لیست و ششم روز شمار

جب حضرت ہادی تقی نعمان گلزار نبی … بادلاغ خلط خستگی عز نا ہوی جنت قرار

زینت دینا مسند امامت کو حضرت امام عسکری علیہ السلام کا قدم مبارک سے اور تشریف لیجانا حضرت موصوف کا جنت کو بوجہ کہانے زہر کے

ریحان لبستان علی رعنا نہال احمدی … احسن امام عسکری بالغ امامت کی بہار

تہی بادل نزہت قرین لبستان سرا آرای دین … بسطت دہ شرع متین رعنا گل قدسی نژاد

اے خسرو ان خسروان فرماندہان انس وجان	تم ہو کریم دوجہان ظل کریم کردگار
مضطر گدا حضرت کا ہی بندہ در دولت کا ہی	دارین کی رحمت کا ہی یہ ہی ہو امیدوار

تاریخ خاتمۂ کتاب از مؤلف مغفور

ہین غم فسانہ سی لئی اعداد ختم اس نظم کی	مضطر سی تا باقی رہی یہ غم فسانہ یادگار
سنہ ۱۲۳۶ ہجری	

شکر خدای یگانہ کہ این واقعۂ اعجاز نشانہ مسمی بہ غم فسانہ ۱۲۳۶ھ معروف بہ ریاض الشہدا
تالیف کردۂ منشی بی نظیر ذاکر حسین منشی گنو رسین صاحب مغفور ساکن شہر لکھنو
متخلص بہ مضطر بکوشش فراوان عالی شان سراپا عز و احترام
منشی کاشی رام صاحب در مطبع نامی گرامی
شمر مند واقع لکھنو باہتمام سراپا صفات
مہراج پنڈت بیجناتھ صاحب
طبع شد

تاریخ طبع اول شاعر سخنور محبت نقش لالہ خدا بخش صاحب عرف منشی تاج بہادر متخلص بہ غریب

چھپا ای مومنو یہ غم فسانہ خوب صحت سی	ملایک نی کہا صل علے نسخہ یہ افضل ہے
مسیحا نے صدا دی جرح جارم سی محبون کو	ہوا اوراق کی اسکے علاج رنج اکمل ہے
پی تاریخ جب کی فکر ہوا الہام غیبی	غریب اس فکر مین تو کسلیے غمگین ہے بیکل ہے
سرا عدا جدا کر سال یون منقوط مین لکھدے	پی درد سر عصیان یہ نسخہ مثل صندل ہے
	۱۲۹۱ھ

قطعات تاریخ طبع ...

قطعہ تاریخ دوم طبع اول ایضاً

خاتمۂ کتاب

قطعہ تاریخ سوم طبع اول ایضاً

رباعیات طبع اول ...

تاریخ طبعزاد شاعر باکمال
دبیر بیمثال منشی رتن لال تخلص تمنا

ہے نظم کی یہ التجا دلکو میرے دے اے خدا
ماتم رہے شبیر کا اہلِ حرم کا تذکرہ
لیکن بجز اس غم کے غم کوئی نہو پیدا الم
منشی کنور سین اسم تہا شاعر تہے عالی مرتبہ
صاحب سہائی ہی بادغا بہائی تہی ونکی بیریا
اسم اونکا کاشی رام ہی آگاہ خاص و عام ہی
بخشی خدانی برتری شاہی مین تہے بخشیگری
یہ کام کیا اچہا کیا تصنیف کو چہپوا دیا
پوتا یہ رتن لال ہی اوسنے کہا کیا سال ہے
دیکہین احباب جب اسے گویا وہین دیکہا مجہے
مضمون کی فتح الباب سے معنی کی آب و تاب سے
تاریخ اسکی ہے عیان و صنعتین گو ہین نہان
ہر ایک حرف مہملہ مصرع سے ہو دو اسجا کیا
تاریخ اس تصنیف کی ہے غم فسانہ سے سہی
۱۲۳۶
اے نظم بس اب ختم کر اس مصرع تاریخ پر

ہر دم غم آلِ عبا جب تک رہے لیل و نہار
مذکور وہ سجاد کا قایم رہے اے کردگار
یا رب رہین خرم بہم جتنے ہین اہلِ روزگار
کیسا غم افسانہ کہا واقف ہین سب خرد و کبار
فرزند او نہین حق نے دیا کیا نامور کیا نامدار
کیا خوب روشن نام ہے عالی منش والا تبار
اب بہی ہے اونکو بہتری یونہین رہے پروردگار
اہلِ جہان پر ہوگیا اسرار مخفی آشکار
سب حال حسب حال ہے کرتا ہے عجز و انکسار
بخشین شرف اصلاح سے دین مت غرور و وقار
اور بندش تاریخ سے جوہر ہین سارے آشکار
دیکہین اگر اہلِ جہان فرمائین اسے دم اعتبار
سال اسکا نقطو نمین لکہا کیونکر نہو دے استوار
اور دوسرے اس طبع کی مصرع سے دے معنے قرار
مصرع صدف معنی گہر ہے غم فسانہ یادگار
۱۲۹۰ھ

تاریخ طبعزاد شاعر عدیم النظیر نام اللہ جانی رام [illegible]
خیالی اور زبان [illegible] لطف [illegible]
شاگرد [illegible] عنوان [illegible]

غم فسانہ ہوا مطبوع عجیب
خوب اے مضطرِ مرحوم لکہا

عرض کرتا ہے خیال اسکے تاریخ
تعزیت نامہ جگر سوز چہپا